اَلْکَنْزُ الثَّمِیْن فِيْ فَضِیْلَةِ الذِّکْرِ وَالذَّاکِرِیْن

(ذکرِ الٰہی اور ذاکرین کے فضائل)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

الكنز الثمين

في

فضيلة الذكر والذاكرين

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	الکنز الثمین فی فضیلۃ الذکر والذاکرین
مؤلف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	محمد علی قادری، محمد حنیف (منہاجینز)
معاونینِ تحقیق	:	محمد فاروق رانا، نعیم اشرف، حافظ محمد عمر (منہاجینز)
معاونینِ ترجمہ	:	محمد ممتاز الحسن باروی، عبدالرازق (منہاجینز)
کمپوزنگ	:	عبدالخالق بلتستانی، حامد سمیع
زیرِ اِہتمام	:	فرید ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹیٹیوٹ www.Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	نومبر 2003ء
تعداد	:	1,100

❁ ❁ ❁

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / وِڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلیکیشنز)

sales@minhaj.biz

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَ الثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷۔ مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

﴿ جان لو کہ اللہ ہی کے ذِکر سے دلوں کو

اطمینان نصیب ہوتا ہے ﴾

فہرست

صفحہ	مشتملات	فصل نمبر
۲۱	مُقدّمۃ بيان الذكر والذاكرين فی القرآن الكريم ﴿قرآن کریم میں ذکر اور ذاکرین کا بیان﴾	❁
۴۷	مثل الذی يذكر والذی لا يذكر مثل الحیّ والميت ﴿ذِکر کرنے والا زِندہ اور نہ کرنے والے مردہ کی مانند ہے﴾	۱
۴۹	إن الله يذكر الذّاكرين فی الملأ الأعلٰی ﴿اللہ تعالیٰ اپنا ذِکر کرنے والوں کا ذِکر ملأ اعلیٰ میں کرتا ہے﴾	۲
۵۸	إن الله يباهی الملائكة بالذّاكرين ﴿اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنا ذِکر کرنے والوں پر فخر فرماتا ہے﴾	۳
۶۵	الملائكة يطوفون فی الطرق و يبتغون مجالس الذكر ﴿فرشتے مجالسِ ذِکر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں﴾	۴
۶۸	الملائكة يحفون مجالس الذكر بأجنحتهم ﴿فرشتے مجالسِ ذکر کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں﴾	۵
۷۳	يسألُ الله الملائكةَ عن أحوالِ الذّاكرين ﴿اللہ تعالیٰ فرشتوں سے اہل ذکر کا حال دریافت فرماتا ہے﴾	۶

صفحہ	مشتملات	فصل نمبر
۸۵	**الذکر خير من القتال فی سبيل الله** ﴿ذِکر اللہ کی راہ میں قتال سے بہتر ہے﴾	۷
۸۸	**الذاکرون أفضل من المجاهدين درجة و أجرا** ﴿اہلِ ذِکر درجہ اور اَجر وثواب میں مجاہدین سے بھی افضل ہیں﴾	۸
۹۰	**الذکر أفضل من إنفاق الذهب و الفضة فی سبيل الله** ﴿ذِکر اللہ کی راہ میں سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے﴾	۹
۹۳	**أکثروا ذکر الله تعالیٰ حتی يقول المنافقون مجنون** ﴿اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافقین تمہیں دیوانہ کہیں﴾	۱۰
۹۵	**أهل الذکر أهل مجالسة الله** ﴿اہلِ ذکر اللہ کے ہم نشین ہوتے ہیں﴾	۱۱
۹۹	**إن الملائکة يجلسون فی حلقات الذّاکرين و يذکرون مثل ذکرهم** ﴿فرشتے اہلِ ذِکر کے حلقوں میں بیٹھتے ہیں اور اُن ہی کی طرح ذِکر کرتے ہیں﴾	۱۲
۱۰۶	**المجتمعون علی ذکر الله يجلسون عن يمين الرحمن يوم القيامة** ﴿اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہونے والے روزِ قیامت رحمٰن کے دائیں طرف مسند نشین ہوں گے﴾	۱۳

صفحہ	مشتملات	فصل نمبر
۱۰۹	**إن وجوه المجتمعين على ذكر الله نور يوم القيامة** ﴿بیشک اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہونے والوں کے چہرے روزِ قیامت پُرنور ہوں گے﴾	۱۴
۱۲۰	**الأنبياء و الشهداء يغبطون المتحابين فى الله والذاكرين به يوم القيامة** ﴿انبیاء وشہداء روزِ محشر اہلِ ذکر اور محض اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کے مقام ومرتبہ پر رشک کریں گے﴾	۱۵
۱۳۰	**الذاكرون يجلسون على منابر اللؤلؤ والنور يوم القيامة** ﴿روزِ محشر اہل ذکر موتیوں اور نور کے منبروں پر رونق افروز ہوں گے﴾	۱۶
۱۳۹	**الذاكرون أحب العباد إلى الله تعالى** ﴿اہلِ ذِکر اللہ کے محبوب ترین بندے ہیں﴾	۱۷
۱۴۷	**لا يرد الله دعاء الذاكرين** ﴿اللہ تعالیٰ اہلِ ذکر کی دعا ردّ نہیں فرماتا﴾	۱۸
۱۵۲	**الجنة غنيمة مجالس الذكر** ﴿جنت مجالسِ ذکر کی غنیمت ہے﴾	۱۹
۱۵۴	**حلقات الذكر رياض الجنة** ﴿ذِکر کے حلقے جنت کے باغیچے ہیں﴾	۲۰

فصل نمبر	مشتملات	صفحہ
۲۱	**تضئ بيوت أهل الذكر لأهل السماء كما تضئ الكواكب لأهل الأرض** ﴿اہلِ ذِکر کے گھر اہلِ سماء کے لئے ایسے روشن ہوتے ہیں جیسے اہلِ زمین کے لئے ستارے﴾	۱۵۷
۲۲	**أهل مجالس الذكر هم أهل الكرم يوم القيامة** ﴿مجالسِ ذِکر منعقد کرنے والے روزِ محشر اہلِ کرم وسخا ہوں گے﴾	۱۵۸
۲۳	**من اجتمع فى حلقة الذكر بدلت سيئاته الحسنات** ﴿حلقۂ ذِکر میں بیٹھنے والوں کے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے جاتے ہیں﴾	۱۶۲
۲۴	**أحب الأعمال إلى الله أن تموت و لسانك رطب من ذكر الله** ﴿اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عمل یہ ہے کہ بوقتِ مرگ تمہاری زبان پر اللہ کا ذکر ہو﴾	۱۶۴
۲۵	**تستبشر بقعة يذكر الله فيها و تفخر على ما حولها** ﴿جس خطہ اَرضی پر اللہ کا ذکر کیا جائے وہ خوشی مناتا ہے اور دیگر خطوں پر فخر کرتا ہے﴾	۱۶۹
۲۶	**خيار الناس الذين إذا رؤوا ذكر الله** ﴿لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آ جائے﴾	۱۷۲

صفحہ	مشتملات	فصل نمبر
۱۷۶	ما منّ الله على عبد بأفضل من أن وفّقه ذكره ﴿کسی بندے پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا اِحسان اسے ذکر کی توفیق عطا فرمانا ہے﴾	۲۷
۱۷۸	الدنيا ملعونة إلا ذكر الله وما والاه ﴿اللہ کے ذِکر اور معاونینِ ذِکر کے سوا دنیا قابلِ ترک ہے﴾	۲۸
۱۸۰	الذاكر فى الغافلين مثل المصباح فى الظلم ﴿غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والا تاریکی میں چراغ کی مانند ہے﴾	۲۹
۱۸۴	الذاكر وجبت له الجنة ﴿اللہ کا ذکر کرنے والے کے لئے جنت واجب ہے﴾	۳۰
۱۸۹	الذاكر يظله الله فى ظله يوم القيامة ﴿ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ روزِ محشر اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا﴾	۳۱
۱۹۱	كثرة الذكر أحب الأعمال إلى الله تعالى ﴿اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا اس کے ہاں محبوب ترین عمل ہے﴾	۳۲
۱۹۷	من أعطى لسانا ذاكرا فقد أعطى خير الدنيا و الآخرة ﴿جسے ذکر کرنے والی زبان عطا ہوئی اسے دنیا وآخرت کی ہر بھلائی مل گئی﴾	۳۳
۲۰۱	أهل الجنة يتحسرون على ساعة مرت بدون ذكر الله تعالى ﴿اہل جنت دنیا میں اللہ کے ذکر سے خالی گزرنے والی ایک ساعت پر بھی حسرت کریں گے﴾	۳۴

صفحہ	مشتملات	فصل نمبر
۲۰۶	**الذکر صقالة القلوب** ﴿اللہ کا ذکر دلوں کو چمکانے والا ہے﴾	۳۵
۲۰۸	**الذکر شفاء القلوب** ﴿اللہ کا ذکر دلوں کی شفاء ہے﴾	۳۶
۲۱۱	**الذکر أفضل من الأعتقاق** ﴿اللہ کا ذِکر غلاموں کو آزاد کرنے سے بھی بہتر ہے﴾	۳۷
۲۱۴	**الذکر ینجی من عذاب النار** ﴿اللہ کا ذکر عذابِ دوزخ سے نجات دیتا ہے﴾	۳۸
۲۱۸	**الذکر ینجی من الشیطان** ﴿اللہ کا ذکر شیطان سے نجات دیتا ہے﴾	۳۹
۲۲۴	**الذکر یضع الأثقال عن المستھترین به یوم القیامة** ﴿روزِ قیامت ذِکرِ اِلٰہی اپنے دیوانوں کے بوجھ اتار دے گا﴾	۴۰
۲۲۶	**قال رسول اللہ ﷺ فیمن رفع صوته بالذکر: إنه أوّاه** ﴿بلند آواز سے ذِکر کرنے والے کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا ''یہ مست ہے''﴾	۴۱
۲۳۱	❁ ماٰخذ و مراجع	

مُقَدِّمَۃ

بيان الذكر و الذاكرين في القرآن الكريم

﴿قرآن کریم میں ذِکر اور ذاکرین کا بیان﴾

۱۔ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ○(۱)

’’سو تم میرا ذکر کیا کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کروo‘‘

۲۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَاط اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ط لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ○(۲)

’’اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے نام کا ذکر کئے جانے سے روک دے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں ایسا کرنا مناسب نہ تھا (بلکہ ان کو تو یہ چاہیے تھا) کہ مسجدوں میں (اللہ سے) ڈرتے ہوئے داخل ہوتے، ان کے لئے دنیا میں (بھی) ذِلّت ہے اور ان کے لئے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہےo‘‘

۳۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْط فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِص وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْج وَ اِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ○(۳)

---

(۱) القرآن، البقرہ،۲: ۱۵۲

(۲) القرآن، البقرہ،۲: ۱۱۴

(۳) القرآن، البقرہ،۲: ۱۹۸

’’اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں اگر تم (زمانۂ حج میں تجارت کے ذریعے) اپنے رب کا فضل (بھی) تلاش کرو پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بیشک اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے تھےo‘‘

۴۔ **فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًاط فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍo(۱)**

’’پھر جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو تو (منٰی میں) اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا (بڑے شوق سے) ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ شدتِ شوق سے (اللہ کا) ذکر کیا کرو، پھر لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں (ہی) عطا کر دے اور ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہےo‘‘

۵۔ **وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍط فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِج وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِلا لِمَنِ اتَّقٰىط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَo(۲)**

’’اور اللہ کا (ان) گنتی کے چند دنوں میں (خوب) ذکر کیا کرو، پھر جس کسی نے (منٰی سے واپسی میں) دو ہی دنوں میں جلدی کی تو اُس پر کوئی گناہ نہیں، اور جس نے (اس میں) تاخیر کی تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ اس کے لئے ہے جو

(۱) القرآن، البقرہ، ۲: ۲۰۰

(۲) القرآن، البقرہ، ۲: ۲۰۳

پرہیزگاری اختیار کرے، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم سب کو اسی کے پاس جمع کیا جائے گاo‘‘

۶۔ حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰیق وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَo فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًاج فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَo(۱)

’’سب نمازوں کی محافظت کیا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور سراپا ادب و نیاز بن کر قیام کیا کروo پھر اگر تم حالتِ خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار (جیسے بھی ہو نماز پڑھ لیا کرو)، پھر جب تم حالتِ امن میں آ جاؤ تو انہیں طریقوں پر اللہ کا ذکر کرو جو اس نے تمہیں سکھائے ہیں جنہیں تم (پہلے) نہیں جانتے تھےo‘‘

۷۔ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ قَدْ بَلَغَنِیَ الْكِبَرُ وَ امْرَاَتِیْ عَاقِرٌط قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُo قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَةً ط قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًاط وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِo(۲)

’’(زکریا نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ درآنحالیکہ مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے اور میری بیوی (بھی) بانجھ ہے، فرمایا: اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہےo عرض کیا: اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما، فرمایا: تمہارے لئے نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے سوائے

(۱) القرآن، البقرۃ، ۲: ۲۳۸، ۲۳۹

(۲) القرآن، آل عمران، ۳: ۴۰، ۴۱

اشارے کے بات نہیں کرسکو گے، اور اپنے رب کا کثرت سے ذکر کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہو۰‘‘

۸۔ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○(۱)

’’یہ جو ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں (یہ) نشانیاں ہیں اور حکمت والا ذکر ہے‘‘

۹۔ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْص وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُقف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ○(۲)

’’اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے، اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اِصرار بھی نہیں کرتے○‘‘

۱۰۔ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ○ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًاج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○(۳)

’’بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقل سلیم والوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں○ یہ وہ لوگ ہیں جو (سراپا

---

(۱) القرآن، آل عمران، ۳: ۵۸

(۲) القرآن، آل عمران، ۳: ۱۳۵

(۳) القرآن، آل عمران، ۳: ۱۹۰، ۱۹۱

نیاز بن کر) کھڑے اور (سراپا ادب بن کر) بیٹھے اور (ہجر میں تڑپتے ہوئے) اپنی کروٹوں پر (بھی) اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق (میں کارفرما اسکی عظمت اور حُسن کے جلووں) میں فکر کرتے رہتے ہیں (پھر اسکی معرفت سے لذت آشنا ہوکر پکار اُٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا تو (سب کوتاہیوں اور مجبوریوں سے) پاک ہے ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے○‘‘

۱۱۔ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا○(۱)

’’پھر اے (مسلمان مجاہدو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ پھر جب تم (حالتِ خوف سے نکل کر) اطمینان پالو تو نماز کو (حسبِ دستور) قائم کرو۔ بیشک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے○‘‘

۱۲۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ج وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى لا يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا○(۲)

’’بیشک منافق (بزعمِ خویش) اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ انہیں (اپنے ہی) دھوکے کی سزا دینے والا ہے۔ اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ (محض) لوگوں کو دکھانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کا بہت ہی کم ذکر کرتے ہیں○‘‘

(۱) القرآن، النساء، ۴: ۱۰۳

(۲) القرآن، النساء، ۴: ۱۴۲

۱۳۔ یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ۙ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُکَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّآ عَلَّمَکُمُ اللّٰهُ فَکُلُوْا مِمَّآ اَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ وَ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ○ (۱)

’’لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا چیزیں حلال کی گئی ہیں آپ (ان سے) فرما دیں کہ تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور وہ شکاری جانور جنہیں تم نے شکار پر دوڑاتے ہوئے یوں سدھار لیا ہے کہ تم انہیں (شکار کے وہ طریقے) سکھاتے ہو جو تمہیں اللہ نے سکھائے ہیں سو تم اس (شکار) میں سے (بھی) کھاؤ جو وہ (شکاری جانور) تمہارے لئے (مار کر) روک رکھیں اور (شکار پر چھوڑتے وقت) اس (شکاری جانور) پر اللہ کے نام کا ذکر کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ حساب میں جلدی فرمانے والا ہے۔‘‘

۱۴۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○ (۲)

’’شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جُوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے کیا تم (ان شرانگیز باتوں سے) باز آؤ گے ○‘‘

۱۵۔ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَکُمْ ذِکْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْکُمْ

---

(۱) القرآن، المائدة، ۵: ۴

(۲) القرآن، المائده، ۵: ۹۱

لِيُنْذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○(۱)

''کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک مرد (کی زبان) پر ذکر آیا تاکہ وہ تمہیں (عذابِ الٰہی سے) ڈرائے اور تم پرہیزگار بن جاؤ اور یہ اس لئے ہے کہ تم پر رحم کیا جائے''

۱۶۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ○ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ○(۲)

اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکرِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ○ بیشک جو (ملائکہ مقربین) تمہارے رب کے حضور میں ہیں وہ (کبھی بھی) اسکی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور (ہمہ وقت) اسکی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز رہتے ہیں○''

۱۷۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ○(۳)

''ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (انکے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) انکے دل (اسکی عظمت و جلال کے تصور سے) لرز جاتے ہیں اور جب ان پر اسکی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ (کلامِ محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت آفریں باتیں) انکے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں)

---

(۱) القرآن، الاعراف، ۷: ۶۳

(۲) القرآن، الاعراف، ۷: ۲۰۵، ۲۰۶

(۳) القرآن، الانفال، ۸: ۲

اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے)o‘‘

۱۸۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo(۱)

’’اے ایمان والو! جب (دشمن کی) کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہا کرو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤo‘‘

۱۹۔ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ اَنَابَo الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُo(۲)

’’فرما دیجئے! بیشک اللہ جسے چاہتا ہے (نشانیوں کے باوجود) گمراہ کر دیتا ہے اور جو اسکی طرف رجوع کرتا ہے اسے اپنی جانب رہنمائی فرما دیتا ہےo جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہےo‘‘

۲۰۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَo (۳)

’’بے شک یہ ذکرِ عظیم (قرآن) ہم نے ہی اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے‘‘

۲۱۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَo(۴)

(۱) القرآن، الانفال، ۸: ۴۵

(۲) القرآن، الرعد،۱۳: ۲۷، ۲۸

(۳) القرآن، الحجر، ۱۵: ۹

(۴) القرآن، النحل، ۱۶: ۴۳

’’اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے سوتم اہل ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود (کچھ) معلوم نہ ہو۔‘‘

۲۲۔ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ○ (۱)

’’اور (اے نبی مکرم) ہم نے آپکی طرف ذکرِ عظیم (قرآن) نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لئے وہ (پیغام اور احکام) خوب واضح کر دیں جو ان کی طرف اتارے گئے ہیں اور تاکہ وہ غور و فکر کریں‘‘

۲۳۔ وَ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ○(۲)

’’اور ہم ان کے دلوں پر (بھی) پردے ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ اسے سمجھ (نہ) سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ پیدا کر دیتے ہیں (تاکہ اسے سن نہ سکیں) اور جب آپ قرآن میں اپنے رب کا تنہا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں○‘‘

۲۴۔ وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ ۔(۳)

’’اور اپنے رب کا ذکر کیا کریں جب آپ بھول جائیں۔‘‘

۲۵۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ

(۱) القرآن، النحل، ۱۶: ۴۴

(۲) القرآن، بنی اسرائیل، ۱۷: ۴۶

(۳) القرآن، الکہف، ۱۸: ۲۴

یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ج تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاج وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًاO(۱)

''(اے میرے بندے) تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھ جو صبح و شام اپنے رب کا ذکرکرتے ہیں اس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں تیری (محبت اور توجہ کی) نگاہیں ان سے نہ ہٹیں، کیا تو (ان فقیروں سے دھیان ہٹا کر) دنیوی زندگی کی آرائش چاہتا ہے اور تو اس شخص کی اطاعت (بھی) نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا ہے اور وہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہےO''

۲۶۔ وَ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَاO نِ الَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ كَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًاO(۲)

''اور ہم اس دن دوزخ کو کافروں کے سامنے بالکل عیاں کرکے پیش کریں گے۔ وہ لوگ جن کی آنکھیں میرے ذکر سے حجابِ (غفلت) میں تھیں اور وہ (میرا ذکر) سن بھی نہ سکتے تھےO''

۲۷۔ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی O اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ لا وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْO(۳)

''اور میں نے تمہیں (اپنی رسالت کے لئے) چن لیا ہے پس تم پوری توجہ سے سنو جو تمہیں وحی کی جا رہی ہےO بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود

---

(۱) القرآن، الکہف، ۱۸: ۲۸

(۲) القرآن، الکہف، ۱۸: ۱۰۰، ۱۰۱

(۳) القرآن، طہ، ۲۰: ۱۳۔۱۴

نہیں سوتم میری عبادت کیا کرو اور میرے ذکر کی خاطر نماز قائم کیا کروo‘‘

۲۸۔ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْo وَ يَسِّرْلِيْٓ اَمْرِيْo وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْo يَفْقَهُوْا قَوْلِيْo وَ اجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْo هٰرُوْنَ اَخِيo اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ o وَ اَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ o كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًاo وَّ نَذْكُرَكَ كَثِيْرًا o اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا o(۱)

’’(موسیٰ نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرما دےo اور میرا کارِ (رسالت) میرے لئے آسان فرما دےo اور میری زبان کی گرہ کھول دےo کہ لوگ میری بات (آسانی سے) سمجھ سکیںo اور میرے گھر والوں میں سے میرا ایک وزیر بنا دےo (وہ) میرا بھائی ہارون ہوo اس سے میری کمر ہمت مضبوط فرما دےo اور اسے میرے کارِ (رسالت) میں شریک فرما دےo تاکہ ہم (دونوں) کثرت سے تیری تسبیح کیا کریںo اور ہم کثرت سے تیرا ذکر کیا کریںo بیشک تو ہمیں (سب حالات کے تناظر میں) خوب دیکھنے والا ہےo‘‘

۲۹۔ اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ o(۲)

’’(موسیٰ!) تم اور تمہارا بھائی (ہارون) میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میرے ذکر میں سستی نہ کرناo‘‘

۳۰۔ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَ قَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًاo(۳)

(۱) القرآن، طہ، ۲۰: ۲۵۔۳۵

(۲) القرآن، طہ، ۲۰: ۴۲

(۳) القرآن، طہ، ۲۰: ۹۹

’’اس طرح ہم آپ کو (اے حبیب معظم) ان (قوموں) کی خبریں سناتے ہیں جو گزر چکی ہیں اور بے شک ہم نے آپکو اپنی خاص جناب سے ذکر (یعنی نصیحت نامہ) عطا فرمایا ہے‘‘

۳۱۔ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى○ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا○ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ج وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ○(۱)

’’اور جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو اس کیلئے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کر دیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے○ وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے (آج) اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) بینا تھا○ ارشاد ہوگا ایسا ہی (ہوا کہ دنیا میں) تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تو (بھی) بھلا دیا گیا ہے○‘‘

۳۲۔ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ هُمْ يَلْعَبُوْنَ○ (۲)

’’ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے جب بھی کوئی نیا ذکر آتا ہے تو وہ اسے یوں (بے پرواہی سے) سنتے ہیں گویا وہ کھیل کود میں لگے ہوئے ہیں○ ‘‘

۳۳۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ○(۳)

---

(۱) القرآن، طہ، ۲۰: ۱۲۴۔ ۱۲۶

(۲) القرآن، الانبیاء، ۲۱: ۲

(۳) القرآن، الانبیاء، ۲۱: ۷

’’(اے حبیبِ مکرم) ہم نے آپ سے پہلے (بھی) مردوں کو ہی (رسول بنا کر) بھیجا تھا ہم ان کی طرف وحی بھیجا کرتے تھے (لوگو!) تم اہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تم (خود) نہ جانتے ہو۔‘‘

۳۴۔ وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ○(۱)

اور جب کافر لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ سے محض تمسخر ہی کرنے لگتے ہیں (اور کہتے ہیں) کیا یہی ہے وہ شخص جو تمہارے معبودوں کا (رد و انکار کے ساتھ) ذکر کرتا ہے اور وہ خود (خدائے) رحمٰن کے ذکر سے انکاری ہیں۔

۳۵۔ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ○(۲)

’’فرما دیجئے شب و روز (خدائے) رحمٰن (کے عذاب) سے تمہاری حفاظت و نگہبانی کون کرسکتا ہے بلکہ وہ اپنے (اسی) رب کے ذکر سے گریزاں ہیں○‘‘

۳۶۔ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ○ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ○(۳)

---

(۱) القرآن، الانبیاء، ۲۱:۳۶

(۲) القرآن، الانبیاء، ۲۱:۴۲

(۳) القرآن، الحج، ۲۲:۲۷، ۲۸

’’اور تم لوگوں میں حج کا بلند آواز سے اعلان کرو وہ تمہارے پاس پیدل اور تمام دبلے اونٹوں پر (سوار) حاضر ہو جائیں گے جو دور دارز کے راستوں سے آتے ہیںo تاکہ وہ اپنے فوائد (بھی) پائیں اور (قربانی) کے) مقررہ دنوں کے اندر اللہ نے جو مویشی چوپائے ان کو بخشے ہیں ان پر (ذبح کے وقت) اللہ کے نام کا ذکر بھی کریں پس تم اس میں سے خود (بھی) کھاؤ اور خستہ حال محتاج کو (بھی) کھلاؤo‘‘

۳۷۔ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ○ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ○(۱)

’’اور ہم نے ہرامت کے لئے ایک قربانی مقرر کر دی ہے تا کہ وہ ان مویشی چوپایوں پر جو اللہ نے انہیں عنایت فرمائے ہیں(ذبح کے وقت) اللہ کے نام کا ذکر کریں سو تمہارا معبود ایک (ہی) معبود ہے پس تم اسی کے فرمانبردار بن جاؤ اور (اے حبیب) عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیںo (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل لرزنے لگتے ہیں اور جو مصیبتیں انہیں پہنچتی ہیں ان پر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم رکھنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیںo‘‘

۳۸۔ وَ لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِيَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ

---

(۱) القرآن، الحج، ۲۲: ۳۴، ۳۵

يَّنْصُرُهٗ ط اِنَّ اللهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○ (۱)

’’اور اگر اللہ انسانی طبقات میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ (جہادی و انقلابی جدوجہد کی صورت میں) ہٹاتا نہ رہتا تو خانقاہیں، گرجے، کلیسے اور مسجدیں (یعنی تمام ادیان کے مذہبی مراکز اور عبادت گاہیں) مسمار اور ویران کر دی جاتیں جن میں کثرت سے اللہ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے اور جو شخص اللہ (کے دین) کی مدد کرتا ہے یقیناً اللہ اسکی مدد فرماتا ہے بیشک اللہ ضرور (بڑی) قوت والا (سب پر) غالب ہے○‘‘

۳۹۔ **اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ○ (۲)**

’’بیشک میرے بندوں میں سے ایک طبقہ ایسا بھی تھا جو (میرے حضور) عرض کیا کرتے تھے اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے○ تو تم ان کا تمسخر کیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میرا ذکر بھی بھلا دیا اور تم (صرف) ان کی تضحیک ہی کیا کرتے رہتے تھے○‘‘

۴۰۔ **فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ○ رِجَالٌ لا لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ لا يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ**

(۱) القرآن، الحج، ۲۲: ۴۰

(۲) القرآن، ۲۳: ۱۰۹۔۱۱۰

وَالْاَبْصَارُ○ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ○(۱)

''(اللہ کا یہ نور) ایسے گھروں (مساجد اور مراکز) میں (میسر آتا ہے) جن (کی قدر و منزلت) کے بلند کئے جانے اور جن میں اللہ کے نام کا ذکر کئے جانے کا حکم اللہ نے دیا ہے (یہ وہ گھر ہیں کہ اللہ والے) ان میں صبح و شام اسکی تسبیح کرتے ہیں○ (اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کے ذکر سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گی○ تاکہ اللہ انہیں ان (نیک اعمال) کا بہتر بدلہ دے جو انہوں نے کئے ہیں اور اپنے فضل سے انہیں اور (بھی) زیادہ (عطا) فرما دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق (وعطا) سے نوازتا ہے○''

۴۱۔ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ○ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَ كَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا○(۲)

''اور اس دن اللہ انہیں اور ان کو جن کی وہ اللہ کے سوا پرستش کرتے تھے جمع کرے گا پھر فرمائے گا کیا تم نے ہی میرے ان بندوں کو گمراہ کر دیا تھا یا وہ

(۱) القرآن، النور، ۲۴: ۳۶۔۳۸

(۲) القرآن، الفرقان، ۲۵: ۱۷، ۱۸

(خود) ہی راہ سے بھٹک گئے تھےo وہ کہیں گے تیری ذات پاک ہے ہمیں (تو) یہ بات (بھی) زیبا نہ تھی کہ ہم تیرے سوا اوروں کو دوست (ہی) بنائیں لیکن (اے مولا!) تو نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو اتنا بہرہ مند فرمایا یہاں تک کہ وہ تیرا ذکر (بھی) بھول گئے اور یہ (بدبخت) ہلاک ہونے والے لوگ (ہی) تھےo''

۴۲۔ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ط وَ کَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًاo (۱)

''بے شک اس نے میرے پاس ذکر آ جانے کے بعد مجھے اس سے بہکا دیا اور شیطان انسان کو (مصیبت کے وقت) بے یار و مددگار چھوڑ دینے والا ہے''

۴۳۔ وَ الشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَo اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَo وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَo اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَکَرُوا اللهَ کَثِیْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ط وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَo (۲)

اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیںo کیا تو نے نہیں دیکھا کہ وہ (شعراء) ہر وادی (خیال) میں (یونہی) سرگرداں پھرتے رہتے ہیںo اور یہ کہ وہ (ایسی باتیں) کہتے ہیں جنہیں (خود) کرتے نہیں ہیںo سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرتے رہے (یعنی اللہ اور رسول کے مدح خواں بن گئے) اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبان شعر) انتقام لیا (اور اپنے کلام کے ذریعے اسلام اور

---

(۱) القرآن، الفرقان، ۲۵: ۲۹

(۲) القرآن، الشعرآء، ۲۶: ۲۲۴۔۲۲۷

مظلوموں کا دفاع کیا بلکہ ان کا جوش بڑھایا تو یہ شاعری مذموم نہیں) اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا عنقریب جان لیں گے کہ وہ (مرنے کے بعد) کون سی پلٹنے کی جگہ پلٹ کر جاتے ہیںo‘‘

۴۴۔ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ ط وَ لَذِکْرُ اللهِ اَکْبَرُ ط وَاللهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَo(۱)

’’(اے محبوب) آپ تلاوت فرمائیں جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم رکھیں بیشک نماز روکتی ہے بے حیائی اور برائی سے اور بیشک اللہ کا ذکر (ہر ذکر سے) بہت بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہوo‘‘

۴۵۔ اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَ ھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَo(۲)

’’ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتےo‘‘

۴۶۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللهَ کَثِیْرًاo(۳)

’’بیشک اللہ کے رسول میں تمہارے لئے نہایت حسین نمونہ ہے اس کے

---

(۱) القرآن، العنکبوت، ۲۹: ۴۵

(۲) القرآن، السجدہ، ۳۲: ۱۵

(۳) القرآن، الاحزاب، ۳۳: ۲۱

لئے جو اللہ اور قیامت کے دن کی اُمید رکھتا ہو اور اللہ کا بہت ذکر کرتا ہو○''

۴۷۔ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا○(۱)

''بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں اور عاجزی کرنیوالے مرد اور عاجزی کرنیوالی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزے دار مرد اور روزے دار عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتیں اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور (اللہ کا بہت) ذکر کرنے والی عورتیں اللہ نے ان (سب) کیلئے بخشش اور بہت بڑا ثواب تیار کیا ہے○''

۴۸۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا○ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا○(۲)

''اے ایمان والو تم اللہ کا ذکر بڑی کثرت سے کیا کرو○ اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو○''

۴۹۔ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ

(۱) القرآن، الاحزاب، ۳۳: ۳۵

(۲) القرآن، الاحزاب، ۳۳: ۴۱، ۴۲

بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ○(۱)

’’آپ اسی کو ڈر سناتے ہیں جو ذکر کی پیروی کرے اور بغیر دیکھے رحمٰن سے ڈرے تو اسے خوشخبری سنا دیجئے بخشش اور عزت والے ثواب کی‘‘

۵۰۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ○(۲)

’’تو کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کیلئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے (عظیم) نور پر ہے تو ہلاکت ہے ان کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر (کی طرف) سے سخت ہوگئے وہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں○ اللہ نے اتارا بہترین کلام (ایسی) کتاب جس کی سب باتیں آپس میں ایک جیسی ہیں باربار دہرائی ہوئی اس سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں ان لوگوں کے جسموں پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کے جسموں کی جلد اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم و گداز ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے جسے چاہے اس کے ذریعے رہنمائی فرماتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کردے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں○‘‘

۵۱۔ وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ○(۳)

(۱) القرآن، یٰسٓ، ۳۶: ۱۱

(۲) القرآن، الزمر، ۳۹: ۲۲، ۲۳

(۳) القرآن، الزمر، ۳۹: ۴۵

’’اور جب تنہا اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو نفرت کرنے لگتے ہیں ان لوگوں کے دل جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے (جو ان کے معبود ہیں) تو ناگہاں وہ خوش ہوتے ہیں٭‘‘

۵۲۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَ هُمْ ج وَ اِنَّهٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ٭ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ ط تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ٭ (۱)

’’بے شک جنہوں نے ذکر کے ساتھ کفر کیا جب وہ ان کے پاس آ گیا (اللہ ان کے کفر کا انہیں بدلہ دیگا) اور بے شک وہ (قرآن) ضرور بڑی عزت والی کتاب ہے٭ اس کے پاس باطل نہیں آ سکتا نہ اس کے سامنے سے اور نہ اس کے پیچھے سے۔ اتارا ہوا ہے حکمت والے حمد کئے ہوئے (رب) کا‘‘

۵۳۔ اَفَنَضْرِبُ عَنْکُمُ الذِّکْرَ صَفْحًا اَنْ کُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ٭ (۲)

’’تو کیا ہم (اپنے) ذکر کا پہلو تم سے پھیر لیں؟ اس وجہ سے کہ تم حد سے گزرنے والے ہو‘‘

۵۴۔ وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ٭ (۳)

’’اور جو اندھا بن گیا رحمٰن کے ذکر کی طرف سے ہم اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ (ہر وقت) اس کا ساتھی رہتا ہے٭‘‘

۵۵۔ فَاسْتَمْسِکْ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْکَ ج اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ

---

(۱) القرآن، حم السجدة، ۴۱: ۴۱، ۴۲

(۲) القرآن، الزخرف، ۴۳: ۵

(۳) القرآن، الزخرف، ۴۳: ۳۶

مُّسْتَقِيْمٍO وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ج وَ سَوْفَ تُسْئَلُوْنَ O (۱)

’’ تو آپ اسے مضبوطی سے تھامے رہیں جو آپ کی طرف وحی کی گئیo بے شک آپ سیدھی راہ پر ہیں اور یقیناً وہ (ذکر) ضرور(عظیم) شرف ہے آپ کے لئے اور آپکی امت کے لئے اور (اے لوگو اس کے متعلق) عنقریب تم سے سوال کیا جائے گاo ‘‘

۵۶۔ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَاO(۲)

’’تو آپ اپنی توجہ اس سے ہٹالیں جس نے ہمارے ذکر سے روگردانی کی اور اس نے نہ چاہا مگر دنیا کی زندگی کوo‘‘

۵۷۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ O(۳)

’’ اور بے شک نصیحت کے لئے ہم نے ذکر کو آسان کیا تو کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟‘‘

۵۸۔ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ لا وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ط وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَO(۴)

’’کیا وہ وقت نہیں آیا ایمان والوں کے لئے کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کی خاطر جھک جائیں اور اس حق کے لیے (بھی) جو نازل ہوا اور ان کی طرح نہ ہوں جنہیں (اس سے) پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر ایک طویل زمانہ گزر گیا تو ان

---

(۱) القرآن، الزخرف، ۴۳: ۴۳، ۴۴

(۲) القرآن، النجم، ۵۳: ۲۹

(۳) القرآن: القمر: ۵۴ض۴۰

(۴) القرآن، الحدید، ۵۷: ۱۶

کے دل (انتہائی) سخت ہوگئے اور ان میں بہت سے لوگ نافرمان ہیںo‘‘

۵۹۔ اِسۡتَحۡوَذَ عَلَيۡهِمُ الشَّيۡطٰنُ فَاَنۡسٰهُمۡ ذِكۡرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزۡبُ الشَّيۡطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ الشَّيۡطٰنِ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ○(۱)

’’شیطان نے ان پر غلبہ پالیا تو اس نے اللہ کا ذکر ان (کے دل) سے بھلا دیا وہ شیطان کا ٹولہ ہیں سن لو بیشک شیطان کا ٹولہ ہی نقصان اٹھانے والے لوگ ہیںo‘‘

۶۰۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ يَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الۡبَيۡعَ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ○ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانۡتَشِرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ○(۲)

’’اے ایمان والو جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کیلئے اذان دی جائے تو فوراً تیاری کرو اللہ کے ذکر کی طرف اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہت اچھا ہے اگرتم جانتے ہو۔ پھر جب نماز پوری ہوجائے تو زمین میں منتشر ہوجاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کروo‘‘

۶۱۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُلۡهِكُمۡ اَمۡوَالُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ○(۳)

’’اے ایمان والو (کہیں) تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر

---

(۱) القرآن، المجادلہ، ۵۸: ۱۹

(۲) القرآن، الجمعۃ،۶۲: ۹، ۱۰

(۳) القرآن، المنفقون،۶۳: ۹

سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے، تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیںo‘‘

۶۲۔ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ○ فَذَاقَتْ وَ بَالَ اَمْرِهَا وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ○ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ○ (۱)

’’اور کتنی ہی بستیاں تھیں جن کے رہنے والوں نے اپنے رب کے حکم اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان کا سخت محاسبہ کیا اور ہم نے انہیں بڑے سخت برے عذاب کی مار دیo تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان (بستیوں والوں) کے کام کا انجام خسارہ ہواo اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو اے عقلمندو جو ایمان لائے ہو بے شک اللہ نے تمہاری طرف ذکر نازل فرمایا‘‘

۶۳۔ وَ اِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ (۲)

’’اور یقیناً کافر قریب ہیں کہ آپ کو اپنی نظریں لگا کر گرا دیں وہ جب ذکر سنتے ہیں اور کہتے ہیں بے شک یہ ضرور مجنون ہیںo‘‘

۶۴۔ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ○ (۳)

’’اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے وہ اسے چڑھتے ہوئے سخت عذاب میں داخل کرے گاo‘‘

(۱) القرآن، الطلاق، ۶۵: ۸۔۱۰

(۲) القرآن، القلم، ۶۸: ۵۱

(۳) القرآن، الجن، ۷۲: ۱۷

۶۵۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ○(۱)

’’اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کر اور سب سے کٹ کر اسی کا ہو رہ○‘‘

۶۶۔ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ○ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ○وَ مِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا○(۲)

’’تو آپ اپنے رب کے حکم کی خاطر صبر فرمایئے اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کی بات نہ مانیئے○ اور اپنے رب کا نام صبح و شام جپتے رہیۓ○ اور رات کے کچھ لمحوں میں اس کے لئے سجدہ ریزی کیجئے اور رات کے طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کیجئے○‘‘

۶۷۔ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ○ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ○ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا○فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا○ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا○ (۳)

’’قسم ان (ہواؤں) کی جو بھیجی جاتی ہیں مسلسل۔ پھر ان کی جو نہایت تیز چلتی ہیں شدت سے○ اور ان کی جو خوب پھیلانے والی ہیں (بادلوں کو)○ پھر ان کی جو خوب جدا کرنے والی ہیں○ پھر (قسم) ان (فرشتوں) کی جو ذکر کا القاء کرنے والے ہیں○‘‘

۶۸۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ○ وَ ذَكَرَاسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى○(۴)

---

(۱) القرآن، المزمل،۷۳: ۸

(۲) القرآن، الدھر،۷۶: ۲۴۔۲۶

(۳) القرآن، المرسلت، ۷۷: ۱۔۵

(۴) القرآن، الاعلیٰ، ۸۷: ۱۴۔۱۵

''بیشک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہوں کی آلودگیوں سے) پاک ہو گیاo اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور (کثرت و پابندی سے) نماز پڑھتا رہاo''

۷۲۔ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (۱)

''اور (اے حبیبِ مکرم!) ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند فرما دیا۔''

(۱) القرآن، الانشراح، ۹۴:۴

فصل: ۱

مثل الذی یذکر والذی لا یذکر مثل الحیّ والمیت

﴿ذِکر کرنے والا زِندہ اور نہ کرنے والے مردہ کی مانند ہے﴾

۱۔ عن أبی موسی رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مثل الذی یذکر ربه و الذی لا یذکر ربه مثل الحی و المیت۔(۱)

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔''

۲۔ عن أبی موسی رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال: مثل البیت الذی یذکر اللہ فیه والبیت الذی لا یذکر اللہ فیه مثل الحیّ و المیّت۔(۲)

---

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۵۳، رقم: ۶۰۴۴
۲۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۳
۳۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۲۱۰، رقم: ۶۰۴۴

(۲) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۱: ۵۳۹، رقم: ۷۷۹
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۳۵، رقم: ۸۵۴
۳۔ ابویعلی، المسند، ۱۳: ۲۹۱۔۹۲ رقم: ۷۳۰۶
۴۔ رویانی، المسند، ۱: ۳۱۷، رقم: ۴۷۳
۵۔ ابونعیم، المسند المستخرج علی الصحیح لمسلم، ۲: ۳۷۲، رقم: ۱۷۷۱
۶۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۴: ۱۴۳، رقم: ۶۴۴۲
۷۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۱، رقم: ۵۳۶
۸۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۱۷۰، رقم: ۶۳۵
۹۔ نووی، شرح صحیح مسلم، ۶: ۶۸

←

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی سی ہے۔''

.... ۱۰۔ مبارک پوری تحفۃ الاحوذی، ۲: ۴۳۷

۱۱۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۲۶۵

فصل: ۲

إن اللہ یذکر الذّاکرین فی الملأ الأعلیٰ

﴿اللہ تعالیٰ اپنا ذِکر کرنے والوں کا ذِکر ملأ اَعلیٰ میں کرتا ہے﴾

۳۔ عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ: انا عند ظن عبدی بی و أنا معہ إذا ذکرنی فإن ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی و إن ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ خیر منھم و إن تقرب إلی شبرا تقربت إلیہ ذراعا و إن تقرب إلی ذراعا تقربت إلیہ باعا و إن أتانی یمشی أتیتہ ھرولۃ(۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکرِ خفی) کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر خفی) کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکرِ جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر (ذکرِ جلی) کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۶: ۲۶۹۴، رقم: ۶۹۷۰

۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۹: ۲۷

۳۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۲: ۲۵۲، رقم: ۲۲۸۶

۴۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۲۱۳

۵۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۲۰۹

ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔‘‘

۴۔ **عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم يقول الله تعالٰی عزوجل: أنا عند ظن عبدی بی و أنا معه حين يذكرنی إن ذكرنی فی فی نفسه ذكرته فی نفسی و إن ذكرنی فی ملأ ذكرت فی ملأ هم خير منهم و إن تقرب منی شبرا تقربت إليه ذراعا وإن تقرب إلی ذراعا تقربت منه باعا و إن أتانی يمشی أتيته هرولة(۱)**

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔ اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ دل میں میرا ذکر (ذکر سری) کرے تو میں دل میں اس کا ذکر (ذکر سری) کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر جہری) کرے تو میں ان کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر (ذکر جہری) کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اوراگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہوجاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔‘‘

۵۔ **عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم يقول الله عزوجل: أنا**

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۶۱، رقم: ۲۶۷۵
۲۔ نسائی، السنن الکبری، ۴: ۴۱۲، رقم: ۷۷۳۰
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۱۳، رقم: ۹۳۴۰

عند ظن عبدی و أنا معه حین یذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی و إن ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملأ خیر منه و إن اقترب إلی شبرا تقربت إلیه ذراعا و إن اقترب الی ذراعا اقتربت إلیه باعا و إن أتانی یمشی أتیته هرولة.(۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے، پس اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکر بالسر) کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر بالسر) کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر بالجہر) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر (ذکر بالجہر) یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہوتا ہوں، اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے نزدیک آئے تو میں دو ہاتھ اس کے نزدیک ہوتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

۶۔ عن معاذ بن أنس رضی اللہ عنہ عن أبیه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قال اللہ تعالیٰ لا یذکرنی عبدی فی نفسه إلا ذکرته فی ملأ من ملائکتی و لا یذکرنی فی ملأ إلا ذکرته فی الرفیق الأ علی۔(۲)

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۶۷، رقم: ۲۶۷۵

۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۸۱، رقم: ۳۶۰۳

۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۲۵۵، رقم: ۳۸۲۲

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۵۱، رقم: ۷۴۱۶

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸۲، رقم: ۳۹۱

←

’’حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی بندہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکرِ خفی) کرتا ہے تو میں فرشتوں کی جماعت میں اس کا ذکر (ذکرِ جلی) کرتا ہوں اور جب وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکرِ جلی) کرتا ہے تو میں رفیقِ اعلیٰ میں اس کا ذکر (ذکرِ جلی) کرتا ہوں۔‘‘

۷۔ عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فيما يحكی عن الله جلَّ و علا قال الكبرياء ردائی و العظمة ازاری فمن نازعنی فی واحدة منهما قذفته فی النار و من اقترب الی شبرا اقتربت منه ذراعاً و من اقترب منی ذراعا اقتربت منه باعا و من جاء نی يمشی جئته اهرول ومن جاء نی يهرول جئته اسعی و من ذكرنی فی نفسه ذكرته فی نفسی ومن ذكرنی فی ملاء ذكرته فی ملأ أكثر منهم و أطيب.(۱)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بڑائی میری کملی ہے اور بزرگی میری چادر ہے، پس جو کوئی ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی مجھ سے جھگڑا کرے گا تو میں اسے

.... ۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۲، رقم: ۲۲۸۷

۴۔ ہندی، کنز العمال، ۱: ۴۲۰، رقم: ۱۷۹۶

۵۔ ہندی، کنز العمال، ۱: ۴۳۲، رقم: ۱۸۶۷

۶۔ سیوطی، الدر المنثور، ۱۰: ۱۴۹

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۶، رقم: ۳۲۸

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۵۴، رقم: ۸۶۳۵

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۰۵، ۹۲۴۳

۴۔ ابن أبی شیبہ، المصنف، ۶: ۶۱، رقم: ۲۹۴۷۹

آ گ میں پھینک دوں گا۔ جو ایک بالشت میرے قریب ہوا، میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوجاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آئے تو میں دو بازو پھیلانے کے برابر اس کے قریب ہوجاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آئے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں اور جو میری طرف دوڑ کر آئے میں اس سے زیادہ تیز دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں اور جو دل میں میرا ذکر (ذکر سری) کرے میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر سری) کرتا ہوں اور جو جماعت میں میرا ذکر (ذکر جہری) کرے میں اس کی جماعت سے زیادہ بڑی اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں اس کا ذکر (ذکر جہری) کرتا ہوں۔‘‘

۸۔ عن أبی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال: قال الله عزوجل عبدی عند ظنه بی و أنا معه اذا دعانی فإن ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی و ان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منهم و أطیب و ان تقرب منی شبرا تقربت منه ذراعا و ان تقرب ذراعا تقربت باعا و ان اتانی یمشی اتیته هرولة۔(۱)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ اپنے گمان کے مطابق میرے ساتھ ہوتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، پس اگر وہ مجھے دل میں مجھے پکارے (یعنی میرا ذکر بالسر) کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر بالسر) کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں مجھے پکارے (یعنی میرا ذکر بالجہر) کرے تو میں بھی اس کی جماعت سے بہتر اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں اس کا ذکر (ذکر بالجہر) کرتا

(۱) احمد بن حنبل، ۲: ۴۸۰، رقم: ۱۰۲۲۹

ہوں۔ اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ قریب ہو تو میں دو بازؤں کے برابر اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔‘‘

۹۔ عن أبی هريرة ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ ان الله عزوجل: يقول: انا عند ظن عبدی بی و أنا معه حين يذكرنی إن ذكرنی فی نفسه ذكرته فی نفسی و إن ذكرنی فی ملأ ذكرته فی ملأ خير من ملئه الذی يذكرنی فيه و ان تقرب العبد منی شبرا تقربت منه ذراعا وان تقرب منی ذراعا تقربت منه باعا و اذا جاء نی يمشی جئته اهرول له المن والفضل۔(۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکر خفی) کرے تو میں اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر خفی) کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر (ذکر جلی) کرتا ہوں۔ اور اگر بندہ ایک بالشت میرے قریب ہو میں ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں دو بازؤں کے برابر اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آئے تو میں فضل و احسان کے ساتھ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔‘‘

۱۰۔ عن ابی هريرة ﷺ عن النبی ﷺ قال: قال الله جل وعلا

(۱) احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۸۲، رقم: ۱۰۲۵۸

عبدی عند ظنه بی و أنا معه اذا دعانی إن ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی و إن ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منه و اطیب۔(۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔میرا بندہ اپنے گمان کے مطابق میرے ساتھ ہوتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکر سری) کرتا ہے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر سری) کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر جہری) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں اس کا ذکر (ذکر جہری) کرتا ہوں۔''

۱۱۔ عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قال اللہ تبارك و تعالیٰ: أنا عند ظن عبدی بی و أنا معه حيث يذكرنی ان ذكرنی فی نفسه ذكرته فی نفسه و إن ذكرنی فی ملأ ذكرته فی ملأ خيرمنهم و إن تقرب منی ذراعا تقربت منه باعا و إن أتانی يمشی أتيته هرولة۔(۲)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے خیال کے مطابق ہوتا ہوں، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں کہیں بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرے (ذکرِ خفی کرے) میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر خفی) کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرے (ذکر جہری کرے) کرے تو میں اس کی جماعت سے

(۱) ابن حبان، الصحيح، ۳: ۹۵، رقم: ۸۱۲
(۲) ابن حبان، الصحيح، ۳: ۹۳، رقم: ۸۱۱

بہتر جماعت میں اس کا ذکر (ذکر جہری) کرتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔‘‘

۱۲۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قال اللہ تعالی: عبدی إذا ذکرتنی خالیا ذکرتک خالیا، وإن ذکرتنی فی ملأ ذکرتک فی ملأخیر منهم وأکثر۔(۱)

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندے! جب تو تنہائی میں میرا ذکر (ذکرِ سِرّی) کرتا ہے تو میں بھی تنہائی میں تیرا ذکر (ذکرِ سِرّی) کرتا ہوں اور اگر تو جماعت میں میرا ذکر (ذکرِ جہری) کرے تو میں اس سے بہتر اور بڑی جماعت میں تمہارا ذکر (ذکرِ جہری) کرتا ہوں۔‘‘

۱۳۔ عن ثابت قال: قال أبو عثمان النهدی أنی لأعلم حین یذکرنی ربی۔ قالوا: و کیف ذاک؟ قال: إن اللہ یقول: فاذکرونی أذکرکم، فإذا ذکرت ذکرنی۔(۲)

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۶، رقم: ۵۵۱
۲۔ منذری، الترغیب و الترھیب، ۲: ۲۵۲، رقم: ۲۲۸۸
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸

(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۲۰۶، رقم: ۳۵۳۶۷
۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۲: ۵۱، رقم: ۱۱۳۸
۳۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۲: ۳۲۴
۴۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۷: ۴۲۸
۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۷: ۹۸

’’حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو عثمان نہدی نے کہا: مجھے معلوم ہے جس وقت میرا رب میرا ذکر کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا: وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا، پس جب میں اس کا ذکر کرتا ہوں (تو) وہ میرا ذکر کرتا ہے۔‘‘

فصل: ۳

إن اللہ یباھی الملائکۃ بالذّاکرین

﴿اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنا ذِکر کرنے والوں پر فخر فرماتا ہے﴾

۱۴۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، قال: خرج معاویۃ علی حلقۃ فی المسجد فقال ...... إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرج علی حلقۃ من أصحابہ۔ فقال: ما أجلسکم؟ قالوا: جلسنا نذکر اللہ و نحمدہ علی ما ھدانا للإسلام ومنّ بہ علینا قال: اللہ ما أجلسکم إلا ذاک قالوا: و اللہ ما أجلسنا إلا ذاک، قال: أما إنی لم استحلفکم تھمۃ لکم ولکنہ أتانی جبریل فأخبرنی أن اللہ عزوجل یباھی بکم الملائکۃ۔(۱)

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقے کے پاس آئے اور کہا: ...... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: آپ کس لیے بیٹھے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے، اور اس نے جو ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرما کر احسان فرمایا ہے،

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴:۲۰۷۵، رقم: ۲۷۰۱
۲۔ ترمذی، السنن، ۵:۴۶۰، رقم: ۳۳۷۹
۳۔ نسائی، السنن، ۸:۲۴۹، رقم: ۵۴۲۶
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴:۹۲
۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۳:۹۵، رقم: ۸۱۳
۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶:۵۹، رقم: ۲۹۴۶۹
۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۹:۳۱۱، رقم: ۷۰۱
۸۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۹، رقم: ۲۳۱۷

اس پر اس کا شکر بجا لانے کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حلفاً کہتے ہو کہ تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہمیں صرف اسی چیز نے بٹھایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے کسی شبہ کی بنا پر حلف نہیں لیا بلکہ بات یہ ہے کہ جبریل نے آ کر مجھے بتایا ہے کہ اللہ ﷻ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے۔‘‘

۱۵۔ عن محمد بن کعب أن نفرا کانوا فی عهد معاویة یشهدون الفجر و یجلسون عند قاص الجماعة فإذا سلم تحولوا إلی ناحیة المسجد فیذکرون اللہ و یتلونا کتاب اللہ حتی یتعالی النهار فأخبر معاویة بهم فجاء یهرول أو یسعی فی مشیته حتی وقف علیهم فقال جئت ابشرکم ببشری اللہ فیما رزقکم أن نفرا علی عهد رسول اللہ ﷺ أحسبه قال کانوا یصنعون نحوا مما تصنعون فأقبل رسول اللہ ﷺ کأنی أحکیه فی مشیته حتی وقف علیهم فقال أبشروا والذی نفسی بیده إن اللہ ﷻ یباهی بکم الملائکة۔(۱)

’’حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں کچھ لوگ نماز فجر میں حاضر ہوتے اور جماعت کے ایک طرف بیٹھ جاتے۔ جب امام سلام پھیرتا تو یہ مسجد کے کونے میں چلے جاتے اور اللہ کا ذکر اور کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے بارے میں بتایا گیا (پس) وہ دوڑتے ہوئے آئے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور کہا: میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری سنانے آیا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں ارزانی

(۱) طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۹: ۳۴۰، رقم: ۷۸۸

فرمائی ہے۔ عہد رسالت مآب ﷺ میں کچھ لوگ آپ کی طرح عمل کرتے تھے پس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کے پاس کھڑے ہوگئے اور فرمایا: خوش ہوجاؤ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر ملائکہ کے سامنے فخر فرما رہا ہے۔‘‘

۱۶۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما **قال صلینا مع رسول اللہ ﷺ المغرب فرجع من رجع و عقب من عقب فجاء رسول اللہ ﷺ مسرعا قد حفزه النفس و قد حسر عن رکبتیه فقال أبشروا هذا ربکم قد فتح بابا من أبواب السماء یباهی بکم الملائکة یقول انظروا الی عبادی قد قضوا فریضة و هم ینتنظرون أخری۔(۱)**

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، جو جانے والے تھے چلے گئے، جو بیٹھنے والے تھے وہ بیٹھ گئے۔ حضور ﷺ اس تیزی سے تشریف لائے کہ آپ ﷺ کا سانس مبارک پھولا ہوا تھا اور گھٹنہ مبارک سے کپڑا ذرا اونچا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خوش ہوجاؤ! یہ تمہارا رب ہے۔ اس نے آسمان کا ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے اور فرما رہا ہے: میرے بندوں کو دیکھو ایک فرض (نماز) ادا کرنے کے بعد دوسری فرض (نماز) کا انتظار کر رہے ہیں۔‘‘

---

(۱) ۱۔ ابن ماجہ، ۱: ۲۶۲، رقم: ۸۰۱

۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۶: ۵۴

۳۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۱: ۱۷۲، رقم: ۶۴۶

۴۔ کنانی، مصباح الزجاجہ، ۱: ۹۰۲، رقم: ۳۰۳

۵۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۲: ۵۴

١٧۔ حسن بن موسی حدثنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص و أنا أحدثك عن النبی ﷺ صلینا مع النبی ﷺ ذات لیلة فعقب من عقب و رجع من رجع فجاء رسول اللہ ﷺ قبل ان یثور الناس بصلاة العشاء فجاء و قد حفزہ النفس رافعا أصبعه هکذا و عقد تسعا و عشرین و أشار بأصبعه السبابة إلی السماء و هو یقول أبشروا معشر المسلمین هذا ربکم عز و جل قد فتح بابا من أبواب السماء یباهی بکم الملائکة یقول یا ملائکتی انظروا إلی عبادی هؤلاء أدوا فریضة و هم ینتظرون أخری۔(١)

''حضرت حسن بن موسیٰ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز ادا کی۔ جس نے بیٹھنا تھا وہ بیٹھ گیا اور جسے جانا تھا وہ چلا گیا پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں کی نمازِ عشاء کے لئے واپسی سے پہلے تشریف لائے۔ آپ ﷺ کا سانس مبارک پھولا ہوا تھا اور اپنی انگلی کو اس طرح اٹھائے ہوئے تھے ...... اور آپ ﷺ نے انگشتِ شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کیا ...... اور آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی جماعت خوش ہو جاؤ، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا۔ اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے اور فرما رہا ہے: اے میرے ملائکہ! میرے ان بندوں کو کی طرف دیکھو جنھوں نے ایک فریضہ ادا کر لیا ہے اور وہ دوسرے فریضے کے انتظار میں ہیں۔''

١٨۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنهما قال صلینا مع رسول اللہ ﷺ

(١) احمد بن حنبل، المسند، ٢: ٢٠٨

ذات لیلة فرجع من رجع و عقب من عقب فجاء رسول اللہ قبل أن یثوب العشاء فقال أبشروا أبشروا ھذا ربکم تبارک و تعالی قد فتح بابا من أبواب السماء یباھی بکم الملائکة یقول انظروإلی عبادی قضوا فریضة و ھم ینتظرون اخری۔(١)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما روایت کرتے ہیں کہ ایک رات ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جسے جانا تھا وہ چلا گیا اور جس نے بیٹھنا تھا وہ بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ وقتِ عشاء سے پہلے تشریف لائے اور فرمایا: خوش ہو جاؤ! خوش ہو جاؤ! یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کہ دیکھو! یہ میرے بندے ہیں جنہوں نے ایک فریضہ مکمل کر لیا ہے اور دوسرے کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔''

١٩۔ عن أبی أیوب: أن نوفا و عبد اللہ بن عمرو یعنی ابن العاص اجتمعا فقال نوف: حد لو ان السماوات والأرض وما فیھا وضع فی کفة المیزان و وضعت لا إلہ إلااللہ فی الکفة الأخری لرجحت بھن و لو أن السماوات و الأرض و ما فیھن کن طبقا من حدید فقال رجل لا إلہ الا اللہ لخرقتھن حتی تنتھی إلی اللہ عز و جل فقال عبد اللہ بن عمرو صلینا مع رسول اللہ ﷺ المغرب فعقب من عقب ورجع من رجع فجاء ﷺ و قد کاد یحسر ثیابہ عن رکبتیہ فقال أبشروا معشر المسلمین ھذا ربکم قد فتح بابا من أبواب السماء بباھی بکم

(١) بزار، المسند، ٦: ٣٥٧، رقم: ٣٣٦٥

الملائکة یقول هؤلاء عبادی قضوا فریضة و هم ینتظرون اخری۔(۱)

’’حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نوف اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص اکٹھے ہوئے، حضرت نوف نے کہا: اگر آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے وہ میزان کے پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں لا إله إلا اللہ رکھ دیا جائے تو دوسرا پلڑا ان سب سے بھاری ہوجائے گا اور اگر آسمان زمین اور جو کچھ ان میں ہے یہ سب لوہے کے طبق ہوتے اور بندہ لا إله إلا اللہ کہتا تو یہ ان سب کو پھاڑ کر اللہ تک پہنچ جاتا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی پس جس نے بیٹھنا تھا وہ بیٹھ گیا اور جسے جانا تھا وہ چلا گیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں گھٹنوں کا کپڑا ذرا اونچا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب مسلمانوں کی جماعت خوش ہوجائے، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے اور فرما رہا ہے یہ میرے بندے ہیں جنھوں نے ایک فریضہ مکمل کرلیا ہے اور دوسرے کے انتظار میں ہیں۔‘‘

۲۰۔ عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ يباهی باهل عرفات أهل السماء فيقول لهم أنظروا إلى عبادی جاءونی شعثا غبرا۔(۲)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ آسمان والوں کے سامنے عرفات میں جمع ہونے والوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے:

(۱) احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۸۶، رقم: ۶۷۵۰
(۲) ابن خزیمہ، الصحیح، ۴: ۲۶۳، رقم: ۲۸۳۹

میرے بندوں کی طرف دیکھو کہ وہ میرے پاس پراگندہ اور غبار آلود بالوں کے ساتھ (یعنی عاشقانہ اور مجنونانہ روپ میں) آئے ہیں۔‘‘

۲۱۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إذا کان یوم عرفة ان اللہ ینزل إلی السماء فیباهی بهم الملائکة فیقول انظروا إلی عبادی أتونی شعثا غبرا ضاحین من کل فج عمیق أشهدکم إنی قد غفرت لهم فتقول له الملائکة إی رب فیهم فلان یزهو و فلان و فلان قال یقول اللہ قد غفرت لهم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فما من یوم أکثر عتیقا من النار من یوم عرفة۔(۱)

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرفہ والے دن اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کو ذرا دیکھو کہ میری طرف پراگندہ حال اور غبار آلود بال لئے ہوئے صبح کے وقت مختلف گہری گھاٹیوں سے آئے ہیں (یعنی عاشقانہ اور مجنونانہ روپ دھار کر آئے ہیں)۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں: باری تعالیٰ! ان میں تو فلاں فلاں متکبر شخص بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی (ان عاشقوں کے صدقے میں) بخش دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یوم عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں جس دن اتنے زیادہ لوگ آگ سے آزاد کئے جاتے ہوں۔‘‘

(۱) ابن خزیمہ، الصحیح، ۴: ۲۶۳، رقم: ۲۸۴۰

فصل: ۴

الملائکة یطوفون فی الطرق و یبتغون مجالس الذکر

﴿فرشتے مجالسِ ذِکر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں﴾

۲۲۔ عن أبی ھریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: ان لله ملائکة یطوفون فی الطرق یلتمسون أھل الذکر، فإذا وجدوا قوما یذکرون الله، تنادوا: ھلموا إلی حاجتکم ...... إلی آخر الحدیث۔(۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں اہلِ ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، جب وہ کہیں ذکر کرنے والوں کو پا لیتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصود کی طرف آ جاؤ۔''

۲۳۔ عن أبی ھریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال: ان لله تبارك و تعالی ملائکة سیارة فضلا یتبعون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیه ذکر قعدوا معھم ...... إلی آخر الحدیث۔(۲)

---

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۵۳، رقم: ۶۰۴۵
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۳۹، رقم: ۸۵۷
۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۹، رقم: ۵۳۱
۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۴۵
۵۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۳۱۶
(۲) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۶۹، رقم: ۲۶۸۹
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۵۲، رقم: ۷۴۲۰

←

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ایسے ہیں جو ذکر کی مجالس ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان اہل ذکر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔‘‘

۲۴۔ عن أبی هريرة أو عن أبی سعيد قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إن لله ملائكة سياحين فی الأرض، فضلا عن كتّاب الناس، فاذا وجدوا أقواما يذكرون الله تنادوا: هلموا إلی بغيتكم ...... إلی آخر الحديث۔(۱)

’’حضرت ابوہریرہ یا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو کراماً کاتبین کے علاوہ زمین میں پھرتے رہتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ۔‘‘

۲۵۔ عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: إن لله ملائكة سيارة و فضلاء يلتمسون مجالس الذكر فی الارض ...... إلی آخر الحديث۔(۲)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ (ایک خاص

.... ۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۸۲، رقم: ۸۹۶۰

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۹، رقم: ۲۳۱۶

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۲۴۴، رقم: ۵۵۲۳

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۷۹، رقم: ۳۶۰۰

(۲) حاکم، المستدرک، ۱: ۶۷۲، رقم: ۱۸۲۱

مقصد کے لئے) گھومتے رہتے ہیں (اور) زمین پر مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔‘‘

٢٦۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم ان لله ملائكة سيارة فضلا يلتمسون مجالس الذكر ...... إلى آخر الحديث ۔(١)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ (ایک خاص مقصد کے لئے) گھومتے رہتے ہیں (اور) مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔‘‘

٢٧۔ عن انس عن النبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم قال: إن لله من الملائكة يطلبون حلق الذكر ...... إلى آخر الحديث ۔(٢)

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے حلقاتِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔‘‘

---

(١) طیالسی، المسند: ٣١٩، رقم: ٢٤٣٤

(١) ١۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ١٠: ٧٧

٢۔ منذری، الترغیب والترهیب، ٢: ٢٦٠، رقم: ٢٣٢٢

٣۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ١: ٣٤٦

فصل: ۵

الملائکة یحفون مجالس الذکر بأجنحتهم

﴿فرشتے مجالسِ ذکر کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں﴾

۲۸۔ عن أبی هريرة و ابی سعید الخدری: انهما شهدا علی النبی ﷺ انه قال: لا یقعد قوم یذکرون الله عزوجل إلا حفتهم الملائکة و غشیتهم الرحمة و نزلت علیهم السکینة و ذکرهم الله فیمن عنده۔(۱)

''حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کی

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴:۲۰۷۴، رقم: ۲۷۰۰
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۴۵۹، رقم: ۳۳۷۸
۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۲:۱۲۴۵، رقم: ۳۷۹۱
۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶:۶۰، رقم: ۲۹۴۷۵
۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲:۱۳۷، رقم: ۱۵۰۰
۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳:۹۲، رقم: ۱۱۸۹۳
۷۔ طیالسی، المسند، ۱:۲۹۶، رقم: ۲۲۳۳
۸۔ طیالسی، المسند، ۱:۳۱۴، رقم: ۲۳۸۶
۹۔ ابویعلی، المسند، ۲:۴۴۴، رقم: ۱۲۵۲
۱۰۔ ابویعلی، المسند، ۱۱:۲۰، رقم: ۶۱۵۹
۱۱۔ ابویعلی، المسند، ۱۱:۲۱، رقم: ۶۱۶۰
۱۲۔ عبدبن حمید، المسند، ۱:۲۷۲، رقم: ۸۶۱
۱۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۹، رقم: ۵۳۰
۱۴۔ منذری، الترغیب والترهیب، ۲:۲۶۲، رقم: ۲۳۲۸

بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنی جماعت میں کرتا ہے۔‘‘

۲۹۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ان لله ملائكة يطوفون فی الطرق يلتمسون أهل الذكر، فإذا وجدوا قوما يذكرون الله، تنادوا: هلموا إلی حاجتكم۔ قال: فيحفونهم بأجنحتهم إلی السماء الدنيا ...... إلی آخر الحديث۔(۱)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں اہلِ ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، جب وہ کہیں ذکر کرنے والوں کو پا لیتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصود کی طرف آجاؤ۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ آسمانِ دنیا تک اس پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہوجاتے ہیں۔‘‘

۳۰۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: ان لله تبارك و تعالی ملائكة سيارة فضلا يتبعون مجالس الذكر فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم، وحف بعضهم بعضا بأجنحتهم حتی يملؤا ما بينهم

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۵۳، رقم: ۶۰۴۵
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۳۹، رقم: ۸۵۷
۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۹، رقم: ۵۳۱
۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۴۵
۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۳۱۶

و بین السماء الدنیا ...... إلی آخر الحدیث۔(۱)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ایسے ہیں جو ذکر کی مجالس ڈھونڈتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان اہلِ ذِکر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور بعض فرشتے اپنے پروں سے دوسرے فرشتوں کو ڈھانپ لیتے ہیں، حتی کہ زمین سے لے کر آسمانِ دنیا تک کی جگہ بھر جاتی ہے۔''

۳۱۔ عن ابی هریرة او عن ابی سعید قال: قال رسول الله ﷺ ان لله ملائکة سیاحین فی الارض، فضلا عن کتّاب الناس، فاذا وجدوا اقواما یذکرون الله تنادوا: هلموا الی بغیتکم فیجیئون فیحفون بهم إلی سماء الدنیا ...... إلی آخر الحدیث۔(۲)

''حضرت ابو ہریرہ یا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو کراماً کاتبین کے علاوہ زمین میں پھرتے رہتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں اور اہل مجلس کو آسمان دنیا تک ڈھانپ لیتے ہیں۔''

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۶۹، رقم: ۲۶۸۹
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۵۲، رقم: ۷۴۲۰
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۸۲، رقم: ۸۹۶۰
۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۹، رقم: ۲۳۱۶
۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۲۴۴، رقم: ۵۵۲۳
(۲) ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۷۹، رقم: ۳۶۰۰

۳۲۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: إن لله ملائكة سيارة و فضلاء يلتمسون مجالس الذكر فى الارض، فاذا أتوا على مجلس ذكر حف بعضهم بعضا بأجنحتهم الى السماء...... إلى آخر الحديث ۔(۱)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ (ایک خاص مقصد کے لئے) گھومتے رہتے ہیں (اور) زمین پر مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور جب وہ کسی محفل ذکر میں آتے ہیں تو ایک دوسرے کو پروں کے ذریعے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔''

۳۳۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان لله ملائكة سيارة فضلا يلتمسون مجالس الذكر، فاذا اتوا على قوم يذكرون الله عزوجل جلسوا فاظلوهم باجنحتهم ما بينهم و بين السماء الدنيا...... إلى آخر الحديث ۔(۲)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ (ایک خاص مقصد کے لئے) گھومتے رہتے ہیں (اور) مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جب وہ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والوں کے پاس آتے ہیں تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اوپر آسمانِ دنیا تک اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔''

۳۴۔ عن انس عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال: إن لله من الملائكة يطلبون حلق

(۱) حاکم، المستدرک، ۱: ۶۷۲، رقم: ۱۸۲۱

(۲) طیالسی، المسند: ۳۱۹، رقم: ۲۴۳۴

الذکر فاذا حفوا علیهم...... إلی آخر الحدیث ۔(۱)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے حلقاتِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں، جب وہ ان کے پاس آتے ہیں تو انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔''

۳۵۔ عن أنس رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: إن للہ سیارة من الملائکة یطلبون حلق الذکر فإذا حفوا علیهم و أتوا بهم ثم بعثوا رائدهم إلی السماء إلی رب العزة تبارك و تعالی ۔(۲)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ذکر کے حلقوں کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ جب وہ ان ذکر کرنے والوں کے پاس آتے ہیں تو وہ انہیں ڈھانپ لیتے ہیں پھر وہ اپنے سربراہ کو آسمان کی طرف اللہ رب العزت کی بارگاہ میں بھیج دیتے ہیں۔''

---

(۱) ۱۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۷
۲۔ منذری، الترغیب والترهیب، ۲: ۲۶۰، رقم: ۲۳۲۲
۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۴۶
(۲) ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۷

فصل : ٦

یسألُ اللهُ الملائکةَ عن أحوالِ الذّاکرین

﴿اللہ تعالیٰ فرشتوں سے اہل ذکر کا حال دریافت فرماتا ہے﴾

۳۶۔ عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ ان لله ملائكة فضلا عن كتاب الناس يمشون فى الطرق يلتمسون الذكر فاذا راوا اقواما يذكرون الله تبارك و تعالى تنادوا هلموا الى حاجاتكم فيحفون باجنحتهم الى السماء فيسالهم ربهم جل و علا وهو اعلم بهم فيقول عبادى ما يقولون فيقولون يا رب يسبحونك و يحمدونك فيقول هل راونى فيقولون لا فيقول كيف لو راونى فيقولون لو راوك لكانوا اشد تسبيحا و تمجيدا و تكبيرا و تحميدا فيقول ماذا يسالون فيقولون يسالونك يا رب الجنة فيقول لهم هل راوها فيقولون لا فيقول كيف لو راوها فيقولون لو قد راوها كانوا اشد طلبا و اشد حرصا فيقول فمم يتعوذون فيقولون يتعوذون بك من النار فيقول فهل راوها فيقولون لا فيقول كيف لو راوها فيقولون لو قد راوها كانوا اشد تعوذا فيقول فانى اشهدكم انى قد غفرت لهم۔(۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لوگوں کے اعمال لکھنے پر مامور کیے گئے (کراماً کاتبین) کے علاوہ فرشتے ہیں جو راستوں میں چلتے ہیں اوراللہ کے اہل ذکر تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ اہل ذکر کو دیکھتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصود کی

---

(۱) ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۳۷، ۱۳۸، رقم: ۸۵۶

طرف آؤ۔ پھر وہ آسمان تک ان پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔ پھر ان سے انکا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے۔ اللہ ان سے کہتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! وہ آپ کی پاکی اور آپ کی تعریف بیان کرتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو آپ کی بہت زیادہ تسبیح کریں اور بزرگی اور بڑائی اور تعریف کریں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! وہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔ پھر اللہ تعالی فرماتا ہے: کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی شدید طلب اور حرص کرتے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ آپ کی دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں۔ پھر فرماتا ہے: اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو وہ بہت زیادہ پناہ مانگیں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔‘‘

۳۷۔ عن ابی ھریرۃ او عن ابی سعید قال: قال رسول اللہ ﷺ ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض، فضلا عن کتّاب الناس، فاذا وجدوا اقواما یذکرون اللہ تنادوا: ھلموا الی بغیتکم فیجیئون فیحفون بھم الی سماء الدنیا فیقول اللہ: أی شیٔ ترکتم عبادی یصنعون؟ فیقولون: ترکناھم یحمدونک و یمجدونک ویذکرونک قال: فیقول: فھل رأونی؟ فیقولون: لا، قال: فیقول: فکیف لو رأونی؟ قال: فیقولون: لو

رأوك لكانوا أشد تحميدا و أشد تمجيدا و أشد لك ذكرا، قال: فيقول: و أیّ شئ يطلبون؟ قال: فيقولون: يطلبون الجنة، قال: فيقول: و هل رأوها؟ قال: فيقولون: لا، فيقول: فكيف لو رأوها؟ قال: فيقولون: لو رأوها لكانوا أشد لها طلبا، قال: فيقول: فمن أی شئ يتعوذون؟ قالوا: يتعوذون من النار، قال: فيقول: و هل رأوها؟ فيقولون: لا، فيقول: فكيف لو رأوها؟ فيقولون: لو رأوها لكانوا منها أشد هربا، و أشد منها خوفا، و أشد منها تعوذا، قال: فيقول: فإنی أشهدكم أنی قد غفرت لهم، فيقولون: إن فيهم فلانا الخطاء، لم يردهم إنما جاءهم لحاجة، فيقول: هم القوم لا يشقى لهم جليس۔(۱)

’’حضرت ابوہریرہ یا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو کراماً کاتبین کے علاوہ زمین میں پھرتے ہیں، جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں اور اہل مجلس کو آسمان دنیا تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندوں کو کس حالت پر چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے آپ کے بندوں کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ آپ کی حمد اور پاکیزگی بیان کر رہے تھے اور تیرا ذکر کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: ’’نہیں‘‘۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی حالت کیا ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: (یا اللہ!) اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو (پہلے سے)

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۷۹، رقم: ۳۶۰۰

کہیں زیادہ آپ کی تعریف اور بزرگی اور کہیں زیادہ آپ کا ذکر کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیفیت کیا ہوتی؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی شدید طلب اور حرص کرتے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: (جہنم کی) آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں ''نہیں''۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: (یا اللہ!) اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ بھاگتے، بہت ڈرتے اور پناہ مانگتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ وہ عرض کرتے ہیں: (الٰہی!) ان میں فلاں آدمی بہت گناہگار ہے، وہ ذکر سننے کے لئے نہیں بلکہ اپنے کسی کام کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشین بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔''

۳۸۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال: يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل و ملائكة بالنهار، و يجتمعون فی صلاة الفجر و صلاة العصر، ثم يعرج الذين يأتوا فيكم فيسألهم ربهم و هو أعلم بهم: كيف تركتم عبادی؟ فيقولون: تركناهم و هم يصلون، و أتيناهم و هم يصلون۔(۱)

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۲۰۳، رقم: ۵۳۰
۲۔ مسلم، الصحیح، ۱: ۴۳۹، رقم: ۶۳۲

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تم میں باری باری آتے رہتے ہیں اور نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں، پھر جو تمہارے پاس آئے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کے حال کو خوب جانتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہم نے اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔‘‘

۳۹۔ عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ان لله ملائكة يطوفون فی الطرق يلتمسون اهل الذكر فاذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا: هلموا الى حاجتكم قال: فيحفونهم باجنحتهم إلى السماء الدنيا قال: فيسألهم ربهم وهو اعلم منهم ما يقول عبادی؟ قال: تقول: يسبحونك و يكبرونك و يحمدونك و يمجدونك، قال: فيقول: هل رأوني؟ قال فيقولون: لا والله ما رأوك، قال فيقول: و كيف لو رأوني؟ قال: يقولون لو رأوك كانوا اشد لك عبادة و أشد لك تمجيدا و اكثر لك تسبيحا، قال يقول: فما يسألونني؟ قال: يسألونك الجنة، قال: يقول: و هل رأوها؟ قال: يقولون: لا والله يا رب ما رأوها، قال يقول: فكيف لو أنهم رأوها؟ قال: يقولون: لو أنهم رأوها كانو اشد عليها حرصا و اشد لها طلبا و اعظم فيها رغبة قال: فمم يتعوذون؟ قال: يقولون: من النار، قال: يقول: و هل رأوها؟ قال يقولون: لا والله يا رب ما رأوها قال: يقول: فكيف لو رأوها؟ قال:

یقولون: لو رأوها کانوا أشد منها فرارا و أشد لها مخافة، قال: فیقول: فأشهدکم انی قد غفرت لهم، قال: یقول ملك من الملائکة: فیهم فلان لیس منهم انما جاء لحاجة، قال: هم الجلساء لا یشقی بهم جلیسهم۔(۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں اہلِ ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، جب وہ کہیں ذکر کرنے والوں کو پا لیتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصود کی طرف آ جاؤ۔ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ آسمان دنیا تک اس پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہوجاتے ہیں۔ پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم! آپ کو تو انہوں نے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کی حالت کیا ہوگی؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو آپ کی بہت زیادہ عبادت کریں، آپ کی بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور آپ کی بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۵۳، رقم: ۶۰۴۵
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۳۹، رقم: ۸۵۷
۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۹، رقم: ۵۳۱
۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۴۵
۵۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۳۱۶

فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! خدا کی قسم، انہوں نے اسے بھی نہیں دیکھا۔ اللہ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا ان کا کیا حال ہوتا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی بہت زیادہ حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت رکھتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: دوزخ سے؟ وہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم، انہوں نے اسے بھی نہیں دیکھا۔ وہ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اور زیادہ بھاگتے اور زیادہ ڈرتے۔ پھر اللہ تعالی فرماتا ہے: گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص ایسا بھی تھا جو (ذکر کے لیے نہیں بلکہ) اپنے کسی کام سے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ ان کے پاس تو بیٹھا ہے اور ان کی مجلس میں بیٹھنے والے محروم نہیں رہتے۔‘‘

۴۰۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال: ان لله تبارك و تعالی ملائكة سيارة فضلا يتبعون مجالس الذكر فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم وحف بعضهم بعضا بأجنحتهم حتی يملؤا ما بينهم و بين السماء الدنيا۔ فاذا تفرقوا عرجوا و صعدوا الی السماء قال: فيسألهم الله عزوجل وهو أعلم بهم: من أين جئتم؟ فيقولون: جئنا من عند عباد لك فی الارض، يسبحونك و يكبرونك و يهللونك و يحمدونك ويسألونك قال: وما ذا يسألونی؟ قالوا: يسألونك جنتك قال: وهل رأوا جنتی؟ قالوا: لا أی رب! قال: فكيف لو رأوا

جنتی؟ قالوا: و یستجیرونك، قال: و مم یستجیروننی؟ قالوا: من نارك یا رب! قال: وهل رأوا ناری؟ قالوا: لا، قال: فکیف لو رأوا ناری؟ قالوا: و یستغفرونك، قال: فیقول: قد غفرت لهم فأعطیتهم ما سألوا و أجرتهم مما استجاروا۔ قال: فیقولون: رب! فیهم فلان، عبد خطاء، انما مر فجلس معهم قال فیقول: و له غفرت هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم۔(۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو مجالسِ ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، جب وہ کہیں ان مجالسِ ذکر کو پا لیتے ہیں تو اہلِ ذکر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور پھر وہ آسمان دنیا تک اس پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہوجاتے ہیں حتی کہ زمین سے لے کر آسمانِ دنیا تک کی جگہ بھر جاتی ہے۔ جب وہ مجلسِ ذکر سے اٹھ جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں، پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہم زمین پر آپ کے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو آپ کی تسبیح کر رہے تھے، آپ کی کبریائی بیان کر رہے تھے، آپ کی تہلیل کر رہے تھے، اور آپ کی حمد بیان کر رہے تھے اور آپ سے مانگ رہے تھے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۶۹، رقم: ۲۶۸۹
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۵۲، رقم: ۷۴۲۰
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۸۲، رقم: ۸۹۶۰
۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۹، رقم: ۲۳۱۶
۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۲۴۴، رقم: ۵۵۲۳

رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے آپ کی جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کی حالت کیا ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ آپ کی پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! آپ کی دوزخ سے پناہ مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کی حالت کیا ہوتی! فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کو بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ میں نے ان کو عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی اس سے میں نے ان کو پناہ دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں گنہگار شخص بھی تھا، وہ اس مجلس کے پاس سے گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ ویسے ہی بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا (کیونکہ) یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں کیا جاتا۔‘‘

۴۱۔ عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ قال: إن لله ملائكة سيارة و فضلاء يلتمسون مجالس الذكر فى الارض فاذا أتوا على مجلس ذكر حف بعضهم بعضا بأجنحتهم الى السماء فيقول تبارك و تعالى: من اين جئتم؟ و هو اعلم، فيقولون: ربنا جئنا من عند عبادك يسبحونك و يكبرونك و يحمدونك و يهللونك و يسألونك و يستجيرونك، فيقول: ما يسألونني وهو اعلم فيقولون

ربنا یسالونك الجنة فیقول وهل راوها فیقولون لا یا رب فیقول کیف لو راوها فیقول ومم یستجیروننی وهو اعلم فیقولون من النار فیقول هل راوها فیقولون لا فیقول فکیف لو راوها ثم یقول اشهدوا انی قد غفرت لهم و اعطیتهم ما سالونی و اجرتهم مما استجارونی فیقولون ربنا ان فیهم عبدا خطاء جلس الیهم و لیس معهم فیقول وهو ایضا قد غفرت له هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم۔(۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ (ایک خاص مقصد کے لیے) گھومتے رہتے ہیں۔ (اور) زمین پر مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور جب وہ کسی مجلسِ ذکر میں آتے ہیں تو ایک دوسرے کو پروں کے ذریعے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے: ...... حالانکہ اس کو ان سے زیادہ علم ہوتا ہے ...... کہاں سے آرہے ہو؟ تو ملائکہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم آپ کے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل کر رہے تھے اور آپ سے سوال کر رہے تھے اور آپ کی پناہ مانگ رہے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! وہ آپ سے جنت کا سوال کر رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرماتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے: اور وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے۔ فرشتے

(۱) حاکم، المستدرک، ۱: ۶۷۲، رقم: ۱۸۲۱

عرض کرتے ہیں: (دوزخ کی) آگ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی حالت کیا ہوتی! پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: گواہ رہو کہ میں نے ان کی بخشش فرما دی اور جس چیز کا انہوں نے مجھ سے سوال کیا تھا میں نے انہیں عطا فرما دی اور انہوں نے جس چیز کے شر سے میری پناہ مانگی میں نے انہیں اس چیز سے پناہ دے دی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ان میں ایک بہت گناہگار بندہ بھی تھا جو (اپنے کسی کام کے لیے) ان کے ساتھ جا بیٹھا تھا حالانکہ وہ ان میں سے نہیں تھا۔ باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں نے اسے بھی بخش دیا ہے کیونکہ وہ ایسے (بابرکت) لوگ ہیں کہ ان کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔“

۴۲۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان لله ملائكة سيارة فضلا يلتمسون مجالس الذكر فاذا اتوا على قوم يذكرون الله عزوجل جلسوا فاظلوهم باجنحتهم ما بينهم و بين السماء الدنيا فاذا قاموا عرجوا الى ربهم فيقول تبارك و تعالى وهو اعلم من اين جئتم فيقولون جئنا من عند عباد لك يسبحونك و يمجدونك و يحمدونك و يهللونك و يكبرونك و يستجيرونك من عذابك و يسالونك جنتك فيقول تبارك و تعالى وهل راوا جنتي و ناری فيقولون لا فيقول فكيف لو رأوهما قال فيقول اشهدكم فقد اجرتهم مما استجاروا و اعطيتهم ما سالوا فيقال ان فيهم رجلا مر بهم فقعد معهم فيقول وله قد غفرت انهم قوم لا يشقى بهم

جلیسھم۔(۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو امور پر مقرر کیے گئے ملائکہ کے علاوہ ہیں، وہ (ایک خاص مقصد کے لئے) گھومتے رہتے ہیں (اور) مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جب وہ اہل ذکر کے پاس آتے ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اوپر آسمانِ دنیا تک اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔ جب اہل ذکر (محفل ذکر سے) اُٹھتے ہیں تو ملائکہ اپنے رب کے پاس واپس چلے جاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے فرماتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے: تم کہاں سے آئے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہم آپ کے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی تسبیح، بزرگی، تعریف، تہلیل اور تکبیر میں مصروف تھے، وہ آپ سے آپ کے عذاب کی پناہ مانگ رہے تھے اور آپ سے آپ کی جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اور کیا انہوں نے میری جنت و دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ انہوں نے جس چیز سے میری پناہ مانگی تھی میں نے انہیں اس سے پناہ دے دی اور جس چیز کا سوال کیا تھا وہ بھی انہیں عطا فرمادی۔ کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو وہاں سے گزر رہا تھا کہ ان کے ساتھ جا بیٹھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی بخش دیا کیونکہ وہ ایسے (بابرکت) لوگ ہیں کہ جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔''

---

(۱) طیالسی، المسند: ۳۱۹، رقم: ۲۴۳۴

فصل: ۷

الذکر خير من القتال فی سبيل الله عزوجل

﴿ذِکر اللہ کی راہ میں قتال سے بہتر ہے﴾

۴۳۔ عن أبی سعيد الخدری رضی الله عنه، أن رسول الله سئل: أی العباد أفضل درجة عند الله يوم القيامة؟ قال: الذاکرون الله کثيرا و الذاکرات۔ قلت: يا رسول الله صلی الله عليك و آلك و سلم! و من الغازی فی سبيل الله؟ قال: لو ضرب بسيفه فی الکفار والمشرکين حتی ينکسر، و يختضب دما لکان الذاکرون الله أفضل۔(۱)

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور کرنے والیاں ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی الله عليك و آلك و سلم! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۴۵۸، رقم: ۳۳۷۶
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۷۵، رقم: ۱۱۷۳۸
۳۔ ابویعلی، المسند، ۲: ۵۳۰، رقم: ۱۴۰۱
۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۳۸
۵۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۴
۶۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۴، رقم: ۲۲۹۶
۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۹

بھی اللہ کا ذکر کرنے والے درجہ میں افضل ہیں۔‘‘

۴۴۔ عن معاذ رضی الله عنه، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: ما عمل ابن آدم عملا أنجی له من النار من ذکر الله۔ قالوا: یا رسول الله صلی الله علیك وآلك و سلم! ولا الجهاد فی سبیل الله؟ قال: و لا الجهاد فی سبیل الله عملا بسیفك حتی ینقطع، ثم عملا بسیفك من ینقطع، ثم عملا به حتی ینقطع۔(۱)

’’حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ آگ سے نجات دینے والا نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی الله علیك وآلك و سلم! جہاد فی سبیل اللہ بھی؟ فرمایا: اور جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں اگرچہ تو اس حد تک قتال کرے کہ تیری کی تلوار ٹوٹ جائے، پھر تو اپنی تلوار کے ساتھ قتال کرے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے، تو پھر یہی عمل کرے یہاں تک کہ تیری تلوار ٹوٹ جائے۔‘‘

۴۵۔ عن معاذ بن جبل رضی الله عنه، قال: ما عمل آدمی عملا أنجی له من عذاب الله من ذکر الله۔ قالوا: یا أبا عبد الرحمن! و لا الجهاد فی سبیل الله عزوجل؟ قال: ولا إلی أن یضرب بسیفه حتی ینقطع لأن الله عزوجل یقول فی کتابه: ﴿وَ لَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ﴾(۲)۔(۳)

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۵۷، رقم: ۲۹۴۵۲

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۶۹، رقم: ۳۵۰۴۶

۳۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۷۳، رقم: ۱۲۷

۴۔ ابن عبدالبر، التمہید، ۶: ۵۷

(۲) القرآن، العنکبوت، ۲۹: ۴۵

(۳) ۱۔ ابن ابی عاصم، کتاب الزہد، ۱: ۱۸۴

←

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ اللہ کے عذاب سے نجات دینے والا نہیں۔ لوگوں نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! کیا اللہ کے راستے میں جہاد بھی؟ فرمایا: نہیں، اگرچہ وہ اپنی تلوار اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ’’اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔‘‘

۴۶۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، قال: ذکر اللہ الغداۃ و العشي أعظم من حطم السیوف فی سبیل اللہ و إعطاء المال سحا۔(۱)

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: صبح و شام اللہ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلواروں کے توڑنے اور مال کے بے دریغ خرچ کرنے سے زیادہ عظیم ہے۔‘‘

۴۷۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ، قال: لذکر اللہ فی الغداۃ و العشی خیر من حطم السیوف فی سبیل اللہ عزوجل۔(۲)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صبح و شام اللہ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلواروں کے توڑنے سے زیادہ بہتر ہے۔‘‘

.... ۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۱: ۲۳۵

۴۔ ابن عبدالبر، التمہید، ۶: ۵۷

۳۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱: ۴۵۵

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۵۸، رقم: ۲۹۴۵۶

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۴۷

۳۔ ابن المبارک، الزہد، ۱: ۳۹۴، رقم: ۱۱۱۶

۴۔ ابن عبدالبر، التمہید، ۶: ۵۹

(۲) دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۴۵۴، رقم: ۵۴۰۲

فصل: ۸

الذاکرون افضل من المجاهدین درجة و اجرا

﴿اہلِ ذِکر درجہ اور اَجر و ثواب میں مجاہدین سے بھی افضل ہیں﴾

۴۸۔ عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه، أن رسول الله سئل: أی العباد أفضل درجة عند الله یوم القیامة؟ قال: الذاکرون الله کثیرا و الذاکرات۔ قلت: یا رسول الله صلی الله علیك و آلك و سلم! و من الغازی فی سبیل الله؟ قال: لو ضرب بسیفه فی الکفار والمشرکین حتی ینکسر، و یختضب دما لکان الذاکرون الله أفضل۔(۱)

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور کرنے والیاں ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی الله علیك و آلك و سلم! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۴۵۸، رقم: ۳۳۷۶
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۷۵، رقم: ۱۱۷۳۸
۳۔ ابویعلی، المسند، ۲: ۵۳۰، رقم: ۱۴۰۱
۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۳۸
۵۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۴
۶۔ منذری، الترغیب و الترهیب، ۲: ۲۵۴، رقم: ۲۲۹۶
۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۹

بھی اللہ کا ذکر کرنے والے درجہ میں افضل ہیں۔‘‘

۴۹۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، قال: لو أن رجلین یحمل أحدهما علی الجیاد فی سبیل اللہ، و الآخر یذکر اللہ لکان أفضل أو أعظم أجرا الذاکر۔(۱)

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: اگر دو شخص ہوں اور ان میں سے ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اور دوسرا اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ کا ذکر کرنے والے کا اجر وثواب اس سے زیادہ ہے۔‘‘

۵۰۔ قال عبد اللہ: لو أن رجلا بات یحمل علی الجیاد فی سبیل اللہ، و بات رجل یتلو کتاب اللہ لکان ذاکر اللہ أفضلهما۔(۲)

’’حضرت عبد اللہ نے فرمایا: اگر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے رات گھوڑے پر گزارے اور دوسرا اللہ کا ذکر و تلاوت کرتا رہے تو ان میں ذکر کرنے والا زیادہ افضل ہے۔‘‘

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۵۸، رقم: ۲۹۴۶۲
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۶
۳۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۱۵۰

(۲) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۱۳۴، رقم: ۳۰۰۸۹

فصل: ۹

الذکر أفضل من إنفاق الذھب و الفضة فی سبیل اللہ

﴿ذِکر اللہ کی راہ میں سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے﴾

۵۱۔ عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ألا أنبئکم بخیر أعمالکم و أزکاھا عند ملیککم، و أرفعھا فی درجاتکم، و خیر لکم من إنفاق الذھب و الورق و خیر لکم من أن تلقوا عدوکم، فتضربوا أعناقھم و یضربوا أعناقکم؟ قالوا: بلی۔ قال: ذکر اللہ، قال معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: ما شیئ أنجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ۔(۱)

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے؛ تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے؛ تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے، اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے درآنحالیکہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵:۱۹۵، رقم: ۲۱۷۵۰

۵۔ حاکم نے 'المستدرک (۱:۶۷۳، رقم: ۱۸۲۵)' میں اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۴، رقم: ۵۱۹

۷۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲:۲۵۳، رقم: ۲۲۹۴

۸۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۳

کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے ذکر سے بڑھ کر عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والی ہو۔‘‘

۵۲۔ عن معاذ بن أنس رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: الذکر یفضل علی النفقة فی سبیل اللہ مائة ضعف۔(۱)

’’حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذکر کو اِنفاق فی سبیل اللہ پر سو گنا فضیلت حاصل ہے۔‘‘

۵۳۔ عن معاذ بن أنس رضی اللہ عنہ، عن رسول اللہ ﷺ، قال: إن الذکر فی سبیل اللہ یضعف فوق النفقة بسبع مائة ضعف۔(۲)

’’حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ذِکر اِنفاق فی سبیل للہ پر سات سو گناہ فضیلت رکھتا ہے۔‘‘

۵۴۔ عن معاذ بن أنس رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن الصلاة و الصیام و الذکر یضاعف علی النفقة فی سبیل اللہ بسبع مائة ضعف۔(۳)

(۱) طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸۵، رقم: ۴۰۴

(۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۴۳۸

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸۶، رقم: ۴۰۵

۰۳ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲: ۲۴۹، رقم: ۳۱۷۱

(۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۸۸، رقم: ۲۴۱۵

۲۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۲: ۴۰۶، رقم: ۳۸۰۷

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۱۷۱، رقم: ۱۹۷۷

۴۔ ابن رجب، جامع العلوم و الحکم، ۱: ۳۵۱

۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۳۱۸

’’حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک نماز، روزے اور اللہ کے ذِکر کا اجر اِنفاق فی سبیل اللہ پر سات سو گنا بڑھ جاتا ہے۔‘‘

۵۵۔ عن أبی موسی رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لو أن رجلا فی حجرہ دراھم یقسمھا و آخر یذکر اللہ کان الذاکر للہ أفضل۔(۱)

’’حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک آدمی کے دامن میں درہم ہوں اور وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہوگا۔‘‘

۵۶۔ عن أبی ھریرة رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال: الذکر خیر من الصدقة۔(۲)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذکر صدقہ سے افضل ہے۔‘‘

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۱۱۶، رقم: ۵۹۶۹
۲۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۷، رقم: ۲۳۱۰
۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۳۸
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۴
۵۔ مناوی، فیض القدیر، ۵: ۳۰۹

(۲) ۱۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۲۱۴، رقم: ۴۶۱۶
۲۔ مناوی، فیض القدیر، ۳: ۵۶۹، رقم: ۲۹۷

فصل: ۱۰

أکثروا ذکر اللہ تعالیٰ حتی یقول المنافقون مجنون

﴿اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافقین تمہیں دیوانہ کہیں﴾

۵۷۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: أکثروا ذکر اللہ تعالی، حتی یقولوا مجنون۔(۱)

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳:۶۸، رقم: ۱۱۶۷۱
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳:۷۱، رقم: ۱۱۶۹۲
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۳:۹۹، رقم: ۸۱۷
۴۔ ابویعلیٰ، المسند، ۲:۵۲۱، رقم: ۱۳۷۶
۵۔ عبد بن حمید، المسند، ۱:۲۸۹، رقم: ۹۲۵
۶۔ حاکم، المستدرک، ۱:۶۷۷، رقم: ۱۸۳۹
۷۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۷، رقم: ۵۲۶
۸۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۱:۷۲، رقم: ۲۱۲
۹۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۴۴۴
۱۰۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲:۲۵۶، رقم: ۲۳۰۴
۱۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۸: ۴۷۹
۱۲۔ قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ۲:۱۹۷
۱۳۔ ابن معین، التاریخ، ۴:۴۱۳، رقم: ۵۰۳۹
۱۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۵
۱۵۔ عجلونی، کشف الخفاء، ۱:۱۸۷، رقم: ۴۹۷
۱۶۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱۴: ۱۹۷، رقم: ۴۱۳۳
۱۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۹۶

فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔‘‘

۵۸۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: أذکروا اللہ ذکرا، یقول المنافقون: إنکم تراؤون۔(۱)

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اس قدر کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔‘‘

۵۹۔ عن أبی جوزا رضی اللہ عنہ، قال رسول اللہ ﷺ: اکثروا ذکر اللہ حتی یقول المنافقون: إنکم مراؤون۔(۲)

’’حضرت ابو جوزا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔‘‘

۶۰۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: اذکروا اللہ ذکرا حتی یقول المنافقون: انکم مراؤون۔(۳)

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اس قدر کرو کہ منافق تمہیں ریاکار خیال کریں۔‘‘

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۲: ۱۶۹، رقم: ۱۲۷۸۶
۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۳: ۸۱
۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم ۱: ۴۴۴، ۴۴۸
۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۹۶
۵۔ مناوی، فیض القدیر، ۱: ۴۵۶

(۲) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۷، رقم: ۵۲۷
۲۔ مناوی، فیض القدیر، ۲: ۸۵
۳۔ عجلونی، کشف الخفاء، ۱: ۱۸۷، رقم: ۴۸۷

(۳) ۱۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۹۷
۲۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۵

فصل: ١١

أهل الذكر أهل مجالسة الله

﴿اہلِ ذکر اللہ کے ہم نشین ہوتے ہیں﴾

٦١۔ عن كعب رضي الله عنه قال: قال موسى عليه السلام: أى رب! أقريب أنت فأناجيك أم بعيد فأناديك؟ قال: يا موسى! أنا جليس من ذكرني۔(١)

''حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! کیا تو قریب ہے کہ میں تجھ سے سرگوشی کروں یا تو دور ہے کہ تجھے پکاروں (ندا دوں)۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! جو میرا ذکر کرے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں۔''

٦٢۔ عن ثوبان مولى النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال موسى: يا رب أقريب انت أناجيك؟ ام بعيد أناديك، فانى احس حس صوتك ولا أراك

(١) ١۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ١: ١٠٨، رقم: ١٢٢٤
٢۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ٧: ٧٣، رقم: ٣٤٢٨٧
٣۔ احمد ابن حنبل، الزھد، ١: ٥٧، رقم: ١١١
٤۔ بیہقی، شعب الایمان، ١: ٤٥١، رقم: ٦٨٠
٥۔ سیوطی، الجامع الصغیر، ١: ٣٠٤
٦۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ٤: ٣١١
٧۔ مناوی، فیض القدیر، ٥: ٢١٤
٨۔ قزوینی، التدوین فی اخبارِ قزوین، ١: ٣٩٨
٩۔ عجلونی، کشف الخفاء، ١: ٢٣٢

فأین أنت؟ فقال اللہ ﷻ: خلفك و امامك و عن یمینك و عن شمالك، یا موسی! إنی جلیس عبدی حین یذکرنی و أنا معه إذا دعانی۔(۱)

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! کیا تو قریب ہے کہ میں تیرے ساتھ سرگوشی کروں یا تو بعید ہے کہ میں تجھے ندا دوں، بے شک کہ میں تیری آواز محسوس کرتا ہوں لیکن تجھے دیکھ نہیں سکتا، تو کہاں ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرے پیچھے، تیرے سامنے، تیرے دائیں، تیرے بائیں؛ اے موسیٰ! جس وقت میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔‘‘

۶۳۔ عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: إن اللہ ﷻ یقول: أنا مع عبدی إذا هو ذکرنی و تحرکت بی شفتاه۔(۲)

---

(۱) دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳:۱۹۲، رقم: ۴۵۳۳

(۲) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۲۴۶، رقم: ۳۷۹۲

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۴۰، رقم: ۱۰۸۸۱

۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۹۷، رقم: ۸۱۵

۴۔ حاکم نے المستدرک (۱: ۶۷۳، رقم: ۱۸۲۴)، میں یہ حدیث روایت کی ہے اور انکی اسناد کو صحیح کہا ہے۔

۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۷۶

۶۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۱: ۳۲۰، رقم: ۵۶۲

۷۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۱: ۳۱۹، رقم: ۱۴۱۷

۸۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۱، رقم: ۵۰۹

۹۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۳۳۹، رقم: ۹۵۶

←

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے لب میرے ذکر کے لئے حرکت کرتے ہیں۔''

۶۴۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه، قال: قال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم: يقول الله عزوجل: أنا عند ظن عبدی بی و أنا معه حين يذكرنی۔(۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے۔''

۶۵۔ عن أنس بن مالك رضی الله عنه، أن النبی صلی الله عليه وآله وسلم قال: يقول الله عزوجل: أنا

.... ۱۰۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۳، رقم: ۲۲۸۹

۱۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۸۶، رقم: ۴۵۱۱

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۶۱، رقم: ۲۶۷۵

۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۶۷، رقم: ۲۶۷۵

۳۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۸۱، رقم: ۳۶۰۳

۴۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۲۵۵، رقم: ۳۸۲۲

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۴: ۴۱۲، رقم: ۷۷۳۰

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۵۱، رقم: ۷۴۱۶

۷۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۱۳، رقم: ۹۳۴۰

۸۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۸۲، رقم: ۱۰۲۵۹

۹۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۱۷، رقم: ۱۰۷۱۵

۱۰۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۳۴، رقم: ۱۰۹۲۲

۱۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۶، رقم: ۵۵۰

۱۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۲: ۸، رقم: ۱۰۱۳

عند ظن عبدی بی و أنا معه إذا دعانی۔(۱)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور جب وہ مجھے پکارتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔‘‘

۶۶۔ عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ، عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إن الله قال إذا تلقانی عبدی بشبر تلقیته بذراع و إذا تلقانی بذراع تلقیته بباع و اذا تلقانی بباع جئته أتیته بأسرع۔(۲)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی جانب بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میری جانب بڑھتا ہے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کی جانب بڑھتا ہوں۔‘‘

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۱۰، رقم: ۱۳۲۱۵
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۷۷، رقم: ۱۳۹۶۹
۳۔ ابو یعلی، المسند، ۶: ۱۲، رقم: ۳۲۳۲
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۴۸
۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۲۱۹

(۲) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۶۱، رقم: ۲۶۷۵
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۱۶، رقم: ۸۱۷۸

فصل: ۱۲

إن الملائکة یجلسون فی حلقات الذّاکرین و یذکرون مثل ذکرھم

﴿فرشتے اہلِ ذِکر کے حلقوں میں بیٹھتے ہیں اور اُن ہی کی طرح ذِکر کرتے ہیں﴾

۶۷۔ عن أبی ھریرةؓ، أن رسول اللهﷺ قال: إن للهﷻ سیارة من الملائکة، یبتغون حِلَقَ الذکر، فإذا مروا بحلق الذکر قال بعضھم لبعض: اقعدوا، فإذا دعا القوم أمنوا علی دعائھم فإذا صلو علی النبیﷺ صلوا معھم حتی یَفرُغوا، ثم یقول بعضھم لبعض: طوبی لھم لا یرجعون إلا مغفورا لھم۔(۱)

’’حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ گھومنے پھرنے والے فرشتے ایسے ہیں جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں رہتے ہیں، جب وہ حلقہ ہائے ذکر کی مجلسوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں: بیٹھ جاؤ۔ جب لوگ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں، جب وہ حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو یہ بھی ان کے ساتھ درود پڑھتے ہیں یہاں تک کہ ذکر کرنے والے فارغ ہوجاتے ہیں ۔ پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں: اُنہیں مبارک ہو کہ اُن میں سے کوئی بھی بخشش کا پروانہ حاصل کیے بغیر نہیں لوٹ رہا۔‘‘

(۱) ہندی، کنز العمال، ۱: ۴۳۴، رقم: ۱۸۷۶

٦٨۔ عن ابن عباس رضی الله عنه قال: مر النبی صلی الله عليه وآله وسلم بعبد الله بن رواحة الأنصاری، وهو يذکر أصحابه، فقال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم: أما إنکم الملأ الذين أمرنی الله أن أصبر نفسی معکم ثم تلا هذه الآية: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ إلی قوله: ﴿وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾ أما إنه ما جلس عدتکم إلا جلس معهم عدتهم من الملائکة، إن سبحوا الله سبحوه، و إن حمدوا الله حمدوه، و إن کبروا الله کبروه، ثم يصعدون إلی الرب، وهو أعلم منهم، فيقولون: يا ربنا عبادك سبحوك فسبحنا، و کبروك فکبرنا، و حمدوك فحمدنا، فيقول ربنا: يا ملائکتی! أشهدکم انی قد غفرت لهم۔ فيقولون: فيهم فلان و فلان الخطاء، فيقول: هم القوم لا يشقی علی جليسهم۔(١)

---

(١) ١۔ طبرانی، المعجم الصغير، ٢: ٢٢٧، ٢٢٨، رقم: ١٠٧٤
٢۔ ضبی، کتاب الدعا: ٢٨٣، رقم: ١٠٤
٣۔ ابونعيم، حلية الاولياء وطبقات الاصفياء، ٥: ١١٨
٤۔ ابونعيم نے 'حلية الاولياء و طبقات الاصفياء (٥: ١١٧، ١١٨)' میں انہی الفاظ کے ساتھ عمر بن ذر سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔
٥۔ منذری نے 'الترغيب و الترهيب (٢: ٢٦٠، ٢٦١، رقم: ٢٣٢٣)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے 'المعجم الصغير' میں بیان کیا ہے۔
٦۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ١٠: ٧٦
٧۔ سيوطی، الدر المنثور فی التفسير بالماثور، ٥: ٣٨١، ٣٨٢
٨۔ ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، ٢٨: ٨٨

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عبد اللہ بن رواحہ کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو نصیحت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو کہ تم وہ جماعت ہو جس کے ساتھ مجھے ٹھہرے رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے آیت مبارکہ ’’اور آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کریں جو صبح و شام اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں‘‘ سے لے کر ’’اور اُس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔‘‘ تک تلاوت فرمائی۔ (پھر فرمایا:) تم میں سے جتنی تعداد میں لوگ (اجتماعی ذکر کے لیے) بیٹھتے ہیں اتنی ہی تعداد میں فرشتے بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں تو یہ بھی ان ہی کی طرح تسبیح کرتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں تو یہ بھی اس کی حمد بیان کرتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کریں تو یہ بھی اس کی کبریائی بیان کرتے ہیں، پھر وہ اللہ رب العزت کی طرف اوپر چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسبت اپنے بندوں کے احوال کو زیادہ جانتا ہے پھر بھی وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرے بندوں نے تیری تسبیح بیان کی تو ہم نے بھی تیری تسبیح بیان کی، انہوں نے تیری کبریائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری کبریائی بیان کی، انہوں نے تیری حمد بیان کی تو ہم نے بھی تیری حمد بیان کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں فلاں خطا کار بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم مجلس بدبخت نہیں رہ سکتا (اس لیے تم گواہ رہو کہ میں نے ان گنہگاروں کو بھی بخش دیا ہے)۔‘‘

۶۹۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: ان لله تبارك و تعالی ملائكة سيارة فضلا يتبعون مجالس الذكر فاذا وجدوا مجلسا فيه

ذکر قعدوا معهم ...... إلی آخر الحدیث۔(۱)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ایسے ہیں جو ذکر کی مجالس ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان اہل ذکر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔‘‘

۷۰۔ قال جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنهما: خرج علینا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فقال: یا أیها الناس! إن للہ سرایا من الملائکة تحل و تقف علی مجالس الذکر فی الأرض، فارتعوا فی ریاض الجنة، قالوا: و أین ریاض الجنة؟ قال: مجالس الذکر، فاغدوا و روحوا فی ذکر اللہ و ذکروہ أنفسکم من کان یحب أن یعلم منزلته عند اللہ، فلینظر کیف منزلة اللہ عندہ، فإن اللہ ینزل العبد منه حیث أنزله من نفسه(۲)

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنهما نے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ’’اے لوگو! فرشتوں میں سے اللہ

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۶۹، رقم: ۲۶۸۹
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۸۲
۳۔ منذری، الترغیب و الترهیب، ۲: ۲۵۹، رقم: ۲۳۱۶
۴۔ نووی، شرح صحیح مسلم، ۱۷: ۱۴
۵۔ مبارک پوری، تحفة الاحوذی، ۱۰: ۴۲
۶۔ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ المصابیح، ۲: ۱۳، رقم: ۲۲۶۷

(۲) ۱۔ حاکم نے ’المستدرک (۱: ۶۷۱،۶۷۲، رقم: ۱۸۲۰)‘ میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔
۲۔ ابو یعلی، المسند، ۳: ۳۹۰، رقم: ۱۸۶۵
۳۔ ابو یعلی، المسند، ۴: ۱۰۶، رقم: ۲۱۳۸

تعالیٰ کے کچھ ایسے لشکر ہیں جو ذکر کی محفلوں میں آتے ہیں اور وہاں رک جاتے ہیں، لہٰذا تم جنت کے باغیچوں سے خوب کھاؤ۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جنت کے باغیچے کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ذکر کی محفلیں (جنت کے باغیچے ہیں)، لہٰذا تم صبح و شام اللہ کا ذکر کرو اور خود کو اس کی یاد دلاتے رہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا مقام و مرتبہ دیکھنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اُس کے ہاں اللہ تعالیٰ کا کیا مقام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے ہاں اس مقام پر رکھتا ہے جہاں بندہ اُسے اپنے ہاں رکھتا ہے۔''

۷۱۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: إن لله عزوجل ملائكة فضلا يتبعون مجالس الذكر يجتمعون عند الذكر، فإذا مروا بمجلس علا بعضهم على بعض حتى يبلغوا العرش۔(۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو صرف مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے پاس جمع ہو جاتے ہیں۔ پس جب وہ کسی مجلسِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔''

۷۲۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه، أن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: من اغتسل يوم الجمعة ...... فإذا خرج الإمام حضرتِ الملائكة يستمعون الذكر۔(۲)

---

(۱) احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۵۸، ۳۵۹

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۳۰۱، رقم: ۸۴۱
۲۔ مسلم، الصحیح، ۲: ۵۸۲، رقم: ۸۵۰
۳۔ ترمذی نے 'الجامع الصحیح (۲: ۳۷۲، رقم: ۴۹۹)' میں کہا ہے کہ یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

←

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو غسل کے بعد جمعہ کے لیے روانہ ہوتا ہے ...... اور جب امام (خطبہ اور نماز کے لیے) آ جاتا ہے تو فرشتے بھی حاضر ہو کر ذکر سنتے ہیں۔‘‘

۴۳۔ عن أبی ھریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: إذا کان یوم الجمعة وقفت الملائکة علی أبواب المسجد، فیکتبون الأول فالأول...... فإذا خرج الإمام و قعد علی المنبر طووا صحفھم وجلسوا یستمعون الذکر۔(۱)

.... ۴۔ نسائی، السنن، ۳: ۹۹، رقم: ۱۳۸۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۱: ۵۲۶، رقم: ۱۶۹۶

۶۔ مالک، الموطا، ۱: ۱۰۱، رقم: ۲۲۷

۷۔ احمد بن حنبل کی ’المسند (۲: ۴۶۰)‘ میں روایت کردہ حدیث میں حضرت کی جگہ أقبلت کے الفاظ مذکور ہیں۔

۸۔ شافعی، المسند: ۶۲

۹۔ شافعی، السنن الماثورہ: ۲۲۷، رقم: ۱۶۵

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۰۵

۲۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۳۱۴، رقم: ۸۸۷

۳۔ شافعی، السنن الماثورہ: ۲۲۶، رقم: ۱۶۴

۴۔ عبدالرزاق کی ’المصنف (۳: ۲۵۷، ۲۵۸، رقم: ۵۵۶۴)‘ میں بیان کردہ روایت میں طووا صحفھم کے بعد وقعدوا مع الناس (اور وہ لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں) کے الفاظ بھی ہیں۔

۵۔ بیہقی، السنن الکبری، ۳: ۲۲۶

۶۔ ابن جوزی، التحقیق فی احادیث الخلاف، ۲: ۱۶۲

۷۔ منذری نے ’الترغیب والترھیب (۱: ۲۸۷، رقم: ۱۰۶۱)‘ میں کہا ہے کہ اس سے ملتی جلتی روایت ابن خزیمہ نے ’الصحیح‘ میں بیان کی ہے۔

۸۔ سیوطی، تنویر الحوالک، ۱: ۹۳

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا روز ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والے کا نام سب سے پہلے لکھتے ہیں …… جب امام خطبہ و نماز کے لئے آ جاتا ہے تو فرشتے اپنے اپنے رجسٹر بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور ذکر و نصیحت غور سے سننے لگ جاتے ہیں۔‘‘

فصل: ۱۳

المجتمعون علی ذکر اللہ یجلسون عن یمین الرحمن یوم القیامة

﴿اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہونے والے روزِ قیامت رحمٰن کے دائیں طرف مسند نشین ہوں گے﴾

۷۴۔ عن عمرو بن عبسة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: عن یمین الرحمن و کلتا یدیه یمین رجال لیسوا بأنبیاء ولا شهداء، یغشی بیاض وجوههم نظر الناظرین، یغبطهم النبیون والشهداء بمقعدهم و قربهم من اللہ عزوجل، قیل: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و آلك و سلم! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل، یجتمعون علی ذکر اللہ، فینتقون أطایب الکلام کما ینتقی آکل التمر أطایبه۔(۱)

''حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمٰن کے دائیں طرف حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں،

---

(۱) ۱۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۱۰:۷۷)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رِجال ثقہ ہیں۔
۲۔ منذری نے 'الترغیب والترهیب (۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۶)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔
۳۔ ہندی نے 'کنز العمال (۱۰: ۲۴۸، رقم: ۲۹۳۲۶)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے۔
۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، ۱: ۳۶۸

کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نبی ہوں گے نہ شہید۔ ان کے چہروں کا نور سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہوگا، ان کی مسندوں اور اللہ ﷻ سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آکر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مجالس میں جمع ہوا کرتے تھے اور اللہ کے ذکر کے لیے خوبصورت الفاظ کا اِس طرح انتخاب کرتے تھے جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔‘‘

۷۵۔ عن ابن سابط، قال: أنبئت أن عن یمین الرحمن، و کلتا یدیه یمین، قوم علی منابر من نور، وجوههم نور، علیهم ثیاب خضر تغشی أبصار الناظرین، لیسوا بأنبیاء و لا شهداء، قوم تحابوا فی جلال الله حین عُصِیَ الله فی الأرض۔(۱)

’’ابن سابط روایت کرتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ (خدائے) رحمٰن کے دائیں طرف حالانکہ اللہ کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں، کچھ لوگ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے، اُن کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ سبز لباس زیبِ تن کیے ہوئے ہوں گے، وہ دیکھنے والوں کی آنکھوں کو چندھیا دیں گے، وہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اُس وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی جب زمین پر اس کی نافرمانی ہو رہی تھی۔‘‘

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۵، رقم: ۳۴۰۹۵
۲۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۵۲۲، رقم: ۱۴۸۳
۳۔ ہناد، الزہد، ۱: ۲۷۲، رقم: ۴۷۴

۷۶۔ عن ابن عباس ﷺ، قال: إن ﷲ جلساء یوم القیامة عن یمین العرش، و کلتا یدی الله یمین، علی منابر من نور، وجوھھم من نور، لیسوا بأنبیاء و لا شھداء و لا صدیقین۔ قیل: یا رسول الله صلی الله علیك وآلك وسلم**! من ھم؟ قال: المتحابون بجلال الله تعالی۔(۱)**

''حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی الله عنهما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: بے شک روزِ قیامت کچھ لوگ اللہ کے عرش کے دائیں طرف حالانکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ ان کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء اور نہ صدیقین۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی الله علیك وآلك وسلم! (تو پھر) وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں گے۔''

(۱) طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۲: ۱۰۴، ۱۰۵، رقم: ۱۲۶۸۶

فصل : ۱۴

إن وجوه المجتمعین علی ذکراللہ نور یوم القیامة

﴿بیشک اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہونے والوں کے چہرے روزِ قیامت پُرنور ہوں گے﴾

۷۷۔ عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لیبعثن اللہ أقواما یوم القیامة فی وجوھھم النور علی منابر اللؤلؤ، یغبطھم الناس لیسوا بأنبیاء ولا شھداء، قال: فجثی أعرابی علی رکبتیه، فقال: یا رسول اللہ! حلھم لنا نعرفھم۔ قال: ھم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی و بلاد شتی یجتمعون علی ذکراللہ یذکرونه۔(۱)

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہروں پر نور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ ابودرداء کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ گیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و آلك و سلم! آپ ان کا حلیہ ہمارے سامنے

(۱) ۱۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۱۰: ۷۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔
۲۔ منذری نے ’الترغیب والترھیب (۲:۲۶۲، رقم: ۲۳۲۷؛ ۴:۱۲، رقم: ۴۵۸۳)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔
۳۔ سیوطی نے ’الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور (۱:۳۶۸)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بیان فرمائیں تاکہ ہم انہیں معلوم کرلیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اکٹھے ہوکر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔‘‘

۷۸۔ عن أبی أمامۃ رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن للہ عبادا یُجْلِسُھم اللہ یوم القیامۃ علی منابر من نور، و یغشی وجوھھم النور حتی یفرغ من حساب الخلائق۔(۱)

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالی روزِ قیامت نور کے منبروں پر بٹھائے گا اور (اس وقت تک) ان کے چہروں کو نور سے ڈھانپے رکھے گا جب تک مخلوق کے حساب سے فارغ نہیں ہوجاتا۔‘‘

۷۹۔ عن أبی أمامۃ رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن للہ عبادا یُجْلِسُھم یوم القیامۃ علی منابر من نور، یغشی وجوھھم النور، ویلقی عنھم السیئات حتی یفرغ من حساب الخلائق۔ قیل: من ھم؟ قال: المتحابون فی اللہ عزوجل۔(۲)

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۸: ۱۱۲، رقم: ۷۵۲۷

(۲) ۱۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۲: ۱۰، رقم: ۸۲۶

۲۔ منذری نے ’الترغیب والترھیب (۴: ۱۲، رقم: ۴۵۸۱)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی روایت کیا ہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

بے شک اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نور کے منبروں پر بٹھائے گا، ان چہروں کو نور ڈھانپ لے گا، اور ان سے گناہوں کو دور کر دے گا یہاں تک کہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ عرض کیا گیا: وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے۔‘‘

۸۰۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: إن من عباد الله عبادا ليسوا بأنبياء، يغبطهم الأنبياء و الشهداء قيل: من هم لعلنا نحبهم؟ قال: هم قوم تحابوا بنور الله من غير أرحام ولا إنتساب، وجوههم نور على منابر من نور، لا يخافون إذا خاف الناس، و لا يحزنون إذا حزن الناس، ثم قرأ: ﴿أَلَا إِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾۔(۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح: ۲: ۳۳۲، ۳۳۳، رقم: ۵۷۳
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۶۲، رقم: ۱۱۲۳۶
۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۰: ۴۹۵، رقم: ۶۱۱۰
۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۸۵، رقم: ۸۹۹۷
۵۔ منذری نے ’الترغیب و الترہیب (۴: ۱۲)‘ میں کہا ہے کہ اسے نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے ’الصحیح‘ میں روایت کیا ہے۔
۶۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے جبکہ میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔
۷۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۲۱، رقم: ۲۵۰۸
۸۔ طبری نے یہ حدیث ’جامع البیان فی تفسیر القرآن (۱۱: ۱۳۲)‘ میں ابن حبان کی بیان کردہ روایت کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔
۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۲: ۴۲۲ ←

تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: وہ کون ہیں؟ تاکہ ہم ان سے محبت کریں۔ فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور رشتہ کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہرے پُر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ انہیں اس وقت کوئی خوف نہ ہوگا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہ ہوگا جب لوگ غمزدہ ہونگے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے۔‘‘

۸۱۔ عن عمرو بن عبسة رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: عن يمين الرحمن و كلتا يديه يمين رجال ليسوا بأنبياء ولا شهداء، يغشي بياض وجوههم نظر الناظرين، يغبطهم النبيون والشهداء بمقعدهم و قربهم من الله عزوجل، قيل: يا رسول الله صلى الله عليك و آلك و سلم! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل، يجتمعون على ذكر الله، فينتقون أطايب الكلام كما ينتقي آكل التمر أطايبه(۱)

.........۱۰۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۴: ۳۷۲)‘ میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابن ابی دنیا، ابن جریر، ابن منذر، ابو شیخ، ابن مردویہ، اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(۱) ۱۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۱۰: ۷۷)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رِجال ثقہ ہیں۔

۲۔ منذری نے ’الترغیب والترھیب (۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۔ ہندی نے ’کنز العمال (۱۰: ۲۴۸، رقم: ۲۹۳۲۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالمأثور، ۱: ۳۶۸

’’حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمٰن کے دائیں طرف حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نبی ہوں گے نہ شہید۔ ان کے چہروں کا نور سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہوگا، ان کی مسندوں اور اللہ عزوجل سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آ کر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اللہ کے ذکر کے لیے خوبصورت الفاظ کا اِس طرح انتخاب کرتے ہیں جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔‘‘

۸۲۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إن من عباد اللہ لأناسا ما هم بأنبياء ولا شهداء يغبطهم الأنبياء والشهداء يوم القيامة بمكانهم من اللہ، قالوا: يا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! تخبرنا من هم؟ قال: هم قوم تحابوا بروح اللہ على غير أرحام بينهم، ولا أموال يتعاطونها، فواللہ إن وجوههم لنور و إنهم لعلى نور، لا يخافون إذا خاف الناس، ولا يحزنون إذا حزن الناس۔ و قرأ هذه الآية: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾۔(۱)

(۱) ۱۔ ابو داود، السنن، ۳: ۲۸۸، رقم: ۳۵۲۷

۲۔ ہناد، الزہد، ۱: ۲۷۲، رقم: ۴۷۵

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۸۶، رقم: ۸۹۹۸

۴۔ ابونعیم نے ’حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء (۱: ۵)‘ میں یہ حدیث جید اِسناد کے ساتھ روایت کی ہے۔

←

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔ قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان کے اللہ کی طرف سے عطا کردہ مقام پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے پُر نور ہوں گے اور وہ نور پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’خبردار! بیشک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔‘‘

۸۳۔ عن أبی مالك الأشعری رضی اللہ عنہ، قال: کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فنزلت هذه الآية: ﴿لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ قال:

.... ۵۔ حاکم نے ’المستدرک (۴: ۱۸۸، رقم: ۳۱۸)‘ میں یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۶۔ ابن عبدالبر، التمہید، ۱۷: ۴۳۶

۷۔ ابن ابی حاتم، تفسیر القرآن العظیم، ۶: ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، رقم: ۱۰۴۵۳

۸۔ ابن جوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ۴: ۴۳

۹۔ ابوسعود، ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم، ۴: ۱۵۹

۱۰۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۴: ۳۷۲)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابوداود، ہناد، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ کے علاوہ ابونعیم نے ’حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء‘ اور بیہقی نے ’شعب الایمان‘ میں روایت کیا ہے۔

۱۱۔ ثعالبی، جواہر الحسان فی تفسیر القرآن، ۲: ۱۸۴

فنحن نسأله إذ قال: إن لله عبادا ليسوا بأنبياء و لا شهداء يغبطهم النبيون و الشهداء بقربهم و مقعدهم من الله ﷻ يوم القيامة۔ قال: و في ناحية القوم أعرابي، فقام فجثا على ركبتيه و رمى بيديه، ثم قال: حدثنا يا رسول الله عنهم من هم؟ قال: فرأيت وجه النبي ﷺ ينتشر، فقال النبي ﷺ: عباد من عباد الله من بلدان شتى و قبائل من شعوب أرحام القبائل لم يكن بينهم أرحام يتواصلون بها لله لا دنيا، يتباذلون بها يتحابون بروح الله ﷻ، يجعل الله وجوههم نورا، يجعل لهم منابر من لؤلؤ قدام الرحمن تعالى، يفزع الناس و لا يفزعون و يخاف الناس و لا يخافون۔(۱)

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۲۹۰، رقم: ۳۴۳۳
۲۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (۵: ۳۴۳)' میں طویل حدیث روایت کی ہے۔
۳۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (۵: ۳۴۱)' میں یہ حدیث مختصراً بیان کی ہے۔
۴۔ احمد بن حنبل کی بیان کردہ طویل روایت ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۶)' میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ طبرانی نے بھی اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔ ہیثمی نے اس حدیث کے رِجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔
۵۔ ہیثمی نے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ ایک اور روایت 'مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۷)' میں نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔
۶۔ ابن مبارک، الزہد: ۲۴۸
۷۔ معمر بن راشد، الجامع، ۱۱: ۲۰۱، ۲۰۲
۸۔ حارث، المسند، ۲: ۹۹۳، رقم: ۱۱۰۹
۹۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۴: ۸۲
۱۰۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۸۷، ۴۸۸، رقم: ۹۰۰۱
۱۱۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۱۳، رقم: ۴۵۸۵

←

’’حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔ انبیاء اور شہدا روزِ قیامت ان کے اللہ تعالیٰ سے قرب اور ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مسندوں پر رشک کریں گے۔ لوگوں کے ایک طرف ایک دیہاتی بیٹھا تھا، وہ کھڑا ہوا اور گھٹنوں کے بل جھک کر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور کہا: یا رسول اللہ! ہمیں ان کے بارے میں بتایئے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے وہ بندے ہیں جو مختلف علاقوں، مختلف قبائل اور مختلف خاندانوں سے ہیں جن کے درمیان کوئی خونی رشتہ داریاں بھی نہیں مگر وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملتے ہیں، صرف اللہ کے لئے دنیا کیلئے نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ وہ صرف اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ ان کے چہروں کو منور کردے گا، ان کے لیے خدائے رحمان کے سامنے موتیوں کے منبر بچھائے جائیں گے۔ اس دن لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، اور لوگ غمگین ہوں گے مگر انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔‘‘

۸۴۔ عن أبی مسلم الخولانی، قال: قلت لمعاذ بن جبل: واللہ! إنی لأحبك لغیر دنیا أرجو أن أصیبها منك، و لا قرابة بینی و بینك، قال: فلأی شئ؟ قلت: للہ ۔ قال: فجذب حبوتی، ثم قال: أبشر إن کنت صادقا، فإنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: المتحابون فی اللہ فی ظل العرش یوم لا ظل إلا ظله، یغبطهم بمکانهم النبیون و

۱۲۔ بغوی، معالم التنزیل، ۲: ۳۵۹

۱۳۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، ۳: ۲۰۹

۱۴۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، ۴: ۳۷۲

۱۵۔ شوکانی نے ’فتح القدیر (۲: ۴۵۸)‘ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حاکم نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً لی ہے۔

الشهداء۔ ثم قال: فخرجت فأتیت عبادة بن الصامت، فحدثته بحدیث معاذ، فقال عبادة بن الصامت: سمعت رسول اللہ ﷺ، یقول عن ربه تبارك وتعالی: حقت محبتی علی المتحابین فیّ، و حقت محبتی علی المتناصحین فیّ، و حقت محبتی علی المتزاورین فیّ، و حقت محبتی علی المتباذلین فیّ، و هم علی منابر من نور، یغبطهم النبیون و الصدیقون بمکانهم۔(۱)

''ابومسلم خولانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: خدا کی قسم! میں بغیر کسی دنیاوی مقصد کے آپ سے محبت کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھ سے محبت رکھیں، میرے اور آپ کے درمیان کوئی

---

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۳۸، رقم: ۵۷۷
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۳۹
۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۵، رقم: ۳۴۱۰۰
۴۔ قرشی، الاخوان: ۵۱، رقم: ۹
۵۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۱۲۲
۶۔ مقدسی نے 'الاحادیث المختارہ (۸: ۳۱۲، رقم: ۳۷۵)' میں اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔
۷۔ ابن عبد البر، التمہید، ۲۱: ۱۳۱
۸۔ منذری نے 'الترغیب و الترہیب (۴: ۱۱، رقم: ۴۵۷۵)' میں کہا ہے کہ اسے ابن حبان نے 'الصحیح' میں روایت کیا ہے۔
۹۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۲۲، رقم: ۲۵۱۰
۱۰۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۲۷۸، ۲۷۹
۱۱۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۹۳
۱۲۔ ثعالبی، جواہر الحسان فی تفسیر القرآن، ۴: ۱۳۳

قرابت داری نہیں ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر کیوں؟ میں نے جواب دیا: اللہ کے لئے، پس اُنہوں نے میرا کپڑا کھینچا، پھر کہا: میں خوشخبری سناتا ہوں کہ اگر تم سچے ہو تو بے شک میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اُس دن یعنی روزِ قیامت عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، ان کے اس مرتبہ پر انبیاء وشہداء رشک کریں گے۔ پھر کہا: میں وہاں سے نکلا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا اور ان سے معاذ والی گفتگو بیان کی۔ پس عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے روایت کیا: میرے خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر میری محبت واجب ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے سے نصیحت پکڑنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی اور وہ (جن کے لیے اللہ کی محبت لازم ہوگئی) نور کے منبروں پر ہوں گے، انبیاء وصدیقین ان کے درجات پر رشک کریں گے۔“

فصل : ۱۵

الأنبياء و الشهداء يغبطون المتحابين فی اللّٰہ و الذاكرين به يوم القيامة

﴿انبیاء وشہداء روزِ محشر اہلِ ذکر اور محض اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کے مقام و مرتبہ پر رشک کریں گے﴾

۸۵۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: قال الله عزوجل: المتحابون فی جلالی لهم منابر من نور يغبطهم النبيون والشهداء۔(۱)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عظمت و جلالت کی وجہ سے باہم محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے، ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔''

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۵۹۷، رقم: ۲۳۹۰
۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۱۳۱
۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۱۱، رقم: ۴۵۷۶
۴۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۲۲، رقم: ۲۵۱۰
۵۔ ابن قیم، حاشیہ علی سنن ابی داؤد، ۱۴: ۲۱
۶۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۴: ۲۹۲
۷۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۸۵
۸۔ مبارک پوری، تحفۃ الاحوذی، ۷: ۵۶

۸۶۔ عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: قال النبی صلی الله عليه وآله وسلم: إن من عباد الله لأناسا ما هم بأنبياء ولا شهداء يغبطهم الأنبياء والشهداء يوم القيامة بمكانهم من الله، قالوا: يا رسول الله صلی الله عليك وآلك وسلم! تخبرنا من هم؟ قال: هم قوم تحابوا بروح الله علی غير أرحام بينهم، ولا أموال يتعاطونها، فوالله إن وجوههم لنور و إنهم لعلی نور، لا يخافون إذا خاف الناس، ولا يحزنون إذا حزن الناس۔ و قرأ هذه الآية: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾۔(۱)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

(۱) ۱۔ ابو داود، السنن، ۳: ۲۸۸، رقم: ۳۵۲۷
۲۔ ہناد، الزہد، ۱: ۲۷۲، رقم: ۴۷۵
۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۸۶، رقم: ۸۹۹۸
۴۔ ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء (۱: ۵)' میں یہ حدیث جید اِسناد کے ساتھ روایت کی ہے۔
۵۔ حاکم نے 'المستدرک (۴:۱۸۸، رقم: ۳۱۸)' میں یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔
۶۔ ابن عبدالبر، التمہید، ۱۷: ۴۳۶
۷۔ ابن ابی حاتم، تفسیر القرآن العظیم، ۶: ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، رقم: ۱۰۴۵۳
۸۔ ابن جوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ۴: ۴۳
۹۔ ابوسعود، ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم، ۴: ۱۵۹
۱۰۔ سیوطی نے 'الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۴: ۳۷۲)' میں کہا ہے کہ اسے ابوداود، ہناد، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ کے علاوہ ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء' اور بیہقی نے 'شعب الایمان' میں روایت کیا ہے۔
۱۱۔ ثعالبی، جواہر الحسان فی تفسیر القرآن، ۲: ۱۸۴

فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔ قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ مقام پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے پُر نور ہوں گے اور وہ نور پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے۔''

۸۷۔ عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: إن من عباد الله عبادا لیسوا بأنبیاء، یغبطهم الأنبیاء و الشهداء قیل: من هم لعلنا نحبهم؟ قال: هم قوم تحابوا بنور الله من غیر أرحام ولا إنتساب، وجوههم نور علی منابر من نور، لا یخافون إذا خاف الناس، و لا یحزنون إذا حزن الناس، ثم قرأ: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾۔(۱)

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح: ۲: ۳۳۲، ۳۳۳، رقم: ۵۷۳

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۶۲، رقم: ۱۱۲۳۶

۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۰: ۴۹۵، رقم: ۶۱۱۰

۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۸۵، رقم: ۸۹۹۷

۵۔ منذری نے 'الترغیب والترہیب (۴: ۱۲)' میں کہا ہے کہ اسے نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے 'الصحیح' میں روایت کیا ہے۔

۶۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۷)' میں کہا ہے کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے ←

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: وہ کون ہیں؟ تاکہ ہم ان سے محبت کریں۔ فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور واسطہ کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہرے پُر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ انہیں اس وقت کوئی خوف نہ ہوگا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہ ہوگا جب لوگ غمزدہ ہونگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔‘‘

۸۸۔ عن عمرو بن عبسة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: عن یمین الرحمن و کلتا یدیه یمین رجال لیسوا بأنبیاء ولا شهداء، یغشی بیاض وجوههم نظر الناظرین، یغبطهم النبیون والشهداء بمقعدهم و قربهم من اللہ عزوجل، قیل: یا رسول اللہ! من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل، یجتمعون علی ذکر اللہ، فینتقون أطایب

.... جبکہ میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

۷۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۲۱، رقم: ۲۵۰۸

۸۔ طبری نے یہ حدیث ’جامع البیان فی تفسیر القرآن (۱۱: ۱۳۲)‘ میں ابن حبان کی بیان کردہ روایت کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۲: ۴۲۲

۱۰۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۴: ۳۷۲)‘ میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابن ابی دنیا، ابن جریر، ابن منذر، ابو شیخ، ابن مردویہ، اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

الکلام کما ینتقی آکل التمر أطایبه(۱)

''حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمٰن کے دائیں طرف حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نبی ہوں گے نہ شہید۔ ان کے چہروں کا نور سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہوگا، ان کی مسندوں اور اللہ عزوجل سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وآلك وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آ کر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اللہ کے ذکر کے لیے خوبصورت الفاظ کا اِس طرح انتخاب کرتے ہیں جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔''

۸۹۔ عن أبی مالك الأشعری رضی اللہ عنہ، قال: کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فنزلت هذه الآیة: ﴿لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ قال: فنحن نسأله إذ قال: إن لله عبادا لیسوا بأنبیاء و لا شهداء یغبطهم النبیون و الشهداء بقربهم و مقعدهم من الله عزوجل یوم القیامة۔ قال: و فی ناحیة القوم أعرابی، فقام فجثا علی رکبتیه و رمی بیدیه، ثم قال:

(۱) ۱۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۱۰:۷۷)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رِجال ثقہ ہیں۔

۲۔ منذری نے 'الترغیب والترہیب (۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۶)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۔ ہندی نے 'کنز العمال (۱۰: ۲۴۸، رقم: ۲۹۳۲۶)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالمأثور، ۱: ۳۶۸

حدثنا یا رسول الله عنهم من هم؟ قال: فرأیت وجه النبیﷺ ینتشر، فقال النبیﷺ: عباد من عباد الله من بلدان شتی و قبائل من شعوب أرحام القبائل لم یکن بینهم أرحام یتواصلون بها لله لا دنیا، یتباذلون بها یتحابون بروح الله ﷻ، یجعل الله وجوههم نورا، یجعل لهم منابر من لؤلؤ قدام الرحمن تعالی، یفزع الناس و لا یفزعون و یخاف الناس و لا یخافون۔(۱)

۲۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (۵: ۳۴۳)' میں طویل حدیث روایت کی ہے۔
۳۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (۵: ۳۴۱)' میں یہ حدیث مختصراً بیان کی ہے۔
۴۔ احمد بن حنبل کی بیان کردہ طویل روایت ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۶)' میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ طبرانی نے بھی اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔ ہیثمی نے اس حدیث کے رِجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔
۵۔ ہیثمی نے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ ایک اور روایت 'مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۷)' میں نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔
۶۔ ابن مبارک، الزہد: ۲۴۸
۷۔ معمر بن راشد، الجامع، ۱۱: ۲۰۱، ۲۰۲
۸۔ حارث، المسند، ۲: ۹۹۳، رقم: ۱۱۰۹
۹۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۴: ۸۲
۱۰۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۸۷، ۴۸۸، رقم: ۹۰۰۱
۱۱۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۱۳، رقم: ۴۵۸۵
۱۲۔ بغوی، معالم التنزیل، ۲: ۳۵۹
۱۳۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳: ۲۰۹
۱۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۴: ۳۷۲
۱۵۔ شوکانی نے 'فتح القدیر (۲: ۴۵۸)' میں اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حاکم نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً لی ہے۔

''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔ انبیاء اور شہدا روزِ قیامت ان کے اللہ تعالیٰ سے قرب اور ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مسندوں پر رشک کریں گے۔ لوگوں کے ایک طرف ایک دیہاتی بیٹھا تھا، وہ کھڑا ہوا اور گھٹنوں کے بل جھک کر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور کہا: یا رسول اللہ! ہمیں ان کے بارے میں بتایئے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے وہ بندے ہیں جو مختلف علاقوں اور مختلف قبائل کے مختلف خاندانوں سے ہیں جن کے درمیان کوئی رشتہ داریاں بھی نہیں مگر وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملتے ہیں، صرف اللہ کے لئے دنیا کیلئے نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ وہ صرف اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ ان کے چہروں کو منور کردے گا، ان کے لیے خدائے رحمان کے سامنے موتیوں کے منبر بچھائے جائیں گے۔ اس روزِ (محشر جب) لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، اور لوگ غمگین ہوں گے مگر انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔''

۹۰۔ عن أبی مسلم الخولانی، قال: قلت لمعاذ بن جبل: واللہ! إنی لأحبك لغیر دنیا أرجو أن أصیبها منك، و لا قرابة بینی و بینك، قال: فلأی شیٔ؟ قلت: للہ ۔ قال: فجذب حبوتی، ثم قال: أبشر إن كنت صادقا، فإنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: المتحابون فی اللہ فی ظل العرش یوم لا ظل إلا ظله، یغبطهم بمكانهم النبیون و الشهداء۔ ثم قال: فخرجت فأتیت عبادة بن الصامت، فحدثته بحدیث معاذ، فقال عبادة بن الصامت: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یقول عن ربه تبارك وتعالیٰ: حقت محبتی علی المتحابین فیّ، و حقت محبتی علی المتناصحین فیّ، و حقت محبتی علی المتزاورین فیّ، و

حقت محبتی علی المتباذلین فیّ، و ھم علی منابر من نور، یغبطھم النبیون و الصدیقون بمکانھم۔(۱)

’’ابومسلم خولانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: خدا کی قسم! میں بغیر کسی دنیاوی مقصد کے آپ سے محبت کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھ سے محبت رکھیں، میرے اور آپ کے درمیان کوئی قرابت داری نہیں ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر کیوں؟ میں نے جواب دیا: اللہ کے لئے، پس اُنہوں نے میرا کپڑا کھینچا، پھر کہا: میں خوشخبری سناتا ہوں کہ اگر تم سچے ہو تو بے شک میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اُس دن یعنی روزِ قیامت عرش کے

---

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۳۸، رقم: ۵۷۷
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۳۹
۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۵، رقم: ۳۴۱۰۰
۴۔ قرشی، الاخوان: ۵۱، رقم: ۹
۵۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۱۲۲
۶۔ مقدسی نے ’الاحادیث المختارہ (۸: ۳۱۲، رقم: ۳۷۵)‘ میں اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔
۷۔ ابن عبد البر، التمہید، ۲۱: ۱۳۱
۸۔ منذری نے ’الترغیب و الترہیب (۴: ۱۱، رقم: ۴۵۷۵)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابن حبان نے ’الصحیح‘ میں روایت کیا ہے۔
۹۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۲۲، رقم: ۲۵۱۰
۱۰۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۲۷۸، ۲۷۹
۱۱۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۹۳
۱۲۔ ثعالبی، جواہر الحسان فی تفسیر القرآن، ۴: ۱۳۳

سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، ان کے اس مرتبہ پر انبیاء و شہداء رشک کریں گے۔ پھر کہا: میں وہاں سے نکلا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا اور ان سے معاذ والی گفتگو بیان کی۔ پس عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے روایت کیا: میرے خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر میری محبت واجب ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے سے نصیحت پکڑنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی اور وہ (جن کے لیے اللہ کی محبت لازم ہوگئی) نور کے منبروں پر ہوں گے، انبیاء وصدیقین ان کے درجات پر رشک کریں گے۔‘‘

۹۱۔ عن سعید بن المسیب، قال: للمتحابین فی اللہ عزوجل منابر من نور یغبطھم بھا الشھداء۔(۱)

’’حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے (روزِ قیامت) نور کے منبر ہوں گے، جن پر شہداء رشک کریں گے۔‘‘

۹۲۔ عن أبی مالک الأشعری رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عباد اللہ توضع لھم منابر من نور یوم القیامۃ، لیسوا بأنبیاء و لا شھداء، یغبطھم النبیون و الشھداء۔ قالوا: فمن ھم؟ قال: المتحابون فی اللہ

(۱) ابن مبارک، الزہد، ۱: ۵۲۲، رقم: ۱۴۸۲

عزوجل۔(۱)

''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے جن کے لئے بروزِ قیامت نور کے منبر بچھائے جائیں گے، نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء (لیکن) انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے پوچھا: وہ لوگ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں۔''

۹۳۔ عن العلاء بن زیاد رضی اللہ عنہ، عن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال: عباد من عباد اللہ لیسوا بأنبیاء و لا شهداء، یغبطهم الأنبیاء و الشهداء یوم القیامة بقربهم من اللہ علی منابر من نور۔ یقول الأنبیاء و الشهداء: من هؤلاء؟ فیقولون: هؤلاء کانوا یتحابون فی اللہ علی غیر أموال تعاطوها و لا أرحام کانت بینهم۔(۲)

''علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندگانِ خدا میں سے کچھ ایسے بندے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے قرب اور نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہونے کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کناں ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء پوچھیں گے: یہ کون لوگ ہیں؟ پس وہ کہیں گے: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں کسی مالی لین دین یا قرابت داری کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔''

---

(۱) طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۲۹۰، ۲۹۱، رقم: ۳۴۳۴

(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۵، رقم: ۳۴۰۹۶

۲۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۴: ۳۷۳

۹۴۔ **عن معاذ بن جبل ﷺ، عن نبی الله ﷺ، قال: إن رجالا ليسوا بأنبياء و لا شهداء يوضع لهم يوم القيامة منابر من نور، وجوههم من نور، يأمنون يوم القيامة من الفزع الأكبر۔ فقال رجل: يا نبی الله صلی الله عليك وآلك وسلم! و من أولئك؟ قال: هم نزاع القبائل يتحابون فی الله۔(۱)**

’’حضرت معاذ بن جبل ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک کچھ لوگوں کے لئے روزِ قیامت نور کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء، وہ قیامت کے دن کی بہت بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔ ایک آدمی نے سوال کیا: اے اللہ کے نبی! وہ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قبائل کے پڑوس میں رہنے والے اجنبی لوگ ہیں جو ایک دوسرے سے محض اللہ کی خاطر محبت کرتے ہوں گے۔‘‘

(۱) طبرانی، المعجم الکبير، ۲۰: ۱۶۸، رقم: ۳۵۸

فصل: ۱٦

الذاکرون یجلسون علی منابر اللؤلؤ والنور یوم القیامۃ

﴿روزِ محشر اہل ذکر موتیوں اور نور کے منبروں پر رونق افروز ہوں گے﴾

۹۵۔ عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لیبعثن اللہ أقواما یوم القیامۃ فی وجوھھم النور علی منابر اللؤلؤ، یغبطھم الناس لیسوا بأنبیاء ولا شھداء، قال: فجثی أعرابی علی رکبتیہ، فقال: یا رسول اللہ! حلھم لنا نعرفھم۔ قال: ھم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی و بلاد شتی یجتمعون علی ذکر اللہ یذکرونہ۔(۱)

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پُرنور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔ ابودرداء کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان کریں تا کہ ہم انہیں جان لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں،

(۱) ۱۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۱۰: ۷۷)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۲۔ منذری نے ''الترغیب والترھیب (۲: ۲٦۲، ۴: ۱۲، رقم: ۴۵۸۳)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۔ سیوطی نے 'الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ۱۰: ۳٦۸)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اکٹھے ہوکر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔‘‘

۹۶۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: قال اللہ عزوجل: المتحابون فی جلالی لهم منابر من نور یغبطهم النبیون والشهداء۔(۱)

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عظمت وجلالت کی وجہ سے باہم محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے، ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔‘‘

۹۷۔ عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إن من عباد اللہ عبادا لیسوا بأنبیاء، یغبطهم الأنبیاء و الشهداء قیل: من هم لعلنا نحبهم؟ قال: هم قوم تحابوا بنور اللہ من غیر أرحام ولا إنتساب، وجوههم نور علی منابر من نور، لا یخافون إذا خاف الناس، و لا یحزنون إذا حزن الناس، ثم قرأ: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۵۹۷، رقم: ۲۳۹۰
۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۱۳۱
۳۔ منذری، الترغیب والترهیب، ۴: ۱۱، رقم: ۴۵۷۶
۴۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۲۲، رقم: ۲۵۱۰
۵۔ ابن قیم، حاشیہ علی سنن ابی داؤد، ۱۴: ۲۱
۶۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۴: ۲۹۲
۷۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۸۵
۸۔ مبارک پوری، تحفۃ الاحوذی، ۷: ۵۶

لَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ﴾۔(۱)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: وہ کون ہیں؟ تاکہ ہم ان سے محبت کریں۔ فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور رشتے کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہرے پُر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ انہیں اس وقت کوئی خوف نہ ہوگا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہ ہوگا جب لوگ غمزدہ ہونگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۳۲، ۳۳۳، رقم: ۵۷۳
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۶۲، رقم: ۱۱۲۳۶
۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۰: ۴۹۵، رقم: ۶۱۱۰
۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۸۵، رقم: ۸۹۹۷
۵۔ منذری نے 'الترغیب والترہیب (۴: ۱۲)' میں کہا ہے کہ اسے نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے 'الصحیح' میں روایت کیا ہے۔
۶۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۷)' میں کہا ہے کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے جبکہ میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔
۷۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۲۱، رقم: ۲۵۰۸
۸۔ طبری نے یہ حدیث 'جامع البیان فی تفسیر القرآن (۱۱: ۱۳۲)' میں ابن حبان کی بیان کردہ روایت کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔
۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۲: ۴۲۲
۱۰۔ سیوطی نے 'الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۴: ۳۷۲)' میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابن ابی دنیا، ابن جریر، ابن منذر، ابو شیخ، ابن مردویہ، اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

غمگین ہوں گے۔‘‘

۹۸۔ عن أبی مالك الأشعری ﷺ، قال: کنت عند النبی ﷺ، فنزلت هذه الآیة: ﴿لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْیَآءَ إِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُمْ﴾ قال: فنحن نسأله إذ قال: إن ﷲ عبادا لیسوا بأنبیاء و لا شهداء یغبطهم النبیون و الشهداء بقربهم و مقعدهم من اللهﷻ یوم القیامة۔ قال: و فی ناحیة القوم أعرابی، فقام فجثا علی رکبتیه و رمی بیدیه، ثم قال: حدثنا یا رسول الله عنهم من هم؟ قال: فرأیت وجه النبیﷺ ینتشر، فقال النبیﷺ: عباد الله من بلدان شتی و قبائل من شعوب أرحام القبائل لم یکن بینهم أرحام یتواصلون بها ﷲ لا دنیا یتباذلون بها یتحابون بروح الله ﷻ یجعل الله وجوههم نورا یجعل لهم منابر من لؤلؤ قدام الرحمن تعالی، یفزع الناس و لا یفزعون و یخاف الناس و لا یخافون۔(۱)

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۲۹۰، رقم: ۳۴۳۳
۲۔ احمد بن حنبل نے ’المسند (۵: ۳۴۱)‘ میں یہ حدیث مختصراً بیان کی ہے۔
۳۔ احمد بن حنبل نے ’المسند (۵: ۳۴۳)‘ میں طویل حدیث روایت کی ہے۔
۴۔ احمد بن حنبل کی بیان کردہ طویل روایت ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۶)‘ میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ طبرانی نے بھی اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔ ہیثمی نے اس حدیث کے رِجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔
۵۔ ہیثمی نے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ ایک اور روایت ’مجمع الزوائد (۱۰: ۲۷۷)‘ میں نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔
۶۔ ابن مبارک، الزہد: ۲۴۸
۷۔ معمر بن راشد، الجامع، ۱۱: ۲۰۱، ۲۰۲

←

''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔ انبیاء اور شہدا روزِ قیامت ان کے اللہ تعالیٰ سے قرب اور عطا کردہ مسندوں پر رشک کریں گے۔ لوگوں کے ایک طرف ایک دیہاتی بیٹھا تھا، وہ کھڑا ہوا اور گھٹنوں کے بل جھک کر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور کہا: یا رسول اللہ! ہمیں ان کے بارے میں بتائیے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ (راوی کہتا ہے:) میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ کے وہ بندے ہیں جو مختلف علاقوں اور مختلف قبائل کے مختلف خاندانوں سے ہیں جن کے درمیان کوئی رشتہ داریاں بھی نہیں مگر وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملتے ہیں، صرف اللہ کے لئے دنیا کیلئے نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ وہ صرف اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ ان کے چہروں کو منور کردے گا، ان کے لیے خدائے رحمان کے سامنے موتیوں کے منبر بچھائے جائیں گے۔ جس دن لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، اور لوگ غمگین ہوں گے مگر انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔''

۹۹۔ عن عمرو بن عبسة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: عن یمین الرحمن و کلتا یدیه یمین رجال لیسوا بأنبیاء ولا شهداء،

.... ۸۔ حارث، المسند، ۲: ۹۹۳، رقم: ۱۱۰۹

۹۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۴: ۸۲

۱۰۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۸۷، ۴۸۸، رقم: ۹۰۰۱

۱۱۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۱۳، رقم: ۴۵۸۵

۱۲۔ بغوی، معالم التنزیل، ۲: ۳۵۹

۱۳۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۳: ۲۰۹

۱۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۴: ۳۷۲

۱۵۔ شوکانی نے 'فتح القدیر (۲: ۴۵۸)' میں اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حاکم نے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً لی ہے۔

يغشى بياض وجوههم نظر الناظرين، يغبطهم النبيون والشهداء بمقعدهم و قربهم من الله ﷻ، قيل: يا رسول الله صلى الله عليك وآلك وسلم! **من هم؟ قال: هم جماع من نوازع القبائل، يجتمعون على ذكر الله، فينتقون أطايب الكلام كما ينتقى آكل التمر أطايبه**(۱)

''حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمٰن کے دائیں طرف حالانکہ اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نبی ہوں گے نہ شہید۔ ان کے چہروں کا نور سب لوگوں کی آنکھوں کو چندھیا رہا ہوگا، ان کی مسندوں اور اللہ ﷻ سے ان کے قرب کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وآلك وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مختلف قبیلوں سے آ کر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اللہ کے ذکر کے لیے خوبصورت الفاظ کا اِس طرح انتخاب کرتے ہیں جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوروں کا انتخاب کرتا ہے۔''

۱۰۰۔ عن أبی مسلم الخولانی، قال: قلت لمعاذ بن جبل: والله! إنی لأحبك لغير دنيا أرجو أن أصيبها منك، و لا قرابة بينی و بينك،

(۱) ۱۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۱۰:۷۷)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رِجال ثقہ ہیں۔

۲۔ منذری نے 'الترغیب والترہیب (۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۶)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۔ ہندی نے 'کنز العمال (۱۰: ۲۴۸، رقم: ۲۹۳۲۶)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالمأثور، ۱: ۳۶۸

قال: فلأی شئ؟ قلت: للہ ۔ قال: فجذب حبوتی، ثم قال: أبشر إن کنت صادقا، فإنی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: المتحابون فی اللہ فی ظل العرش یوم لا ظل إلا ظلہ، یغبطھم بمکانھم النبیون و الشھداء۔ ثم قال: فخرجت فأتیت عبادۃ بن الصامت، فحدثتہ بحدیث معاذ، فقال عبادۃ بن الصامت: سمعت رسول اللہ ﷺ، یقول عن ربہ تبارک وتعالی: حقت محبتی علی المتحابین فیّ، و حقت محبتی علی المتناصحین فیّ، و حقت محبتی علی المتزاورین فیّ، و حقت محبتی علی المتباذلین فیّ، و ھم علی منابر من نور، یغبطھم النبیون و الصدیقون بمکانھم۔(۱)

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۳۸، رقم: ۵۷۷
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۳۹
۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۵، رقم: ۳۴۱۰۰
۴۔ قرشی، الاخوان: ۵۱، رقم: ۹
۵۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۱۲۲
۶۔ مقدسی نے 'الاحادیث المختارہ (۸: ۳۱۲، رقم: ۳۷۵)' میں اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔
۷۔ ابن عبد البر، التمہید، ۲۱: ۱۳۱
۸۔ منذری نے 'الترغیب و الترہیب (۴: ۱۱، رقم: ۴۵۷۵)' میں کہا ہے کہ اسے ابن حبان نے 'الصحیح' میں روایت کیا ہے۔
۹۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۲۲، رقم: ۲۵۱۰
۱۰۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۲۷۸، ۲۷۹
۱۱۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۹۳
۱۲۔ ثعالبی، جواہر الحسان فی تفسیر القرآن، ۴: ۱۳۳

’’ابو مسلم خولانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: خدا کی قسم! میں بغیر کسی دنیاوی مقصد کے آپ سے محبت کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھ سے محبت رکھیں، میرے اور آپ کے درمیان کوئی قرابت داری نہیں ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر کس لئے؟ میں نے جواب دیا: اللہ کے لئے، پس اُنہوں نے میرا کپڑا کھینچا، پھر کہا: میں خوشخبری سناتا ہوں کہ اگر تم سچے ہو تو بے شک میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اُس دن یعنی روزِ قیامت عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، ان کے اس مرتبہ پر انبیاء و شہداء رشک کریں گے۔ پھر کہا: میں وہاں سے نکلا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا اور ان سے معاذ والی گفتگو بیان کی۔ پس عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے روایت کیا: میرے خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر میری محبت واجب ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے سے نصیحت پکڑنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی اور وہ (جن کے لیے اللہ کی محبت لازم ہوگئی) نور کے منبروں پر ہوں گے، انبیاء و صدیقین ان کے درجات پر رشک کریں گے۔‘‘

۱۰۱۔ عن سعید بن المسیب، قال: للمتحابین فی اللہ عزوجل منابر من نور یغبطهم بها الشهداء۔(۱)

(۱) ابن مبارک، الزہد، ۱: ۵۲۲، رقم: ۱۴۸۲

''حضرت سعید بن میسّب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے (روزِ قیامت) نور کے منبر ہوں گے، جن پر شہداء رشک کریں گے۔''

۱۰۲۔ عن العلاء بن زیاد رضی اللہ عنہ، عن نبی اللہ ﷺ، قال: عباد من عباد اللہ لیسوا بأنبیاء و لا شھداء، یغبطھم الأنبیاء و الشھداء یوم القیامۃ بقربھم من اللہ علی منابر من نور۔ یقول الأنبیاء و الشھداء: من ھؤلاء؟ فیقولون: ھؤلاء کانوا یتحابون فی اللہ علی غیر أموال تعاطوھا و لا أرحام کانت بینھم۔(۱)

''علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بندگانِ خدا میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے قرب اور نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہونے کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کناں ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء پوچھیں گے: یہ کون لوگ ہیں؟ پس وہ کہیں گے: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں کسی مالی لین دین یا قرابت داری کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔''

---

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۵، رقم: ۳۴۰۹۶
۲۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۴: ۳۷۳

فصل: ۱۷

الذاکرون أحب العباد إلی اﷲ تعالٰی

﴿اہلِ ذِکر اللہ کے محبوب ترین بندے ہیں﴾

۱۰۳۔ عن ابن عباس رضی الله عنه قال: وفد موسی عليه السلام إلی طور سيناء، قال: يا رب! أی عبادک أحب إليک؟ قال: الذی يذکرنی و لا ينسانی ۔(۱)

’’حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں: جب موسیٰ علیہ السلام طورِ سینا پر تشریف لئے گئے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: اے پروردگار! تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ فرمایا: وہ جو ہر وقت میرا ذکر رہتا ہے اور مجھے بھولتا نہیں۔‘‘

۱۰۴۔ عن ابن عباس رضی الله عنه، قال: قال موسی عليه السلام حين کلم ربه: أی رب! أی عبادک أحب إليک؟ قال أکثرهم لی ذکرا ۔ قال: أی عبادک أغنی؟ قال: الراضی بما أعطيته ۔ قال: أی رب! أی عبادک أحکم؟ قال: الذی يحکم علی نفسه بما يحکم علی الناس۔(۲)

---

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۵۱، رقم: ۶۸۱

۲۔ ابوبکر بغدادی، الرحلہ فی طلب الحدیث: ۱۰۳

۳۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۵: ۲۷۷

۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۹۷

۵۔ طبری، تاریخ الامم والملوک، ۱: ۲۲۳

(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۷۲، رقم: ۳۴۲۸۶

۲۔ ابوخیثمہ، کتاب العلم: ۲۲، رقم: ۸۶

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۷: ۲۹۱، رقم: ۱۰۳۴۸

''حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ اُن سے کلام فرما رہا تھا عرض کیا: اے پروردگار! تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرا نام کثرت سے جپتا رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ غنی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میری عطا پر راضی ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: تیرا کون سا بندہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: جو اپنے لئے ویسا ہی فیصلہ کرتا ہے جیسا کہ دوسرے لوگوں کے لئے کرتا ہے۔''

۱۰۵۔ عن میثم قال: لما قرب اللہ موسی علیہ السلام نجیًا بطور سیناء، قال: أی عبادك أحب إلیك؟ قال: أکثرهم ذکرا ۔(۱)

''میثم سے مروی ہے، انہوں نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو طورِ سینا پر ہم کلامی کے لیے بلایا تو آپ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے بندوں میں سے تجھے سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرا ذکر سب سے زیادہ کرنے والا ہے۔''

۱۰۶۔ عن أبی عمرو الشیبانی، قال موسی علیہ السلام لربه عزوجل: یا رب! أی عبادك أحب إلیك؟ قال : أکثرهم لی ذکرا ۔ قال: فأی عبادك أغنی؟ قال: أقنعهم بما أعطیته قال: فأی عبادك أعدل؟ قال: من أدان نفسه من نفسه۔(۲)

---

(۱) ۱۔ ضبی، کتاب الدعا، ۱:۲۸۲، رقم: ۱۰۳

۲۔ ہناد، الزہد، ۲:۶۰۸، رقم: ۱۳۰۱

(۲) ہناد، الزہد، ۱:۲۷۷، رقم: ۴۸۹

’’ابو عمرو شیبانی سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے پروردگار! تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میرا ذکر سب سے زیادہ کرتا ہے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ غنی کون ہے؟ فرمایا: جو سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عادل کون ہے؟ فرمایا: جو خود اپنے خلاف بھی فیصلہ کرے۔‘‘

۱۰۷۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه: قال: قال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم: سأل موسى ربه عزوجل: رب! أنبئنی أی عبادك أتقی؟ قال: الذی يذكرنی ولا ينسانی۔ قال: أی عبادك أعلم؟ قال: عالم لا يشبع من العلم، قال: الذی يجمع علم الناس إلی علمه. قال: فأی عبادك أعزّ؟ قال: الذی إذا قَدرَ غفر۔(۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کیا: اے میرے رب! مجھے بتا کہ تیرے بندوں میں سب سے زیادہ متقی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو ہر وقت میرا ذکر کرے اور مجھے بھولے نہیں۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو کبھی علم سے سیر نہ ہو، (پھر) فرمایا: وہ جو اپنے علم میں لوگوں کا علم جمع کرلے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: وہ جو غالب آئے تو معاف کردے۔‘‘

۱۰۸۔ عن محمد بن كعب القرظی، قال: قال موسى عليه السلام: يا رب! أی خلقك أكرم عليك؟ قال: الذی لا يزال لسانه رطبا من ذكری ۔

(۱) دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲: ۳۱۴، رقم: ۳۴۱۹

قال: يا رب! أی خلقك أعلم؟ قال: الذی يلتمس إلی علمه علم غيره۔ قال: يا رب فأی خلقك أعدل؟ قال: الذی يقضی علی نفسه کما يقضی علی الناس۔ قال: يا رب! فأی خلقك أعظم ذنبا؟ قال: الذی يتهمنی۔ قال: يا رب! وهل يتهمك أحد؟ قال: الذی يستخيرنی ثم لا يرضی بقضائی۔(۱)

''محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے (بارگاہِ خداوندی میں) عرض کیا: اے رب! تیری مخلوق میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس کی زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! تیری مخلوق میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: جو اپنے علم کے ساتھ دوسروں کے علم کا طالب ہو (یعنی اسے جہاں سے بھی علم ملے شوق سے حاصل کرے)۔ عرض کیا: اے رب! تیری مخلوق میں سب سے بڑا عادل کون ہے؟ فرمایا: وہ جو اپنے نفس کے خلاف بھی ویسے ہی فیصلہ کرے جیسے دوسروں کے خلاف کرتا ہے۔ عرض کیا: اے پروردگار! تیری مخلوق میں سب سے بڑا گنہگار کون ہے؟ فرمایا: جو مجھ پر تہمت لگاتا ہے؟ عرض کیا: باری تعالیٰ! کوئی بھلا آپ پر بھی تہمت لگاتا ہے؟ فرمایا: وہ جو مجھ سے خیر طلب کرے اور پھر میرے فیصلے پر راضی نہ ہو۔''

۱۰۹۔ عن عبد اللہ بن الحرث، قال: أوحی اللہ إلی داود أن احبنی و أحب أحبائی و حببنی إلی عبادی، قال: يا رب! أحبك و أحب أحبائك، فکيف أحببك إلی عبادك، قال: اذکرونی لهم فإنهم لن يذکر منی إلا خيرا۔(۲)

---

(۱) بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۵۱، رقم: ۶۸۲

(۲) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۶۸، رقم: ۳۴۲۵۴

''حضرت عبداللہ بن حرث روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ مجھ سے اور مجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کر اور میرے بندوں میں مجھے محبوب بنا۔ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! میں آپ سے اور آپ سے محبت کرنے والوں سے محبت کروں گا لیکن آپ کو آپ کے بندوں میں کیسے محبوب بناؤں؟ فرمایا: ان کے سامنے میرا ذکر (کثرت سے) کیا کر کہ بیشک میرا ذکر ہی ان کے لیے خیر کا باعث ہوگا۔''

۱۱۰۔ عن أنس رضی اللہ عنہ، قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: علامة حبّ الله حبّ ذکر الله، و علامة بغض الله بغض ذکر الله ۔(۱)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ سے محبت کی علامت اس کے ذکر سے محبت کرنا ہے اور اللہ سے بغض کی علامت اس کے ذکر سے بغض رکھنا ہے۔''

۱۱۱۔ عن ابن عباس أن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: إن داود علیہ السلام قال فيه يخاطب ربه عزوجل: يارب! أى عبادك أحب إليك أحبه بحبك؟ قال: يا داود! أحب عبادى إلى نقىّ القلب نقى الكفين، لا يأتى إلى أحد سوءا ولا يمشى بالنميمة تزول الجبال ولا يزول، و أحبنى و أحب من يحبنى و حببنى إلى عبادى۔ قال: يا رب! إنك لتعلم أنى أحبك و أحب من يحبك، فكيف أحببك إلى عبادك؟ قال: ذكرهم

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۶۷، رقم: ۴۰۹، ۴۱۰

۲۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۵۴، رقم: ۴۱۴۱

۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱: ۴۱۷، ۴۱۸، رقم: ۱۷۷۶

بآیاتی و بلائی و نعمائی یا داود! إنه لیس من عبد یعین مظلوما أو یمشی معه فی مظلمته إلا أثبت قدمیه یوم تزل الأقدام(۱)

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے مخاطب ہوکر عرض کیا: اے پروردگار! آپ کو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے تاکہ میں آپ کی محبت کی وجہ سے ان سے محبت کروں؟ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے داؤد! مجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس کا دل اور دونوں ہتھیلیاں پاک و صاف ہوں، کسی سے برائی کرے نہ کسی کی چغلی کھائے اور اس پر ثابت قدم رہے۔ مجھ سے اور مجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرے، اور میرے بندوں کو میری محبت سکھائے۔ داوؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے اور تجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں لیکن تیرے بندوں کو تیری محبت کیسے سکھاؤں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہیں میری نشانیاں، میری آفات اور میری نعمتیں (کثرتِ ذکر سے) یاد دلاؤ۔ اے داؤد! میرا جو بندہ بھی مظلوم کی مدد کرے گا یا اس کی دادرسی کے لیے اس کے ساتھ چلے گا میں اُسے اُس دن ضرور ثابت قدم رکھوں گا جس دن قدم پھسل جائیں گے۔‘‘

۱۱۲۔ عن أبی هریرة رضی الله عنه، عن رسول الله ﷺ، قال: سأل موسی ربه عن ست خصال کان یظن أنها له خالصة، والسابعة لم یکن موسی

---

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۱۱۹، رقم: ۷۶۶۸

۲۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۳: ۱۹۵، رقم: ۴۵۴۳

۳۔ مناوی، الاتحافات السنیہ بالاحادیث القدسیہ: ۱۱۲، ۱۱۳، رقم: ۲۵۸

۴۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، ۳: ۱۲

یحبها۔ قال: یا رب! أی عبادك أتقی؟ قال: الذی یذکر ولا ینسی، قال: فأی عبادك أهدی؟ قال: الذی یتبع الهدی، قال: فأی عبادك أحکم؟ قال: الذی یحکم للناس کما یحکم لنفسه؟ قال: فأی عبادك أعلم؟ قال: عالم لا یشبع من العلم، یجمع علم الناس إلی علمه، قال: فأی عبادك أعز؟ قال: الذی إذا قدر غفر ۔ قال: فأی عبادك أغنی؟ قال: الذی یرضی بما یؤتی ۔ فأی عبادك أفقر؟ قال: صاحب منقوص۔ قال رسول الله ﷺ: لیس الغِنی عن ظهر، إنما الغِنی غِنی النفس، و إذا أرادالله بعبد خیرا، جعل غناه فی نفسه، و تقاه فی قلبه، و إذا أرادالله بعبد شرا، جعل فقره بین عینیه۔(۱)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چھ خصائل کے بارے میں سوال کیا: ان کے بارے میں ان کا گمان تھا کہ وہ ان میں بتمام و کمال پائے جاتے ہیں اور ساتویں خصلت موسیٰ (علیہ السلام) کو پسند نہ تھی۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے رب! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ متقی کون ہے؟ فرمایا: وہ جو ہر وقت میرا ذکر کرے اور مجھے بھولے نہیں۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ کون ہے؟ فرمایا: وہ جو ہدایت کی پیروی کرے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا حاکم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرے جو وہ اپنے لئے کرتا ہے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو علم سے

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۴: ۱۰۱، رقم: ۶۲۱۷
۲۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۰، رقم: ۸۶

سیر نہ ہو اور لوگوں کا علم بھی اپنے علم میں جمع کرے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ فرمایا: وہ جو غالب آئے تو معاف کردے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ غنی کون ہے؟ فرمایا: جو جتنا ملے اس پر راضی ہو جائے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا فقیر کون ہے؟ فرمایا: وہ جس کا غِنا کم ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غِنا (سے مراد) مال کا غِنا نہیں بلکہ دل کا غنی ہونا مراد ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں غِنا پیدا فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں تقویٰ ڈال دیتا ہے اور جب کسی بندے کو اس کے شر کی سزا دینا چاہتا ہے تو اس کا فقر اس کے سامنے کر دیتا ہے (یعنی اس کی آنکھوں میں فقر ہوتا ہے حقیقتاً وہ فقیر نہیں ہوتا)۔‘‘

فصل: ۱۸

لا یرد اللہ دعاء الذاکرین

﴿اللہ تعالیٰ اہلِ ذکر کی دعا ردّ نہیں فرماتا﴾

۱۱۳۔ عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ثلاثة لا یرد الله دعاء هم: الذاکر لله کثیرا و دعوة المظلوم والإمام المقسط۔(۱)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا: کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والا، مظلوم، اور عادل حکمران۔‘‘

۱۱۴۔ عن ابی امامة الباهلی قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: من اوی الی فراشه طاهرا یذکر الله حتی یدرکه النعاس لم یتقلب ساعة من اللیل سأل الله من خیر الدنیا والاخرة الا اعطاه ایاه۔(۲)

’’حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۱۹، رقم: ۵۸۸
۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶:۱۱، رقم: ۷۳۵۸
۳۔ عجلونی، کشف الخفاء، ۱: ۳۹۰، رقم: ۱۰۴۵

(۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۵۴۰، رقم: ۳۵۲۶
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۸:۱۲۵، رقم: ۷۵۶۸
۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱:۲۳۱، رقم: ۸۸۰
۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۵۱
۵۔ مبارک پوری، تحفۃ الاحوذی، ۹: ۳۶۰، رقم: ۱۰۲

فرمایا: جو پاکیزگی کی حالت میں اللہ کا ذِکر کرتے ہوئے بستر پر دراز ہوا تو رات کی کوئی گھڑی ایسی نہیں گزری یہاں تک کہ اسے اونگھ آ گئی کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کی ہو اور اس نے اسے عطا نہ کی ہو۔‘‘

۱۱۵۔ عن معاذ أن النبی ﷺ قال من آوی إلی فراشه طاهرا یذکر الله تعالی حتی تغلبه عیناه فتعار من اللیل لم یسأل الله تعالی خیرا من خیر الدنیا و الاخرة الا اعطاه۔(۱)

’’حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی پاکیزگی کی حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے بستر پر دراز ہوا یہاں تک کہ اسے نیند محسوس ہونے لگی لیکن اس نے رات حالتِ بیداری میں گزار دی تو دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہیں کہ جس کا وہ سوال کرے اور وہ اسے عطا نہ ہو۔‘‘

۱۱۶۔ عن ابی امامة قال من بات ذاکرا طاهرا ثم تعار من اللیل لم یسأل الله حاجة للدنیا و الاخرة الا اعطاه الله۔(۲)

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حالتِ طہارت میں ذکر کرتے ہوئے رات گزاری اور رات بھر بیدار رہا تو دنیا و آخرت کی جو حاجت بھی وہ پیش کرے گا اللہ تعالیٰ پوری فرمائے گا۔‘‘

۱۱۷۔ عن ابی امامة قال رسول الله ﷺ ما من رجل نام طاهرا علی ذکر فتعار من اللیل یسأل خیر الدنیا و الآخرة إلا اعطاه۔(۳)

---

(۱) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۲۰۱، رقم: ۱۰۶۴۱

۲۔ نسائی، عمل الیوم واللیۃ، ۱: ۴۶۹، رقم: ۸۰۵

(۲) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱: ۱۱۱، رقم: ۱۲۶۵

(۳) رویانی، المسند، ۲: ۳۰۲، رقم: ۱۲۴۹

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو کہ حالت پاکیزگی میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے پھر بیدار ہو، وہ دنیا و آخرت کی جس بھلائی کا بھی طلب گار ہوتا ہے اسے عطا کر دی جاتی ہے۔‘‘

۱۱۸۔ عن عمرو بن عبسه عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من رجل نام طاهرا علی ذکر فتعار من اللیل یدعو الله حیثما الا اعطاه۔(۱)

’’حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی حالتِ پاکیزگی میں ذکر کرتے ہوئے لیٹے اور رات بھر جاگتا رہے تو وہ اللہ سے جو بھی مانگے گا عطا ہوگا۔‘‘

۱۱۹۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: یقول الله عزوجل: من شغله ذکری عن مسألتی أعطیته أفضل ما أعطی السائلین(۲)

---

(۱) بخاری، الکنیٰ: ۴۷، رقم: ۴۰۹

(۲) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۲: ۱۱۵، رقم: ۱۸۷۹

۲۔ بخاری، خلق افعال العباد: ۱۰۹

۳۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۳: ۶۴

۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۳، رقم: ۵۷۲

۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۳: ۴۶۷، رقم: ۴۰۸۰

۶۔ بیہقی، فضائل الاوقات: ۳۷۳

۷۔ ابن عبدالبر، التمہید، ۶: ۴۵، ۴۶

۸۔ ابن قیسرانی، تذکرۃ الحفاظ، ۳: ۹۹۶، رقم: ۹۲۶

۹۔ مزی، تہذیب الکمال، ۴: ۲۴۸، رقم: ۷۶۷

۱۰۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۱۹۶، رقم ۲۸۸۴

←

’’حضرت عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو میرے ذکر میں مشغول رہنے کے باعث مجھ سے مانگ نہ سکا، میں اسے مانگنے والوں پر کی جانے والی عطا سے زیادہ دوں گا۔‘‘

۱۲۰۔ عن مالك بن الحارث رضی الله عنه، قال: يقول الله عزوجل: من شغله ذكری عن مسألتی أعطيته فوق ما أعطی السائلين.(۱)

’’حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو میرے ذکر میں مشغول رہنے کے باعث مجھ سے مانگ نہ سکا، میں

.... ۱۱۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۱۴۷
۱۲۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۳: ۴۸۹
۱۳۔ زرقانی، شرح الموطاء، ۲: ۴۴، ۵۳
۱۴۔ مبارک پوری، تحفۃ الاحوذی، ۱۰: ۳۳
۱۵۔ مناوی، فیض القدیر، ۲: ۳۴
۱۶۔ مناوی، فیض القدیر، ۳: ۵۲۶
۱۷۔ مناوی، فیض القدیر، ۵: ۱۲۰
۱۸۔ مناوی نے ’الاتحافات السنیہ بالاحادیث القدسیہ (ص: ۶۲، رقم: ۱۴۸)‘ میں کہا ہے کہ اسے بخاری، بزار اور بیہقی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔
۱۹۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۵۴۸
۲۰۔ آلوسی، روح المعانی، ۱۵: ۵۲
۲۱۔ آلوسی، روح المعانی، ۲۵: ۳۷

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۴، رقم: ۲۹۲۷۱
۲۔ ابن ابی شیبہ نے ’المصنف (۶: ۳۴، رقم: ۲۹۲۷۳)‘ میں اسے مرفوعا عمرو بن مرہ سے بھی روایت کیا ہے۔
۳۔ قضاعی، مسند الشہاب، ۲: ۳۲۶، رقم: ۸۸۹
۴۔ بیہقی، فضائل الاوقات: ۳۷۰

اسے مانگنے والوں پر کی جانے والی عطا سے بڑھ کر دوں گا۔‘‘

۱۲۱۔ عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما، عن النبی ﷺ یرویه عن ربه تبارك و تعالی، قال ﷻ: من شغله ذکری عن مسألتی أعطیته أفضل ما أعطی السائلین۔(۱)

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو میرے ذکر میں مشغول رہنے کے باعث مجھ سے مانگ نہ سکا، میں اسے مانگنے والوں پر کی جانے والی عطا سے بہتر دوں گا۔‘‘

۱۲۲۔ عن حذیفة رضی الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: قال الله ﷻ: من شغله ذکری عن مسألتی أعطیته قبل أن یسألنی(۲)

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے میرے ذکر میں مشغول رہنے کے باعث مجھ سے مانگنے کی فرصت نہ ملی، میں اسے سوال کرنے سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہوں۔‘‘

---

(۱) ۱۔ قضاعی، مسند الشهاب، ۱: ۳۴۰، رقم: ۵۸۴
۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۳، ۴۱۴، رقم: ۵۷۳
۳۔ بیہقی نے ’فضائل الاوقات (ص: ۳۷۰)‘ میں یہ حدیث مالک بن حویرث سے روایت کی ہے۔
۴۔ ابن تیمیہ نے ’دقائق التفسیر (۲: ۳۶۲)‘ میں یہ حدیث مالک بن حویرث سے روایت کی ہے۔

(۲) ۱۔ ابونعیم، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷: ۳۱۳
۲۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۴۴۶
۳۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۶: ۴۱۸)‘ میں کہا ہے کہ ابن مردویہ نے اور ابونعیم نے ’دلائل النبوۃ‘ میں یہ حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

فصل: ۱۹

الجنة غنيمة مجالس الذكر

﴿جنت مجالسِ ذکر کی غنیمت ہے﴾

۱۲۳۔ عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنهما، قال: قلت: يا رسول الله صلى الله عليك وآلك وسلم! ما غنيمة مجالس الذكر؟ قال: غنيمة مجالس الذكر الجنة۔(۱)

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وآلك وسلم! مجالسِ ذکر کی غنیمت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجالسِ ذکر کی غنیمت جنت ہے۔''

۱۲۴۔ عن أبی سعيد الخدری رضی الله عنه: أن رسول الله ﷺ قال: ليذكرن الله قوما فی الدنيا على الفرش الممهدة يدخلهم الدرجات العلى۔(۲)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۹۰، رقم: ۶۷۷۷
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۷۷، رقم: ۶۶۵۱
۳۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۲: ۲۷۳، رقم: ۱۳۲۵
۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۴
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸
۶۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۷

(۲) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۱۲۴، رقم: ۳۹۸
۲۔ ابویعلی، المسند، ۲: ۳۵۹، رقم: ۱۱۱۰
۳۔ ابویعلی، المسند، ۲: ۵۲۷، رقم: ۱۳۹۱

←

دنیا میں کچھ لوگ بچھے ہوئے پلنگوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے، وہ انہیں (جنت کے) بلند درجات میں داخل کر دے گا۔‘‘

۱۲۵۔ عن أبی الدرداء ﷺ، قال: إن الذین لا تزال ألسنتهم رطبة من ذکر اللہ یدخلون الجنة وهم یضحکون۔(۱)

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں کی زبانیں ذِکرِ الٰہی سے ہمیشہ تر رہتی ہیں وہ جنت میں مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔‘‘

.... ۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۲
۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۷۶، رقم: ۲۳۱۹
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۱۱، رقم: ۳۴۵۸۷
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۲
۳۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۳۹۷
۴۔ ابن ابی عاصم، الزہد، ۱: ۱۳۶
۵۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۵
۶۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۱: ۲۱۹
۷۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۵: ۱۳۳
۸۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۱: ۶۳۹
۹۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۶

فصل: ۲۰

حلقات الذکر ریاض الجنة

﴿ذِکر کے حلقے جنت کے باغیچے ہیں﴾

۱۲۶۔ قال جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما: **خرج علینا النبی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**، فقال: یا أیھا الناس! إن للہ سرایا من الملائکة تحل و تقف علی مجالس الذکر فی الأرض، فارتعوا فی ریاض الجنة، قالوا: و أین ریاض الجنة؟ قال: مجالس الذکر، فاغدوا و روحوا فی ذکر اللہ و ذکروہ أنفسکم من کان یحب أن یعلم منزلته عند اللہ، فلینظر کیف منزلة اللہ عندہ، فإن اللہ ینزل العبد منه حیث أنزله من نفسه(۱)**

---

(۱) ۱۔ حاکم نے 'المستدرک (۱: ۶۷۱، ۶۷۲، رقم: ۱۸۲۰)' میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔
۲۔ ابو یعلی، المسند، ۳: ۳۹۰، رقم: ۱۸۶۵
۳۔ ابو یعلی، المسند، ۴: ۱۰۶، رقم: ۲۱۳۸
۴۔ عبد بن حمید، المسند: ۳۳۳، رقم: ۱۱۰۷
۵۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسولA، ۲: ۱۲۶
۶۔ طبرانی نے 'المعجم الاوسط (۳: ۶۷، رقم: ۲۵۰۱)' میں یہ روایت مختصراً ذکر کی ہے۔
۷۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۸، رقم: ۵۲۸
۸۔ منذری نے 'الترغیب و الترہیب (۲: ۲۶۱، رقم: ۲۳۲۵)' میں کہا ہے کہ ابن ابی دنیا، ابو یعلی، بزار، طبرانی، حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے جبکہ حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔
۹۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۷
۱۰۔ ذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ۵: ۲۵۳
۱۱۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۲۱۲

←

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اے لوگو! فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے لشکر ہیں جو ذکر کی محفلوں میں آتے ہیں اور وہاں رک جاتے ہیں، لہٰذا تم جنت کے باغیچوں سے خوب کھاؤ۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جنت کے باغیچے کہاں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذکر کی محفلیں (جنت کے باغیچے ہیں)، لہٰذا تم صبح و شام اللہ کا ذکر کرو اور خود کو اس کی یاد دلاتے رہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا مقام و مرتبہ دیکھنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اُس کے ہاں اللہ تعالیٰ کا کیا مقام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کو اُپنے ہاں اس مقام پر رکھتا ہے جہاں بندہ اُسے اپنے ہاں رکھتا ہے۔''

۱۲۷۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ: أن رسول الله ﷺ قال: إذا مررتم برياض الجنة فارتعوا، قالوا: وما رياض الجنة؟ قال: حلق الذكر۔(۱)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

.... ۱۲۔سیوطی نے 'الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۱:۳۶۷)' میں کہا ہے کہ اسے ابن ابی دنیا، بزار، ابو یعلی، طبرانی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے جبکہ بیہقی نے 'الدعوات' میں نقل کیا ہے۔

۱۳۔ ثعالبی، جواہر الحسان فی تفسیر القرآن، ۳: ۲۲۳

۱۴۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۵۶: ۷۹، ۸۰

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، ۵: ۵۳۲، رقم: ۳۵۱۰

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۵۰، رقم: ۱۲۵۴۵

۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۶: ۱۵۵، رقم: ۳۴۳۲

۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۸، رقم: ۵۲۹

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۲، رقم: ۲۳۲۹

۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱: ۱۲۶

فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں سے گزرو تو خوب کھایا کرو۔ اُنہوں نے عرض کیا: جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ذِکر کے حلقے۔‘‘

۱۲۸۔ عن الأسود بن هلال المحاربی، قال: قال لی معاذ رضی الله عنه: اجلس بنا نؤمن ساعة یعنی نذکر الله عزوجل۔(۱)

’’اسود بن ہلال محاربی روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: ہمارے ساتھ بیٹھو کہ ہم ایک گھڑی کے لئے ایمان لائیں یعنی مل کر اللہ کا ذکر کریں۔‘‘

۱۲۹۔ کان عبد الله بن رواحة یأخذ بید النفر من أصحابه، فیقول: تعالوا نؤمن ساعة، تعالوا فلنذکر الله و نزدد إیمانا، تعالوا نذکره بطاعته، لعله یذکرنا بمغفرته(۲)

’’حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب میں سے کچھ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: آؤ ایک گھڑی کے لئے مؤمن بن جائیں، آؤ ہم مل کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور (کیفیتِ) ایمان میں اضافہ کریں، آؤ ہم اس کا ذکر اس کی اطاعت کے ساتھ کریں شاید کہ وہ اپنی شانِ مغفرت کے ساتھ ہمارا ذکر کرے۔‘‘

---

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۱۶۴، رقم: ۳۰۳۶۳
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۲۶ رقم: ۳۴۶۹۸
۳۔ عبد اللہ بن احمد، السنہ، ۱: ۳۷۹، رقم: ۸۲۳
۴۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱: ۴۸
۵۔ عسقلانی، تغلیق التعلیق، ۲: ۲۱

(۲) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۱۷۰، رقم: ۳۰۴۲۶

فصل: ۲۱

تضیئ بیوت أهل الذکر لأهل السماء کما تضیئ الکواکب لأهل الأرض

﴿اہلِ ذِکر کے گھر اہلِ سماء کے لئے ایسے روشن ہوتے ہیں جیسے اہلِ زمین کے لئے ستارے﴾

۱۳۰۔ عن أبی هریرة رضی الله عنه، قال: إن أهل السماء لیرون بیوت أهل الذکر تضیئ لهم کما تضیئ الکواکب لأهل الأرض۔(۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آسمان والے اللہ کا ذِکر کرنے والوں کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔‘‘

۱۳۱۔ عن سابط رضی الله عنه، عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم، قال: إن البیت الذی یذکر فیه لیضیئ لأهل السماء کما تضیئ النجوم لأهل الأرض۔(۲)

’’وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے وہ آسمان والوں کے لیے اس طرح روشن ہوتا ہے جیسے زمین والوں کے لیے ستارے روشن ہوتے ہیں۔‘‘

---

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۵
۲۔ ابن حبان، طبقات المحدثین، ۴: ۲۸۲، رقم: ۶۶۸
۳۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۷

(۲) ۱۔ ابن حجر، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۳: ۳
۲۔ مناوی، فیض القدیر، ۲: ۳۲۵

فصل : ۲۲

أهل مجالس الذکر هم أهل الکرم یوم القیامة

﴿مجالسِ ذِکر منعقد کرنے والے روزِ محشر اہلِ کرم وسخا ہوں گے﴾

۱۳۲۔ عن أبی سعید رضی الله عنه، عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، قال: یقول الله جل و علا: سیعلم أهل الجمع الیوم من أهل الکرم؟ فقیل: من أهل الکرم، یا رسول الله صلی الله علیك و سلم؟ قال: أهل مجالس الذکر فی المساجد ۔(۱)

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی الله علیك و سلم! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مساجد میں مجالسِ ذِکر منعقد کرنے والے۔''

۱۳۳۔ عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه: أن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: لیذکرن

---

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۹۸، رقم: ۸۱۶
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۶۸، رقم: ۱۱۶۷۰
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۷۶، رقم: ۱۱۷۴۰
۴۔ ابویعلی، المسند، ۲: ۳۱۳، رقم: ۱۰۴۶
۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۱، رقم: ۵۳۵
۶۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵: ۲۵۳، رقم: ۸۱۰۴
۷۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۹، رقم: ۲۳۱۸
۸۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۶
۹۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۷۶، رقم: ۲۳۲۰

اللہ قوما فی الدنیا علی الفرش الممھدۃ یدخلھم الدرجات العلی۔(۱)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں کچھ لوگ بچھے ہوئے پلنگوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے، وہ انہیں بزرگی والے درجات میں داخل کر دے گا۔''

۱۳۴۔ عن عقبۃ بن عامر الجھنی رضی اللہ عنہ، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال: یجمع الناس فی صعید واحد ینفذھم البصر و یسمعھم الداعی، فینادی مناد: سیعلم أھل الجمع لمن الکرم الیوم ثلاث مرات، ثم یقول: أین الذین کانت ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾(۲) ثم یقول: أین الذین کانوا ﴿لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ﴾(۳) إلی آخر الآیۃ، ثم ینادی مناد: سیعلم الجمع لمن الکرم الیوم؟ ثم یقول: أین الحمادون الذین کانوا یحمدون ربھم۔(۴)

''حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ روزِ

---

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۱۲۴، رقم: ۳۹۸
۲۔ ابویعلی، المسند، ۲: ۳۵۹، رقم: ۱۱۱۰
۳۔ ابویعلی، المسند، ۲: ۵۲۷، رقم: ۱۳۹۱
۴۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۲
۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۷۶، رقم: ۲۳۱۹
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸

(۲) القرآن، السجدہ، ۳۲: ۱۶

(۳) القرآن، النور، ۲۴: ۳۷

(۴) ۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۲: ۵۲۷
۲۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۴۳۳

محشر تمام لوگوں کو ایک بلند مقام پر جمع کیا جائے گا جہاں ہر آنکھ انہیں دیکھ سکے گی اور ہر پکارنے والا انہیں سنا سکے گا۔ روزِ محشر ایک منادی ندا دے گا: عنقریب جان لیں گے کہ آج صاحبانِ سخا و اِکرام کون ہیں؟ یہ جملہ تین بار دہرایا جائے گا، پھر کہے گا: کہاں ہیں ''وہ جن کے پہلو اُن کے بستر سے جدا رہتے تھے''، اور کہاں ہیں وہ ''جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی؟'' وہ ندا دے گا: اہلِ محشر عنقریب جان لیں گے کہ آج صاحبانِ سخا و اِکرام کون ہیں؟ پھر کہے گا: کہاں ہیں اپنے رب کی بہت زیادہ حمد کرنے والے۔''

۱۳۵۔ عن أسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا، قالت: قال رسول اللہ ﷺ: یبعث اللہ عزوجل یوم القیامة منادیا ینادی: سیعلم أهل الجمع الیوم من أولی بالکرم، أین الذین ﴿لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللهِ﴾(۱) فیقومون فیدخلون الجنة، ثم یرجع المنادی، فیقول: سیلعم أهل الجمع من أولی بالکرم أین الذی ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾(۲) فیدخلون الجنة، ثم یرجع المنادی، فیقول: سیعلم أهل الجمع من أولی بالکرم، فیقول: أین الحمادون اللہ علی کل شیٔ، وهم أکثر من الصنفین الأولین فیدخلون الجنة(۳)

''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک منادی کو کھڑا کرے گا جو ندا دے گا: اہلِ محشر عنقریب جان لیں گے کہ صاحبانِ سخا و کرم کون ہیں؟ کہاں ہیں وہ ''جنہیں کاروبار اور خرید و فروخت اللہ کے

(۱) القرآن، السجدہ، ۳۲: ۱۶

(۲) القرآن، النور، ۲۴: ۳۷

(۳) عبد بن حمید، المسند، ۱: ۴۵۷

ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی؟'' پس وہ کھڑے ہوں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ منادی لوٹ آئے گا اور کہے گا اہلِ محشر عنقریب جان جائیں گے کہ آج صاحبانِ سخا و کرم کون ہیں؟ کہاں ہیں وہ ''جن کے پہلو (اللہ کے ذکر کے باعث) اِن کے بستر سے جدا رہتے تھے؟'' وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ منادی واپس آ کر پھر ندا دے گا اہلِ محشر عنقریب جان لیں گے کہ صاحبانِ سخا و کرم کون ہیں؟ پھر وہ کہے گا: کہاں ہیں ہر حال میں اللہ کا زیادہ سے زیادہ حمد کے ساتھ ذکر کرنے والے؟ اور وہ پہلی دونوں قسموں سے زیادہ ہوں گے اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

فصل: ۲۳

من اجتمع فی حلقة الذکر بدلت سیئاته الحسنات

﴿حلقۂ ذِکر میں بیٹھنے والوں کے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے جاتے ہیں﴾

۱۳۶۔ عن أنس رضی اللہ عنہ: عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال: ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللہ لا یریدون بذلك إلا وجهه إلا ناداهم مناد من السماء: ان قوموا مغفورا لکم، قد بدلت سیئاتکم حسنات۔(۱)

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ محض اللہ کی رضا جوئی کی خاطر اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔‘‘

۱۳۷۔ عن سهیل بن حنظلة رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ما جلس قوم مجلسا یذکرون اللہ عزوجل فیه فیقومون حتی یقال لهم: قوموا! قد

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۴۲، رقم: ۱۲۴۷۶
۲۔ ابویعلی، المسند، ۹: ۱۶۷، رقم: ۴۱۴۱
۳۔ بیہقی نے ’شعب الایمان (۱: ۴۰۱، رقم: ۵۳۴)‘ میں حضرت عبد بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت لی ہے۔
۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۳: ۱۰۸
۵۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۷: ۲۳۵، رقم: ۲۶۷۷
۶۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۰، رقم: ۲۳۲۰
۷۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۶

غفرلکم ذنوبکم و بدلت سیئاتکم حسنات۔(۱)

''حضرت سہیل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ مجلسِ ذکر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے اٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔''

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۶: ۲۱۲، رقم: ۶۰۳۹
۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۵۴، رقم: ۶۹۵
۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۰، رقم: ۲۳۲۱
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۶

فصل: ۲۴

أحب الأعمال إلی اللہ أن تموت و لسانك رطب من ذکر اللہ

﴿اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عمل یہ ہے کہ بوقتِ مرگ تمہاری زبان پر اللہ کا ذکر ہو﴾

۱۳۸۔ عن عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ: أن رجلا قال: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و آلك وسلم**! إن شرائع الإسلام قد کثرت علی فأخبرني بشیء اتشبث به، قال: لا یزال لسانك رطبا من ذکر اللہ ۔(۱)**

''حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و آلك وسلم! شرعی احکام میری استطاعت سے بڑھ گئے ہیں، لہٰذا

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۴۵۸، رقم: ۳۳۷۵
۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۲۴۶، رقم: ۳۷۹۳
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۱۹۰
۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۹۶، رقم: ۸۱۴
۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۳
۶۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۶۷۲، رقم: ۱۸۲۲
۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۱۱۹، رقم: ۱۴۴۱
۸۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳: ۳۷۱، رقم: ۶۳۱۷
۹۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۹: ۸۵، رقم: ۶۸
۱۰۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۳، رقم: ۲۲۹۰
۱۱۔ ابن قانع، معجم الصحابہ، ۲: ۸۱

آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے میں (ان پر) ثابت قدم رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔‘‘

۱۳۹۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، قال: سألت رسول اللہ ﷺ: أی الأعمال أحب إلی اللہ؟ قال: أن تموت و لسانک رطب من ذکر اللہ۔(۱)

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تجھے موت آئے تو تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔‘‘

۱۴۰۔ عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ، قال: إن الذین لا تزال ألسنتھم رطبة من ذکر اللہ یدخلون الجنة وھم یضحکون۔(۲)

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جن

---

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۹۹، رقم: ۸۱۸
۲۔ بخاری، خلق افعال العباد: ۷۲
۳۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۱: ۱۲۲، رقم: ۱۹۱
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۹۳، رقم: ۱۸۱
۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۰۷، رقم: ۲۱۲
۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۳، رقم: ۵۱۶
۷۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۶۴
۸۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۲: ۱۲۵۳، رقم: ۲۲۹۱
۹۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۷۶، رقم: ۲۳۱۸
۱۰۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۴
۱۱۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۳۰، رقم: ۵۳
(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۱۱، رقم: ۳۴۵۸۷

←

لوگوں کی زبانیں ذِکرِ الٰہی سے ہمیشہ تر رہتی ہیں وہ جنت میں مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔‘‘

۱۴۱۔ عن الحسن رضی الله عنه، قال سئل النبی صلی الله علیه وآله وسلم: أی الأعمال أفضل؟ قال: أن تموت یوم تموت و لسانك رطب من ذکر الله عزوجل۔(۱)

’’حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: اعمال میں کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس دن تجھے موت آئے اس وقت تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔‘‘

۱۴۲۔ عن أبی المخارق رضی الله عنه، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: مررت لیلة أسری بی برجل مغیب فی نور العرش، فقلت: من هذا، أملك؟ قیل: لا، قلت: أنبی؟ قیل: لا، قلت: من هو؟ قال: هذا رجل کان لسانه رطب من ذکر الله و قلبه معلق بالمساجد و لم یستسب لوالدیه قط۔(۲)

.... ۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۲

۳۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۳۹۷

۴۔ ابن ابی عاصم، الزہد، ۱: ۱۳۶

۵۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۵

۶۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۱: ۲۱۹

۷۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۵: ۱۳۳

۸۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۱: ۶۳۹

۹۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۶

(۱) ابن مبارک، الزہد، ۱: ۴۰۱

(۲) ۱۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۵

۲۔ ابن ابی الدنیا، الاولیاء، ۱: ۳۸، رقم: ۹۵

←

’’حضرت ابو مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا، وہ عرش کے انوار میں مستور تھا۔ میں نے کہا: یہ کون شخص ہے، کیا یہ فرشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں؟ میں نے کہا: کیا یہ کوئی نبی ہے؟ کہا گیا: نہیں؟ میں نے کہا: تو پھر یہ کون ہے؟ (کہنے والے نے) کہا: یہ وہ ذاکر ہے جس کی زبان اللہ کے ذکر سے ہر وقت تر رہتی تھی اور اس کا دل مسجدوں میں معلق رہتا تھا اور اس نے کبھی اپنے والدین کو گالی نہیں دی۔‘‘

۱۴۳۔ عن عبد اللہ بن بسر المازنی رضی اللہ عنہ، قال جاء أعرابی إلی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فقال: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! أی الناس خیر؟ قال: طوبی لمن طال عمره و حسن عمله۔ قال: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! أی الأعمال أفضل؟ قال: أن تفارق الدنیا و لسانك رطب من ذكر اللہ۔(۱)

’’حضرت عبد اللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! کون سے لوگ افضل ہیں؟ فرمایا: مبارک ہو اس کو جس نے نیک اعمال کے ساتھ لمبی عمر پائی۔ دیہاتی نے عرض کیا: کون سے اعمال افضل ہیں؟ ارشاد فرمایا: تیرا دل دنیا سے کٹ جائے اور تیری زبان اللہ کے ذکر میں تر رہے۔‘‘

۱۴۴۔ عن عبد اللہ بن بسر المازنی رضی اللہ عنہ، قال: جاء أعرابیان إلی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فقال إحدهما: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! أی الناس خیر؟

.... ۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۳، رقم: ۲۲۹۲

(۱) ابن جعد، المسند، ۱: ۴۹۲، رقم: ۳۴۳۱

فقال: طوبی لمن طال عمره و حسن عمله۔ فقال الآخر: أی العمل خیر؟ قال: أن تفارق الدنیا و لسانك رطب من ذکر الله ﷻ۔ قال: یا رسول الله صلی الله علیك وسلم! ویکفینی۔ قال: نعم، و یفضل عنك ۔(۱)

''حضرت عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں دو دیہاتی حاضر ہوئے، ان میں سے ایک نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! کون سے لوگ افضل ہیں؟ فرمایا: مبارک ہو جس نے نیک اعمال کے ساتھ لمبی عمر پائی۔ دوسرے اعرابی نے عرض کیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا دنیا کی محبت سے الگ ہونا اور تیری زبان کا اللہ کے ذکر سے تر رہنا۔ اس نے عرض کیا: کیا یہ میرے لئے کافی ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، بلکہ یہ زیادہ بھی ہو جائے گا۔''

---

(۱) شیبانی، الآحاد والمثانی، ۳: ۵۱

فصل : ۲۵

تستبشر بقعة یذکر اللہ فیها و تفخر علی ما حولها

﴿جس خطہ اَرضی پر اللہ کا ذکر کیا جائے وہ خوشی مناتا ہے اور دیگر خطوں پر فخر کرتا ہے﴾

۱۴۵۔ عن أنس ﷺ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: ما من بقعة یذکر اللہ أو بذکر إلا استبشرت بذلك إلی منتهاها من سبع أرضین و فخرت علی ما حولها من البقاع، و ما من عبد یقوم بفلاة من الأرض یرید الصلوة إلا تزخرفت له الأرض۔(۱)

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین کا ہر وہ خطہ جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے وہ اس ذکر کی وجہ سے ساتوں زمینوں کی انتہا تک خوشی مناتا ہے اور اپنے اردگرد کے خطوں پر فخر کرتا ہے اور جب بھی بندہ بنجر زمین پر کھڑا ہو کر نماز کا ارادہ کرتا ہے تو اس پر زمین فخر کرتی ہے۔‘‘

۱۴۶۔ عن ابن عباس ﷺ، قال: قال رسو ل اللہ ﷺ: ما من بقعة یذکر اللہ إلا فخرت علی ما حولها من البقاع، واستبشرت بذکر اللہ منتهاها إلی سبع أرضین۔(۲)

---

(۱) ۱۔ ابویعلی، المسند، ۷: ۱۴۳، رقم: ۴۱۱۰

۲۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۱۱۵، رقم: ۳۳۹

۳۔ قزوینی، التدوین فی اخبارِ قزوین، ۴: ۱۶

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۱۶۲، رقم: ۵۹۹

۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸

(۲) طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۱۹۳، رقم: ۱۱۴۷۰

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس خطہ اَرضی پر اللہ کا ذکر کیا جائے وہ خطہ اپنے اِرد گرد کے خطوں پر فخر کرتا ہے اور اللہ کے ذکر کی وجہ سے ساتوں زمینوں کی انتہا تک خوشی مناتا ہے۔‘‘

۱۴۷۔ عن ابن عباس ﷺ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: ما من بقعة يذكر الله إلا فخرت على ما حولها من البقاع، وما من عبد يقوم بفلاة من الأرض إلا استبشرت لذكر الله إلى منتهاها إلى سبع أرضين۔(۱)

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس خطۂ اَرضی پر اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور بنجر زمین کا وہ خطہ جس پر کوئی شخص نماز ادا کرتا ہے اپنے اِرد گرد کے خطوں پر فخر کرتا ہے اور اللہ کے ذکر سے ساتوں زمینوں کی انتہا تک خوشی مناتا ہے۔‘‘

۱۴۸۔ عن أنس بن مالك ﷺ، قال: قال رسول الله ﷺ: ما من بقعة يذكر اسم الله و ذكر إلا استشرف بذكر الله ﷻ إلى منتهاها من سبع أرضين إلا فخرت على ما حولها من البقاع۔(۲)

’’حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: زمین کے جس خطہ پر اسم الٰہی کا یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے وہ ساتوں زمینوں کی انتہا تک شرف والا ہو جاتا ہے اور اردگرد کے خطوں پر فخر کرتا ہے۔‘‘

۱۴۹۔ قال عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہما: إن الجبل لينادى الجبل

(۱) ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۹

(۲) ابن حیان، العظمہ، ۵: ۱۷۱۲، ۱۷۱۳

باسمه: أی فلان! هل مر بك أحد ذكر اللہ؟ فإذا قال: نعم، استبشر۔(۱)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر پکارتا ہے: اے فلاں (پہاڑ!) کیا تیرے پاس سے کوئی اللہ کا ذاکر گزرا ہے؟ پس جب وہ پہاڑ ''ہاں'' میں جواب دیتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے۔''

۱۵۰۔ قال أبو الدرداء رضی اللہ عنہ، اذكروا اللہ كل حجيرة و شجيرة لعلها تأتی يوم القيامة تشهد لكم۔(۲)

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر حجر وشجر کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ قیامت کے دن وہ تمہارے حق میں گواہی دیں۔''

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۹: ۱۰۳، رقم: ۸۵۴۲
۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۲، رقم: ۵۳۸
۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۵۳، رقم: ۶۹۱
۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۴: ۲۴۲
۵۔ ابن حیان، العظمہ، ۵: ۱۷۱۷، رقم: ۱۱۶۲۷۶۲
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۹
۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۱۴۰

(۲) ۱۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۱: ۳۸۸، رقم: ۶۷۱
۲۔ ابن حیان، العظمہ، ۵: ۱۷۱۳
۳۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۲: ۱۸، رقم: ۱۵۶۶

فصل : ٢٦

خيار الناس الذين إذا رؤوا ذكر الله

﴿لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آ جائے﴾

۱۵۱۔ عن أسماء بنت يزيد رضی الله عنها: أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: ألا أنبئكم بخياركم؟ قالوا: بلى، يا رسول الله صلى الله عليك و آلك وسلم! قال: خياركم الذين إذا رؤوا ذكر الله عزوجل۔(۱)

’’حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تم میں سے سب سے بہتر کے بارے میں خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و آلك وسلم! کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں کہ جنہیں دیکھنا ہی ذکرِ الٰہی کا باعث ہو جائے۔‘‘

۱۵۲۔ عن أسماء بنت يزيد رضی الله عنها: أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: ألا أخبركم بخياركم؟ قالوا: بلى، يا رسول الله صلى الله عليك و آلك وسلم! قال: الذين إذا رؤوا ذكر الله عزوجل۔(۲)

---

(۱) ابن ماجه، السنن، ۲: ۱۳۷۹، رقم: ۴۱۰۹

(۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۴۵۹، رقم: ۲۷۶۴۰
۲۔ بخاری، الادب المفرد، ۱: ۱۱۹، رقم: ۳۲۳
۳۔ ابن راہویہ، المسند: ۱۸۰، رقم: ۲۴
۴۔ ابن حمید، المسند، ۱: ۴۵۷، رقم: ۱۵۸۰
۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۴: ۱۶۷، رقم: ۴۲۴

←

’’حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم میں سے بہتر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الٰہی کا باعث ہو جائے۔‘‘

۱۵۳۔ عن عبدالرحمن ابن غنم، یبلغ به النبی ﷺ: خیار عباد الله الذین اذا رؤوا ذکر الله۔(۱)

’’حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: اللہ کے سب سے بہترین بندے وہ ہیں جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الٰہی کا باعث ہو جائے۔‘‘

۱۵۴۔ عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ، أن رسول الله ﷺ قال: إن خیار أمتی الذین إذا رؤوا ذکر الله۔(۲)

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں دیکھنا ہی ذکر الٰہی کا باعث ہو

.........۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۷: ۴۹۴، رقم: ۱۱۱۰۸
۷۔ دیلمی، الفردوس بما ثور الخطاب، ۲: ۳۷۱، رقم: ۳۶۵۷
۸۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۸: ۹۳
۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۴۰۵
(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۲۲۷
۲۔ بزار، المسند، ۷: ۱۵۸، رقم: ۲۷۱۹
۳۔ منذری، الترغیب والترهیب، ۳: ۳۲۵، رقم: ۴۷۶۲
۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۴۰۵
(۲) بزار، المسند، ۷: ۱۵۸، رقم: ۲۷۱۹

جائے۔‘‘

۱۵۵۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنھما، **قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن من الناس مفاتیح لذکر اللہ إذا رؤوا ذکر اللہ۔(۱)**

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض لوگ اللہ کے ذکر کی چابیاں ہیں کہ جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الٰہی کا باعث بنتا ہے۔‘‘

۱۵۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما، **عن رسول اللہ ﷺ، أنہ قال: خیارکم الذین إذا رؤوا ذکر اللہ بھم۔(۲)**

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہیں جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الٰہی کا باعث ہو۔‘‘

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۲۰۵، رقم: ۱۰۴۷۶
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸
۳۔ ابن ابی دنیا، الاولیاء، ۱: ۱۷، رقم: ۲۶
۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۵۵، رقم: ۶۹۹
۵۔ شیبانی، العلل ومعرفۃ الرجال، ۳: ۱۷۱، رقم: ۴۷۶۰
۶۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۱: ۱۳۱
۷۔ ابوزکریا، تاریخ ابن معین، ۳: ۴۱۴، رقم: ۲۰۲۵
(۲) بیہقی، شعب الایمان، ۵: ۲۹۷، رقم: ۶۷۰۸
(۳) ۱۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۱: ۱۳۱، ۱۳۲
۲۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۲۷، رقم: ۲۱۷
۳۔ ابن ابی دنیا، الاولیاء، ۱: ۱۸، رقم: ۲۷

۱۵۷۔ عن سعید بن جبیر رضی الله عنه، قال: سئل رسول الله ﷺ عن أولیاء الله؟ فقال: الذین إذا رؤوا ذکر الله عزوجل۔(۳)

''حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اولیاء اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الٰہی کا باعث ہو جائے۔''

۱۵۸۔ عن ابن عباس رضی الله عنه، قال: قال رجل: یا رسول الله صلی الله علیك و آلك وسلم! من أولیاء الله؟ قال: الذین إذا رؤوا ذکر الله۔(۱)

''حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و آلك وسلم! اولیاء اللہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جنہیں محض دیکھنا ہی ذکر الٰہی کا باعث ہو جائے۔''

---

(۱) ۱۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۸

۳۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۷۲، رقم: ۲۱۸

۴۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۴: ۸۰، ۸۶

۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۱۰: ۱۰۸، ۱۰۹، رقم: ۱۰۵، ۱۰۶

۲۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۲: ۴۲۳

۵۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۳۰۸، رقم: ۸۲۷

فصل: ۲۷

ما منّ اللہ علی عبد بأفضل من أن وفّقه ذکره

﴿کسی بندے پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا اِحسان اسے ذکر کی توفیق عطا فرمانا ہے﴾

۱۵۹۔ عن خالد بن معدان، قال: إن اللہ یتصدق کل یوم بصدقة، فما تصدق علی عبده بشئ أفضل من ذکره۔(۱)

''خالد بن معدان سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ روزانہ خیرات عطا کرتا ہے، پس بندے کو اپنے ذکر سے افضل کوئی خیرات عطا نہیں کرتا۔''

۱۶۰۔ عن أبی ذر رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال: ما من یوم و لا لیلة و لا ساعة إلا و للہ عزوجل فیها صدقة، یمنّ بها علی من یشاء من عباده، و ما منّ علی عبد بمثل أن یلهمه ذکره(۲)

---

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۶۱، رقم: ۲۹۴۸۱
۲۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۳

(۲) ۱۔ بزار، المسند، ۹: ۳۳۶، رقم: ۳۸۹۰
۲۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۲: ۲۳۱، رقم: ۲۸۹
۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۳۴
۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۷، رقم: ۲۳۰۸
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۲: ۲۳۷
۶۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۹: ۳۴۷
۷۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۳

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے خیرات سے نوازتا ہے اور کسی بندے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کی توفیق سے بڑھ کر کسی خیرات سے نہیں نوازا۔‘‘

۱۶۱۔ عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال: إن الله تبارك و تعالی يقول: يا ابن آدم! إنك إذا ذكرتنی شكرتنی، و إذا نسيتنی كفرتنی۔(۱)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تو نے میرا ذکر کیا تو میرا شکر کیا، اور جب تو میرے ذکر سے غافل ہوا تو میری ناشکری کی۔‘‘

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۲۰۰، رقم: ۷۲۶۵
۲۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۱۸۱، رقم: ۴۴۹۱
۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۳۱۴
۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴: ۳۳۸
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۹
۶۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۸۰

فصل : ۲۸

الدنیا ملعونة إلا ذکر الله وما والاہ

﴿اللہ کے ذِکر اور معاونینِ ذِکر کے سوا دنیا قابلِ ترک ہے﴾

۱۶۲۔ عن أبی ھریرة ﷺ، یقول: سمعت رسول الله ﷺ یقول: ألا! إن الدنیا ملعونة، ملعون ما فیھا إلا ذکرالله، و ما والاہ و عالم أو متعلم۔(۱)

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: خبردار! بیشک دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب ملعون (قابل

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۵۶۱، رقم: ۲۳۲۲
۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۳۷۷، رقم: ۴۱۱۲
۳۔ احمد بن حنبل، الزہد، ۱: ۶۲
۴۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۱: ۲۵۵
۵۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۴: ۱۷۹
۶۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۹۸
۷۔ بیہقی، شعب الایمان، ۲: ۲۶۵، رقم: ۱۷۰۸
۸۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲: ۲۳۱، رقم: ۳۱۱۱
۹۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۵۴، رقم: ۱۱۷
۱۰۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۸۴، رقم: ۴۹۰۰
۱۱۔ ذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ۴: ۲۶۵
۱۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۰: ۱۰۲
۱۳۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۳۷۰
۱۴۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۱: ۴۹۶، رقم: ۱۳۲۱

ترک) ہے سوائے اللہ کے ذکر اور اس کے جو اس ذکر میں مدد دے، اور عالم اور متعلم کے۔''

۱۶۳۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: الدنیا ملعونة، ملعون ما فیها إلا عالم أو متعلم و ذکراللہ وما والاہ۔(۱)

''حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب ملعون ہے، سوائے عالم، متعلم، ذکر الٰہی اور اس کے مددگار کے۔''

۱۶۴۔ عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ، قال: الدنیا ملعونة، ملعون ما فیها إلا ذکر اللہ، وما أدی إلی ذکر اللہ والعالم و المتعلم فی الأمر سواء و سائر الناس همج لاخیر فیهم۔(۲)

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب ملعون (قابلِ ترک) ہے، سوائے ذکر الٰہی اور اس کے جو ذکر الٰہی میں مددگار ثابت ہو اور عالم اور متعلم کے، ان کا حکم ایک جیسا ہے اور (ذکر الٰہی سے غافل) تمام لوگ رذیل ہیں ان میں کوئی بھلائی نہیں۔''

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۳۶، رقم: ۴۰۷۲
۲۔ طبرانی، المسند الشامیین، ۱: ۱۰۷، رقم: ۱۶۳
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱: ۱۲۲

(۲) ۱۔ ابن ابی عاصم، کتاب الزہد، ۱: ۱۳۷
۲۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۱۹۲، رقم: ۵۴۳
۳۔ بیہقی، المدخل الی السنن الکبری، ۱: ۲۶۹، رقم: ۳۸۳
۴۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۶: ۴۱۵

فصل : ۲۹

الذاکر فی الغافلین مثل المصباح فی الظلم

﴿غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والا تاریکی میں چراغ کی مانند ہے﴾

۱۶۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما، قال: قال رسول اللہ ﷺ: ذاکر اللہ فی الغافلین کالمقاتل عن الفارین، و ذاکر اللہ فی الغافلین کالمصباح فی البیت المظلم، و ذاکر اللہ فی اللہ مقعده ولا یعذب بعده و ذاکر اللہ فی الغافلین له من الأجر بعدد کل فصیح فی السوق و اعجمی، وذاکر اللہ فی الغافلین ینظر اللہ إلیه نظرة لا یعذبه اللہ بعدها أبدا و ذاکر اللہ فی السوق له بکل شعرة نور یوم القیامة۔(۱)

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا میدان جنگ سے بھاگنے والوں کے بعد برسرِ پیکار رہنے والے کی مانند ہے۔ غافلین میں ذکر کرنے والا تاریک گھر میں چراغ کی مانند ہے۔ غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی ہی میں جنت میں اس کا مقام دکھا دیتا ہے اور غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو تمام ناطق و غیر ناطق افراد کی تعداد کے برابر اجر دیا جاتا ہے اور غافلین میں رہ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے پر اللہ تعالیٰ ایسی نظر فرماتا ہے کہ اس

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۲، رقم: ۵۶۷

۲۔ منذری، الترغیب و الترہیب، ۲: ۳۳۷، رقم: ۲۶۲۲

۳۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۱۲۲، رقم: ۳۵۷

۴۔ بزار، المسند، ۵: ۱۶۶، رقم: ۱۷۵۹

کے بعد اسے کبھی عذاب نہیں دے گا اور بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے ہر بال پر قیامت کے دن نور ہو گا۔‘‘

۱۶۶۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنهما، **عن النبی ﷺ قال: ذاکر الله فی الغافلین بمنزلة الصابر فی الفارین۔(۱)**

’’حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنهما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (میدان جنگ سے) بھاگنے والوں کے درمیان ثابت قدم رہنے والے کے درجہ میں ہے۔‘‘

۱۶۷۔ عن أبی موسی رضی اللہ عنہ قال: قال النبی ﷺ: مثل الذی یذکر ربه و الذی لا یذکر ربه مثل الحی و المیت۔(۲)

’’حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔‘‘

۱۶۸۔ عن أبی موسی رضی اللہ عنہ، عن النبی ﷺ، قال: مثل البیت الذی

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۹۰، رقم: ۲۷۱
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۶، رقم: ۹۷۹۷
۳۔ منذری، الترغیب و الترهیب، ۲: ۳۳۸، رقم: ۲۶۲۳
۴۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۲: ۲۴۲، رقم: ۳۱۳۹
۵۔ ابونعیم، حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۴: ۲۶۸
۶۔ مناوی، فیض القدیر، ۳: ۵۵۸

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۵۳، رقم: ۶۰۴۴
۲۔ منذری، الترغیب و الترهیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۳
۳۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۲۱۰، رقم: ۶۰۴۴

یذکر اللہ فیہ و البیت الذی لا یذکر اللہ فیہ مثل الحیّ و المیّت۔(۱)

''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی سی ہے۔''

۱۶۹۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، **قال: قال رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: **ذاکر اللہ فی الغافلین مثل الذی یقاتل عن الفارین، و ذاکر اللہ فی الغافلین مثل الشجرۃ الخضراء فی وسط الشجر، الذی قد تحات یعنی من الضریب، ذاکر اللہ فی الغافلین یعرفہ اللہ عزوجل مقعدہ فی الجنۃ۔(۲)**

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۱: ۵۳۹، رقم: ۷۷۹
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۳۵، رقم: ۸۵۴
۳۔ ابویعلی، المسند، ۱۳: ۲۹۱۔۲۹۲ رقم: ۷۳۰۶
۴۔ رویانی، المسند، ۱: ۳۱۷، رقم: ۴۷۳
۵۔ ابونعیم، المسند المستخرج علی الصحیح لمسلم، ۲: ۳۷۲، رقم: ۱۷۷۱
۶۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۴: ۱۴۳، رقم: ۶۴۴۲
۷۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۱، رقم: ۵۳۶
۸۔ منذری، الترغیب و الترہیب، ۱: ۱۷۰، رقم: ۶۳۵
۹۔ نووی، شرح صحیح مسلم، ۶: ۶۸
۱۰۔ مبارک پوری تحفۃ الاحوذی، ۲: ۴۳۷
۱۱۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۲۶۵
(۲) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۱، رقم: ۵۶۵
۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۶: ۱۸۱
۳۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲: ۲۴۲، رقم: ۳۱۴۰

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال میدانِ جنگ میں راہِ فرار اِختیار کرنے والوں میں سے لڑنے والے کی طرح ہے اور غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال خزاں رسیدہ درختوں کے درمیان سبز درخت کی طرح ہے اور غافلین میں ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا مقام دکھا دیتا ہے۔‘‘

۱۷۰۔ عن وهب بن منبه، قال: قال لقمان لابنه: يا بني! إن مثل أهل الذكر و الغفلة كمثل النور والظلمة(۱)

’’حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! اہلِ ذکر اور اہلِ غفلت کی مثال روشنی اور تاریکی کی سی ہے۔‘‘

۴۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۵: ۲۹۵، رقم: ۶۳۱۷

۵۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۱: ۵۰۵، رقم: ۱۳۴۶

(۱) ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴: ۳۸

فصل: ۳۰

الذاکر وجبت لہ الجنۃ

﴿اللہ کا ذکر کرنے والے کے لئے جنت واجب ہے﴾

۱۷۱۔ عن عمرو بن عبسۃ رضی اللہ عنہ، قال: فقلت: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وآلك وسلم! فھل من دعوۃ أقرب من أخری أو ساعۃ؟ قال: نعم، إن أقرب ما یکون الرب من العبد جوف اللیل الآخر، فان استطعت أن تکون ممن یذکر اللہ فی تلك الساعۃ فکن ۔(۱)

''حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وآلك وسلم! کیا کوئی دعا یا گھڑی کسی دوسری دعا یا گھڑی سے بڑھ کر اللہ کا قرب بخشنے والی ہے؟ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، بیشک اللہ رب العزت رات کے آخری پہر میں بندے کے انتہائی قریب ہوتا ہے، اگر تم سے ہو سکے کہ تم اس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں سے ہوسکو تو ہو جاؤ۔''

۱۷۲۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعث بعثا قبل نجد

---

(۱) ۱۔ ابن خزیمہ، الصحیح، ۲:۱۸۲، رقم: ۱۱۴۷
۲۔ حاکم، المستدرک، ۱:۴۵۳، رقم: ۱۱۶۲
۳۔ نسائی، السنن، ۱:۲۷۹، رقم: ۵۷۹
۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۱:۴۸۲، رقم: ۱۵۴۴
۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳:۴، رقم: ۴۴۳۹
۶۔ طبرانی، المسند، ۱:۳۴۹، رقم: ۶۰۵
۷۔ عبدالبر، التمہید، ۴:۲۲

فغنموا غنائم کثیرۃ فأسرعوا الرجعۃ، فقال رجل ممن لم یخرج ما راینا بعثا اسرع رجعۃ ولا افضل غنیمۃ من ھذا البعث، فقال ﷺ: ألا أدلکم علی قوم أفضل غنیمۃ و أسرع رجعۃ؟ قوم شھدوا صلوٰۃ الصبح، ثم جلسوا یذکرون اللہ حتی طلعت علیھم الشمس فأولئک أسرع رجعۃ و أفضل غنیمۃ۔(۱)

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف لشکر بھیجا۔ انہوں نے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آ گئے جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے ایک نے کہا: ہم نے اس لشکر سے زیادہ کسی لشکر کو اتنی جلد واپس آتے اور اتنا مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی قوم نہ بتاؤں جو مال غنیمت حاصل کرنے میں اس سے بھی بہتر اور واپسی کے لحاظ سے اس سے تیز ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں، پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہت جلد واپس ہونے والے اور بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔‘‘

۱۷۳۔ عن معاذ رضی اللہ عنہ، أنہ ﷺ قال: من صلی صلاۃ الصبح ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس و جبت لہ الجنۃ۔(۲)

’’حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۵۵۹، رقم: ۳۵۶۱
۲۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۱:۱۷۹، رقم: ۶۷۶
۳۔ ابن قیم، اعلام الموقیف، ۴:۳۰۷

(۲) ۱۔ ابویعلی، المسند، ۳:۶۶، رقم: ۱۴۹۵
۲۔ ابویعلی، المسند، ۳:۶۱، رقم: ۱۴۸۷

←

نے صبح کی نماز ادا کی اور پھر ذکر الٰہی میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تو اس پر جنت واجب ہو گئی۔‘‘

۱۷۴۔ عن أبی أمامة رضی الله عنه، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: من صلی صلاة الغداة فی جماعة ثم قعد یذکر الله حتی تطلع الشمس، ثم قام فصلی رکعتین انقلب بأجر حجة و عمرة۔(۱)

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو صبح کی نماز باجماعت ادا کر کے طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں مشغول رہا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز (اشراق) ادا کی اسے ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔‘‘

۱۷۵۔ عن أبی الدرداء رضی الله عنه، قال: إن الذین لا تزال ألسنتهم رطبة من ذکر الله یدخلون الجنة وهم یضحکون۔(۲)

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جن

.... ۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۱۰۵

۴۔ منذری، الترغیب والترهیب، ۱:۱۷۸، رقم: ۶۶۹

۵۔ مناوی، فیض القدیر، ۶:۱۶۵

۶۔ خطیب بغدادی، موضح اوہام الجمع والتفریق، ۲:۹۰

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۸:۱۷۸، رقم: ۷۷۴۱

۲۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۲:۴۲، رقم: ۸۸۵

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱:۷۰

۴۔ منذری، الترغیب والترهیب، ۱:۱۷۹، رقم: ۶۷۲

۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۱۰۴

(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۱۱۱، رقم: ۳۴۵۸۷

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۲

←

لوگوں کی زبانیں ذِکرِ الٰہی سے ہمیشہ تر رہتی ہیں وہ جنت میں مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔‘‘

۱۷۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، **قال: قال رسول اللہ** ﷺ**: ذاکر اللہ فی الغافلین کالمقاتل عن الفارین، و ذاکر اللہ فی الغافلین کالمصباح فی البیت المظلم،و ذاکر اللہ فی الغافلین یعرفه اللہ مقعده ولا یعذب بعده و ذاکر اللہ فی الغافلین له من الأجر بعدد کل فصیح فی السوق و اعجمی، وذاکر اللہ فی الغافلین ینظر اللہ إلیه نظرة لا یعذبه اللہ بعدها أبدا و ذاکر اللہ فی السوق له بکل شعرة نور یوم القیامة یلقی اللہ۔(۱)**

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا میدان جنگ سے بھاگنے والوں کے بعد برسرِ پیکار رہنے والوں کی طرح ہے۔ غافلین میں ذکر کرنے والا تاریک گھر میں

.........۳۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۳۹۷

۴۔ ابن ابی عاصم، الزہد، ۱: ۱۳۶

۵۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۵

۶۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۱: ۲۱۹

۷۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۵: ۱۳۳

۸۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۱: ۶۳۹

۹۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، ۱: ۳۶۶

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۲، رقم: ۵۶۷

۲۔ منذری، الترغیب و الترہیب، ۲: ۳۳۷، رقم: ۲۶۲۲

۳۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۱۲۲، رقم: ۳۵۷

۴۔ بزار، المسند، ۵: ۱۶۶، رقم: ۱۷۵۹

چراغ کی مانند ہے۔ غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی ہی میں جنت میں اس کا مقام دکھا دیتا ہے اور غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو تمام فصیح اور غیر فصیح افراد کی تعداد کے برابر اجر دیا جاتا ہے۔ اور غافلین میں رہ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے پر اللہ تعالیٰ ایسی نظر فرماتا ہے کہ اس کے بعد اسے کبھی عذاب نہیں کرے گا اور بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے ہر بال پر قیامت کے دن نور ہوگا۔‘‘

۱۷۷۔ **عن عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما، **قال: قال رسول اللہ** ﷺ:

ذاکر اللہ فی الغافلین مثل الذی یقاتل عن الفارین، و ذاکر اللہ فی الغافلین مثل الشجرۃ الخضراء فی وسط الشجر، الذی قد تحات یعنی من الضریب، ذاکر اللہ فی الغافلین یعرفہ اللہ عزوجل مقعدہ فی الجنۃ۔(۱)

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال میدانِ جنگ میں راہِ فرار اِختیار کرنے والوں کے بعد لڑنے والے کی طرح ہے اور غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال خزاں رسیدہ درختوں کے درمیان سبز درخت کی طرح ہے اور غافلین میں ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا مقام دکھا دیتا ہے۔‘‘

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۱، رقم: ۵۶۵
۲۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۶: ۱۸۱
۳۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲: ۲۴۲، رقم: ۳۱۴۰
۴۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۵: ۲۹۵، رقم: ۶۳۱۷
۵۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۱: ۵۰۵، رقم: ۱۳۴۶

فصل: ۳۱

الذاکر یظله اللہ فی ظله یوم القیامة

﴿ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ روزِ محشر اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا﴾

۱۷۸۔ عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال: سبعة یظلهم اللہ فی ظله یوم لا ظل الا ظله: الامام العادل، و شاب نشا فی عبادة ربه، و رجل قلبه معلق فی المساجد، و رجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیه و تفرقا علیه، و رجل طلبته امراة ذات منصب و جمال فقال انی اخاف اللہ، و رجل تصدق اخفی حتی لا تعلم شماله ما تنفق یمینه، و رجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناه۔(۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سات لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنا سایہ عطا کرے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا: عادل حکمران اور ایسا جوان جو اپنے رب کی عبادت میں

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۲۳۴، رقم: ۶۲۹
۲۔ بخاری، الصحیح، ۲: ۵۱۷، رقم: ۱۳۵۷
۳۔ مسلم، الصحیح، ۲: ۷۱۵، رقم: ۱۰۳۱
۴۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۵۹۸، رقم: ۲۳۹۱
۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۳۹
۶۔ مالک، الموطا، ۲: ۹۵۲، رقم: ۱۷۰۹
۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۶: ۳۳۲، رقم: ۷۳۳۸
۸۔ بیہقی، شعب الایمان، ۳: ۲۴۳، رقم: ۳۴۳۹

پروان چڑھا ہو اور ایسا شخص جس کا دل مساجد میں اٹکا (معلق) رہتا ہو اور ایسے دو شخص جو اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں اور اللہ کے لئے اکٹھے ہوں اور اسی کے لئے جدا ہوں اور ایسا شخص جس کو صاحب منصب و جمال عورت برائی کی دعوت دے تو وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور ایسا شخص جو کہ ایسے چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے خرچ کرنے کا علم نہ ہو اور ایسا شخص جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو برس پڑے۔‘‘

۱۷۹۔ عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ ان الله يقول يوم القيامة اين المتحابون بجلالی؟ اليوم اظلهم فی ظلی يوم لاظل الا ظلی۔(۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت و جلالت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا کروں گا کہ جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔‘‘

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۸۸، رقم: ۲۵۶۶
۲۔ مالک، الموطا، ۲: ۹۵۲، رقم: ۱۷۰۸
۳۔ احمد، المسند، ۲: ۳۷۰
۴۔ دارمی، السنن، ۲: ۴۰۳، رقم: ۲۷۵۷
۵۔ ابن مبارک، الزہد، ۱: ۲۴۷، رقم: ۷۱۱
۶۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۳۴، رقم: ۵۷۴
۷۔ طیالسی، المسند: ۳۰۷، رقم: ۲۳۳۵
۸۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۳۲
۹۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۸۲، رقم: ۹۸۹

فصل: ۳۲

كثرة الذكر أحب الأعمال إلى الله تعالى

﴿اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا اس کے ہاں محبوب ترین عمل ہے﴾

۱۸۰۔ عن معاذ رضي الله عنه، عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أن رجلا سأل فقال: أى الجهاد أعظم أجرا؟ قال: أكثرهم لله تبارك و تعالى ذكرا ۔ قال: فأى الصائمين أعظم أجرا؟ قال: أكثرهم لله تبارك و تعالى ذكرا، ثم ذكر لنا الصلاة والزكاة والحج والصدقة، كل ذلك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: أكثرهم لله تبارك و تعالى ذكرا ۔ فقال أبوبكر رضي الله عنه لعمر رضي الله عنه: يا أبا حفص! ذهب الذاكرون بكل خير، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: أجل ۔(۱)

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا جہاد اجر میں سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا جائے۔ اس نے عرض کیا: روزہ داروں میں سے کس کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ ہے، پھر سائل نے ہمارے سامنے نماز، زکوٰۃ، حج اور

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳:۴۳۸
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰:۱۸۶، رقم: ۴۰۷
۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم: ۴۴۴
۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲:۱۷۱، رقم: ۱۹۷۹
۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲:۲۵۷، رقم: ۲۳۰۹
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۴
۷۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱:۱۳۲، رقم: ۳۴۸
اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔

صدقے سے متعلق پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ ہر ایک کے بارے میں یہی فرماتے رہے: جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ ہو اُس کا اجر زیادہ ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوحفص! اللہ کا ذکر کرنے والے تمام نیکیاں لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بالکل۔‘‘

۱۸۱۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: أکثروا ذکر اللہ علی کل حال، فلیس عمل أحب إلی اللہ ولا أنجی لعبدہ من ذکر اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔(۱)

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر حال میں اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اس سے بڑھ کر کوئی عمل پسند نہیں اور دنیا و آخرت میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی عمل نجات دلانے والا نہیں۔‘‘

۱۸۲۔ عن أم أنس أنها قالت: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! أوصینی۔ قال: اھجری المعاصی فإنها أفضل الھجرۃ، و حافظی علی الفرائض فإنها أفضل الجهاد، و أکثری من ذکر اللہ فإنک لا تأتی اللہ بشیئ أحب إلیہ من کثرۃ ذکرہ۔(۲)

’’حضرت ام انس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۵، رقم: ۵۲۰
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱: ۴۲۶، رقم: ۱۸۳۶
۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱: ۲: ۲۴۳، رقم: ۳۹۳۱
۴۔ عجلونی، کشف الخفا و مزیل الالباس، ۱: ۱۸۸، رقم: ۴۹۸

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۵: ۱۲۹، رقم: ۳۱۳
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۲۱، رقم: ۶۷۳۵

←

کی بارگاہ میں عرض کیا: ’’یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وآلك وسلم! مجھے نصیحت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گناہوں کی ہجرت اختیار کرو یہی سب سے بہترین ہجرت ہے اور فرائض کی حفاظت کرو یہ بہترین جہاد ہے، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو کیونکہ آپ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں کوئی ایسا عمل پیش نہیں کرسکتیں جو اسے اپنے ذکر کی کثرت سے زیادہ محبوب ہو۔‘‘

۱۸۳۔ عن أم أنس رضی اللہ عنہا، قالت: أتیت رسول اللہ ﷺ، فقلت: جعلك اللہ فی الرفیق الأعلی من الجنة و أنا معك ۔ و قلت: یا رسول اللہ! علمنی عملا صالحا أعمله، فقال: أقیمی الصلاة فإنها أفضل الجهاد، واهجری المعاصی فإنها أفضل الهجرة، و أذکری اللہ کثیرا، فإنه أحب الأعمال إلی اللہ أن تلقینه به(۱)

’’حضرت اُمِ انس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں رفیقِ اعلیٰ کے مقام پر

.... ۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷:۵۱، رقم: ۶۸۲۲
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۱۷، ۲۱۸
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۵
۶۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲:۲۵۷، رقم: ۲۳۱۱
۷۔ قرشی، الورع: ۵۸، رقم: ۴۸

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۵: ۱۵۰، رقم: ۳۵۹
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۵
۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۷، رقم: ۲۳۱۱
طبرانی نے کہا ہے کہ اس روایت میں امِ انس سے مراد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ نہیں۔

فائز فرمائے اور میں آپ کے ساتھ ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی نیک عمل بتائیں جو میں کروں (تاکہ جنت میں آپ کے ہمراہ رہوں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرو کہ یہ بہترین جہاد ہے، اور گناہوں سے ہجرت کر جاؤ کہ یہ سب سے بہترین ہجرت ہے، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو کیونکہ اللہ کی بارگاہ میں آپ جتنے بھی عمل صالح بھیجتی ہیں ان میں سے ذکر اسے سب سے زیادہ پسند ہے۔''

۱۸۴۔ عن أبی جعفر قال: قال رسول اللہ ﷺ: أشد الأعمال ثلاثۃ: ذکر اللہ علی کل حال، والإنصاف من نفسك، والمواساۃ فی المال۔(۱)

''حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے طاقتور عمل تین ہیں: ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہنا؛ اپنی طرف سے انصاف کرنا؛ مال میں لوگوں کو شریک کرنا۔''

---

(۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۸۰، رقم: ۳۴۳۴۰
۲۔ ابن مبارک، الزہد: ۲۷۵، رقم: ۷۴۴
۳۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۴: ۱۰۶
۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۳: ۱۸۳
۵۔ ثعالبی نے 'جواہر الحسان فی تفسیر القرآن (۴: ۳۵)' میں کہا ہے کہ اسے ابن مبارک نے 'الزہد و الرقائق' میں اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔
۶۔ سیوطی نے 'الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۱: ۳۶۷)' میں کہا ہے کہ اسے ابن ابی شیبہ نے ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
۷۔ سیوطی نے 'الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۴: ۷۵)' میں کہا ہے کہ اسے ابونعیم نے 'الحلیۃ' میں ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۸۵۔ عن عليّ رضی اللہ عنہ، قال: أشد الأعمال ثلاثة: إعطاء الحق من نفسك، و ذكر الله على كل حال، و مواساة الأخ فى المال ۔(۱)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے طاقت ورعمل تین ہیں: ازخود دوسرے کا حق ادا کرنا؛ ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہنا؛ اپنے مال میں اپنے بھائی کو شامل کرنا۔''

۱۸۶۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: أشد الأعمال ثلاثة: إنصاف الناس من نفسك، مواساة الأخ من مالك، و ذكر الله على كل حال۔(۲)

''حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے طاقتور عمل تین ہیں: از خود لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا؛ اپنے مال میں اپنے بھائی کو شامل کرنا؛ ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔''

۱۸۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فى قوله: ﴿اذكروا الله ذكرا كثيرا﴾ يقول: لا يفرض على عبادة فريضة إلا جعل لها حدا معلوما، ثم عذر أهلها فى حال عذر، غير الذكر فإن الله تعالى لم يجعل له حدا ينتهى إليه، ولم يعذر أحدا فى تركه إلا مغلوبا على عقله، فقال: اذكروا الله قياماً و قعودًا و على جنوبكم بالليل والنهار فى البر والبحر، فى السفر والحضر، فى الغنى و الفقر، والصحة والسقم، والسر والعلانية، و

(۱) ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۱: ۸۵
(۲) قزوینی، التدوین فی اخبارِ قزوین، ۴: ۷۰

علی کل حال۔(۱)

’’حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان ...... اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو ...... کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے عبادت میں جو چیز بھی فرض کی اس کی حد متعین فرما دی اور پھر معذروں کے عذر کے مطابق انہیں رعایت دے دی سوائے ذکر کے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں کی اور اس کے چھوڑنے میں کسی کا عذر قبول نہیں کیا سوائے اس کے جو اپنی عقل کھو بیٹھے۔ارشاد فرمایا: (سراپا نیاز بن کر) کھڑے اور (سراپا ادب بن کر) بیٹھے اور (ہجر میں تڑپتے ہوئے) اپنی کروٹوں پر رات دن، خشکی وتری میں، سفر وحضر میں، خوشحالی وتنگ دستی میں، بیماری اور صحت میں، آہستہ اور بلند آواز سے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو۔‘‘

۱۸۸۔ عن مقاتل فی قوله: ﴿اذکروا الله ذکرا کثیرا﴾(۲) قال: باللسان، بالتسبیح و التکبیر والتهلیل والتحمید، واذکروه علی کل حال۔(۳)

اللہ تعالیٰ کے فرمان ...... اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو ...... کے بارے میں مقاتل سے مروی ہے کہ اس سے مراد ہے زبان سے **سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ** اور **الحمد للہ** کہہ کر تم ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو۔‘‘

(۱) ۱۔ القرآن، الاحزاب، ۳۳:۴۱

۲۔ ابن ابی حاتم، تفسیر القرآن العظیم، ۹: ۳۱۳۸، رقم: ۱۷۷۰۱

۳۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۵: ۲۵۹، ۲۶۰

۴۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۱۷

۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۹۶

(۲) القرآن، الاحزاب، ۳۳: ۴۱

(۳) ابن ابی حاتم، تفسیر القرآن العظیم، ۹: ۳۱۳۸، رقم: ۱۷۷۰۲

فصل : ۳۳

من أعطی لسانا ذاکرا فقد أعطی خیر الدنیا و الآخرة

﴿جسے ذکر کرنے والی زبان عطا ہوئی اسے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی مل گئی﴾

۱۸۹۔ عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ قال: اربع من اعطیهن اعطی خیر الدنیا والاخرة قلبا شاکرا و لسانا ذاکرا و بدنا علی البلاء صابرا و زوجة لا تبغیه خونا فی نفسها ولا ماله۔(۱)

’’حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی، شکرگزار دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبت پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو اپنی ذات اور خاوند کے مال میں خیانت نہ کرے۔‘‘

۱۹۰۔ عن ثوبان قال: لما نزلت وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قال: کنا مع النبی ﷺ فی بعض اسفاره فقال بعض اصحابه: انزل فی

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۱۳۴، رقم: ۱۱۲۷۵

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۱۷۹، رقم: ۷۲۱۲

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۴: ۱۰۴، رقم: ۴۴۲۹

۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۳: ۶۵

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۱

۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۷۳

ہیثمی نے طبرانی کی ’المعجم الاسط‘ میں بیان کردہ روایت کے رواۃ کو صحیح قرار دیا ہے۔

الذهب والفضة ما انزل لو علمنا ای المال خیر فنتخذه؟ فقال: افضله لسان ذاکر و قلب شاکر و زوجة مومنة تعینه علی ایمانه(۱)

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جو لوگ چاندی سونا جمع کرتے ہیں) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ بعض صحابہ نے کہا: یہ آیت سونے چاندی کے متعلق نازل ہوئی ہے کیوں نہ ہم معلوم کر لیں کہ کون سی دولت بہتر ہے تاکہ ہم وہی جمع کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل دولت اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، شکر ادا کرنے والا دل اور مؤمن بیوی جو ایمان میں مدد کرے۔''

۱۹۱۔ عن معاذ بن انس انه سأل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن افضل الایمان قال: أن تحب ﷲ و تبغض ﷲ و تعمل لسانك فی ذکر اللہ قال: وما ذا یا رسول اللہ؟ قال و ان تحب للناس ما تحب لنفسك و تکره لهم ما تکره لنفسك ۔(۲)

---

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۲۷۷، رقم: ۳۰۹۴

۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۹۶، رقم: ۱۸۵۶

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۸۲، رقم: ۲۲۴۹۰

۴۔ رویانی، المسند، ۱: ۴۰۶، رقم: ۶۲۰

۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۳۷۶، رقم: ۲۲۷۴

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۱۰، رقم: ۶۷۰۰

۷۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۱۲۱، رقم: ۸۹۰

۸۔ کنانی، مصباح الزجاجة، ۲: ۹۶، رقم: ۶۶۴

۹۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۲: ۲۵۵، رقم: ۲۳۰۰

۱۰۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۳: ۲۸، رقم: ۲۹۴۷

(۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۴۷، رقم: ۲۲۱۸۳

←

’’حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: افضل ایمان والا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ ہی کے لئے ناراضگی کرے اور تیری زبان اللہ کے ذکر میں لگی رہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کچھ اپنے لئے چاہے لوگوں کے لئے بھی وہی کچھ پسند کر اور جو اپنے لئے تجھے ناپسند ہے دوسروں کے لئے بھی ناپسند کر۔‘‘

۱۹۲۔ عن ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لمعاذ بن جبل: یا معاذ قلبا شاکرا و لسانا ذاکرا و زوجة صالحة تعینك علی أمر دنیاك و دینك خیر ما اکتسبه الناس ۔(۱)

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور ایسی نیک بیوی جو دنیا و دین کے معاملے میں تیری مدد کرے لوگوں کی سب سے بہتر کمائی ہے۔‘‘

.........۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۹۱، رقم: ۴۲۵
۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۳۴
۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۱۳، رقم: ۴۵۸۸
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱: ۶۱، ۸۹
۶۔ عجلونی، کشف الخفاء، ۱: ۱۷۷، رقم: ۴۶۵
(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۸: ۲۰۵، رقم: ۷۸۲۸
۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۴: ۱۰۴، رقم: ۴۴۳۰
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۷۳
۴۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲: ۱۳۲، رقم: ۱۲۷۹

۱۹۳۔ عن ابن عمر قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فان کثرۃ الکلام بغیر ذکر اللہ قسوۃ للقلب و ان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی۔(۱)

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ذکر کے بغیر کثرت کلام سے اجتناب کرو کیونکہ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام کرنا دل کی سختی ہے اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل والا ہے۔‘‘

۱۹۴۔ عن جلاس بن عمرو سنان عن النبی ﷺ قال: ان لکل ساع غایۃ، و غایۃ ابن آدم الموت فعلیکم بذکر اللہ فانہ یسھلکم و یرغبکم فی الآخرۃ۔(۲)

’’حضرت جلاس بن عمرو سنان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر کوشش کرنے والے کا انجام ہے اور ابن آدم کا انجام موت ہے۔ پس ذکر الٰہی اختیار کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے انجام یعنی موت کی سختی میں آسانی پیدا کرے گا اور آخرت میں تمہارا مونس ہوگا۔‘‘

---

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۶۰۷، رقم: ۲۴۱۱
۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۴: ۲۴۵، رقم: ۴۹۵۱
۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۳۴۴، رقم: ۴۳۶۵
۴۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵: ۶۵، رقم: ۷۴۷۵
۵۔ زرقانی، شرح الموطا، ۴: ۵۱۹
۶۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱: ۴۶۳
۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۱۱۵
۸۔ ذہبی، میزان الاعتدال، ۱: ۱۶۱، رقم: ۱۲۵
(۲) حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۲۴۵، رقم: ۶۴۵

فصل: ۳۴

أهل الجنة يتحسرون على ساعة مرت بدون ذكر الله تعالى

﴿اہل جنت دنیا میں اللہ کے ذکر سے خالی گزرنے والی ایک ساعت پر بھی حسرت کریں گے﴾

۱۹۵۔ عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ: ما من ساعة تمر بابن آدم لم يذكر الله فيها الا تحسر عليها يوم القيامة۔(۱)

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ گھڑی جو اللہ کے ذکر کے بغیر انسان پر گزرتی ہے قیامت کے دن وہ اس پر حسرت کرے گا۔‘‘

۱۹۶۔ عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله ﷺ: ليس يتحسر أهل الجنة إلا على ساعة مرت بهم لم يذكروا الله تعالى فيها۔(۲)

---

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۲، رقم: ۵۱۱
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۸: ۱۷۵، رقم: ۸۳۱۶
۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۱۳۵
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۸۰

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۹۳، رقم: ۱۸۲
۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۲، رقم: ۵۱۲، ۵۱۳
۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۸، رقم: ۲۳۱۲
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۳
۵۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۴۰۸، رقم: ۵۲۴۴
۶۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول، ۴: ۱۰۶

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت والوں کو سوائے اس گھڑی کے جو ان پر اللہ کے ذکر کے بغیر گزری کسی اور گھڑی پر حسرت نہیں ہوگی۔‘‘

۱۹۷۔ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ما من قوم يقومون من مجلس لا يذكرون الله فيه إلا قاموا عن مثل جيفة حمار و كان لهم حسرة۔(۱)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو کسی مجلس سے اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جاتے ہیں ان کی مجلس کی مثال مردار گدھے کی طرح ہے اور ان (کی اس حالت) پر افسوس ہے۔‘‘

۱۹۸۔ عن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ما جلس قوم مجلسا فتفرقوا عن غير ذكر الله الا تفرقوا عن مثل جيفة حمار و كان ذلك المجلس حسرة عليهم يوم القيامة۔(۲)

---

(۱) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۴:۲۶۴، رقم: ۴۸۵۵
۲۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۱۳۵
۳۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۶۳، رقم: ۲۳۳۲

(۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲:۵۲۷، رقم: ۱۰۸۳۷
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲:۵۱۵، رقم: ۱۰۶۹۱
۳۔ نسائی، السنن الکبری، ۶: ۱۰۷، رقم: ۱۰۲۳۶
۴۔ نسائی، عمل الیوم واللیلة، ۱:۳۱۱، ۴۰۳
۵۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۶۶۸، رقم: ۱۸۰۸
۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۳، رقم: ۵۴۱
۷۔ ابونعیم، حلیة الاولیاء، ۷: ۲۰۷
۸۔ ابن حیان، طبقات المحدثین، ۳: ۴۴۸

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اللہ کا ذکر کیے بغیر منتشر ہو جائیں تو اس مجلس کی مثال مردار گدھے کی طرح ہے اور یہ مجلس قیامت کے دن ان پر حسرت کناں ہو گی۔''

۱۹۹۔ عن ابی هريرة عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أنه قال: من قعد مقعدا لم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة۔(۱)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی کسی ایسی جگہ بیٹھے جہاں اللہ کا ذکر نہ کیا گیا ہو اس کے لیے اللہ کی طرف سے خسارہ ہے اور جو ایسے بستر پر لیٹے جس پر اللہ کا ذکر نہ کیا جائے اس کے لیے بھی اللہ کی طرف سے خسارہ ہے۔''

۲۰۰۔ عن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ما جلس قوم مجلسا لم يذكروا الله فيه، ولم يصلوا على نبيهم، إلا كان عليهم ترة، فإن شاء عذبهم و إن شاء غفر لهم۔(۲)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا

(۱) ۱۔ ابو داؤد، السنن، ۴: ۲۶۴، رقم: ۴۸۵۶
۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۱۰۷، رقم: ۱۰۲۳۷
۳۔ نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، ۱: ۳۱۱، رقم: ۴۰۴
۴۔ طبرانی، المسند، ۲: ۲۷۲، رقم: ۱۳۲۴
۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۴، رقم: ۴۵۔۵۴۴
۶۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۱۳۵
۷۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۲۳۷، رقم: ۹۰۰
۸۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۲، رقم: ۲۳۳۰
(۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۴۶۱، رقم: ۳۳۸۰

←

ذکر نہ کرے اور اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھے تو اس پر گرفت ہو گی پھر اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں بخش دے۔‘‘

۲۰۱۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ ما قعد قوم مقعدا لا يذكرون الله عزوجل و يصلون على النبی ﷺ إلا كان عليهم حسرة يوم القيامة و إن دخلوا الجنة للثواب۔(۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور وہ اللہ کا ذکر نہ کریں اور حضور ﷺ پر درود نہ بھیجیں تو انہیں قیامت کے دن (اس محرومی پر) حسرت ہو گی اگرچہ وہ جنت میں داخل بھی ہو گئے۔‘‘

۲۰۲۔ عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله ﷺ: ما من قوم

.........۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲:۴۵۳، رقم: ۹۸۴۲
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲:۴۸۱، رقم: ۱۰۲۴۹
۴۔ طبرانی، المسند، ۲:۴۶، رقم: ۸۹۵
۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳:۲۱۰، رقم: ۵۵۶۳
۶۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۶۲، رقم: ۲۳۳۰
۷۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۸۰
۸۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳:۵۱۳
۹۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۱۳۵

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۶۳، رقم: ۹۹۶۶
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۳۵۲، رقم: ۵۹۱
۳۔ ابن ابی عاصم، کتاب الزہد، ۱: ۲۷
۴۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۲: ۲۶۳، رقم: ۲۳۳۱
۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۷۷، رقم: ۲۳۲۲
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۷۹

اجتمعوا فی مجلس فتفرقوا ولم یذکروااللّٰه الا کان ذلك المجلس حسرة علیهم یوم القیامة۔(۱)

’’حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں اکٹھے ہوں اور اللہ کا ذکر کئے بغیر منتشر ہو جائیں تو یہ مجلس قیامت کے دن ان پر حسرت و افسوس کا باعث ہوگی۔‘‘

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۱۱۲، رقم: ۳۷۴۴

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۱، رقم: ۵۳۳

۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۶۳، رقم: ۲۳۳۳

فصل: ۳۵

الذکر صقالۃ القلوب

﴿اللہ کا ذکر دلوں کو چمکانے والا ہے﴾

۲۰۳۔ عن عبداللہ بن عمرو عن النبی ﷺ أنہ کان یقول: أن لکل شئ صقالۃ و أن صقالۃ القلوب ذکر اللہ وما من شئ انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ قالوا: ولا الجھاد فی سبیل اللہ؟ قال: ولو أن تضرب بسیفک حتی ینقطع ۔(۱)

’’حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: ہر چیز کی چمکانے والی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کو چمکانے والی شے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز عذاب الٰہی سے نجات نہیں دلا سکتی۔ صحابہ نے عرض کیا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ تم اپنی تلوار چلاتے رہو اور وہ ٹوٹ جائے۔‘‘

۲۰۴۔ قال ابوالدرداء: لکل شئ جلاء، و ان جلاء القلوب ذکر اللہ عزوجل۔(۲)

---

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۶، رقم: ۵۲۲
۲۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۴، رقم: ۲۲۹۵
۳۔ ابن قیم، الوابل العیب، ۱:۶۰
۴۔ مناوی، فیض القدیر، ۲:۵۱۱

(۲) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۶، رقم: ۵۲۳
۲۔ ابن القیم الجوزی، الوابل العیب، ۱:۶۰

’’حضرت ابودرداء فرماتے ہیں: ہر چیز کو چمکانے والی کوئی شے ہوتی ہے اور دلوں کو چمکانے والی شے اللہ کا ذکر ہے۔‘‘

۲۰۵۔ عن عون ابن عبد اللہ قال: ذکر اللہ صقال القلوب۔(۱)

’’حضرت عون بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: اللہ کا ذکر دلوں کو صیقل کرتا ہے۔‘‘

۲۰۶۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من أکثر ذکر اللہ فقد برئ من النفاق۔(۲)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کثرت سے اللہ کا ذکر کیا وہ نفاق سے پاک ہو گیا۔‘‘

---

(۱) ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴: ۲۴۱

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۸۶، رقم: ۶۹۳۱

۲۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۱۷۲، رقم: ۹۷۴

۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۴، رقم: ۵۷۵

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۷۸

۵۔ مناوی، فیض القدیر، ۲: ۸۳

فصل: ۳۶

الذکر شفاء القلوب

﴿اللہ کا ذکر دلوں کی شفاء ہے﴾

۲۰۷۔ عن مکحول قال قال رسول اللہ ﷺ: ان ذکر اللہ شفاء و ان ذکر الناس داء۔(۱)

’’حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ کا ذکر شفا ہے اور لوگوں کا ذکر بیماری۔‘‘

۲۰۸۔ عن حفصة بنت عمر رضی اللہ عنهما، قالت: قال رسول اللہ ﷺ: یا حفصة! إیاك و کثرة الکلام، فان کثرة الکلام بغیر ذکر اللہ تمیت القلب و علیك بکثرة ذکر اللہ فانه یحیی القلب۔(۲)

’’حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے حفصہ! کثرتِ کلام سے اجتناب کر کیونکہ اللہ کے ذکر کے سوا کلام کی کثرت دل کے لیے موت ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے ضرور کیا کر کیونکہ یہ دل کو زندگی بخشتا ہے۔‘‘

۲۰۹۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فان کثرة الکلام بغیر ذکر اللہ قسوة القلب و ان أبعد الناس

---

(۱) ا۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۵۹، رقم: ۶۷۷

۲۔ عجلونی، کشف الخفاء، ۱:۵۰۵، رقم: ۱۳۴۵

(۲) دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵:۴۳۲، ۴۳۳

من اللہ القلب القاسی۔(۱)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ذکر کے بغیر کثرت کلام سے اجتناب کرو، کیونکہ ذکر الٰہی کے بغیر کلام کی کثرت دلوں کی سختی ہے اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل والا ہے۔''

۲۱۰۔ عن أم حبیبة زوج النبی ﷺ عن النبی ﷺ قال: کل کلام ابن آدم علیه لا له، الا أمر بمعروف، او نهی عن منکر، او ذکر اللہ عزوجل۔(۲)

---

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۶۰۷، رقم: ۲۴۱۱
۲۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵: ۶۵، رقم: ۷۴۷۵
۳۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۱۳۵
۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۳۴۴، رقم: ۴۳۶۵
۵۔ زرقانی، شرح الموطا، ۴: ۵۱۹
۶۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱: ۴۶۳
۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۱۱۵

(۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۶۰۸، رقم: ۲۴۱۲
۲۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۵۵۷، رقم: ۳۸۹۲
۳۔ ابویعلی، المسند، ۱۳: ۵۶، رقم: ۷۱۳۲
۴۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۴۴۸، رقم: ۱۵۵۴
۵۔ قضاعی، مسند الشہاب، ۱: ۲۰۲، رقم: ۳۰۵
۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۳، رقم: ۵۱۴
۷۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۳۴۵، رقم: ۴۳۶۷
۸۔ ابن عبدالبر، التمہید، ۲۲: ۲۰
۹۔ فاکہی، اخبار مکہ، ۳: ۳۲۹

’’اُم المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نیکی کا حکم دینے و برائی سے منع کرنے اور اللہ کا ذکر کرنے کے علاوہ ابن آدم کا کوئی بھی کلام اس کے لیے فائدہ مند نہیں۔‘‘

۲۱۱۔ عن أنس رضی اللہ عنہ، قال: ذکر اللہ شفاء القلوب۔(۱)

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کا ذکر دلوں کے لئے شفاء ہے۔‘‘

۲۱۲۔ عن عون ابن عبد اللہ قال: مجالس الذکر شفاء القلوب ۔(۲)

’’حضرت عون بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: مجالسِ ذکر دلوں کے لیے شفا ہیں۔‘‘

---

(۱) عجلونی، کشف الخفاء، ۱:۵۰۵

(۲) ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴: ۲۴۱

فصل: ۳۷

الذکر أفضل من الأعتقاق

﴿اللہ کا ذِکر غلاموں کو آزاد کرنے سے بھی بہتر ہے﴾

۲۱۳۔ عن انس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: لان اقعد مع قوم یذکرون الله من صلاة الغداة حتی تطلع الشمس احب الی من ان اعتق اربعة من ولد اسماعیل، ولان اقعد مع قوم یذکرون الله من صلاة العصر الی ان تغرب الشمس أحب الی من أن أعتق أربعة(۱)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نمازِ فجر سے طلوعِ شمس تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے اولادِ اسماعیل میں سے چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے، اور نمازِ عصر سے غروبِ شمس تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔''

۲۱۴۔ عن أنس بن مالک رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: لان اجلس مع قوم یذکرون الله، بعد صلاة الصبح الی ان تطلع الشمس احب

(۱) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۳: ۳۲۴، رقم: ۳۶۶۷
۲۔ ابویعلی، المسند، ۶: ۱۱۹، رقم: ۳۳۹۲
۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۱۳۷، رقم: ۶۰۲۲
۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۹، رقم: ۵۶۱
۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۱۷۸، رقم: ۶۶۸
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۰۵

الی مما طلعت علیه الشمس، ولان اجلس مع قوم یذکرون اللہ، بعد العصر الی ان تغیب الشمس احب الی من ان أعتق ثمانیة من ولد اسماعیل دیة کل رجل منهم اثنا عشر ألف۔(۱)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نمازِ فجر سے طلوعِ شمس تک اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ اور وہ لوگ جو نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں ان کے ساتھ بیٹھنا مجھے اولاد اسماعیل میں سے آٹھ آدمیوں کو آزاد کرانے سے زیادہ محبوب ہے، جن میں سے ہر ایک کی دیت بارہ ہزار ہے۔‘‘

۲۱۵۔ عن سالم قال: قیل لأبی الدرداء: إن أبا سعد بن منبه جعل فی ماله مائة محررة، فقال: إن مائة محررة فی مال رجل لکثیر، ألا أخبرکم بأفضل من ذلک إیمان ملزوم باللیل والنهار ولا یزال لسانك رطبا من ذکر اللہ عزوجل۔(۲)

---

(۱) ۱۔ بیهقی، السنن الکبریٰ، ۸: ۳۸
۲۔ ابو یعلی، المسند، ۷: ۱۵۴، رقم: ۴۱۲۵ ۔ ۴۱۲۶
۳۔ حارث، المسند، ۲: ۹۵۰، رقم: ۱۰۴۸
۴۔ بیهقی، السنن الکبریٰ، ۸: ۷۹
۵۔ بیهقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۹، رقم: ۵۶۰
۶۔ بیهقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۰، رقم: ۵۶۲
۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۸۱

(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۵۹، رقم: ۲۹۴۶۴
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۷۰، رقم: ۳۵۰۵۷
۳۔ ضبی، کتاب الدعاء، ۱: ۲۶۸، رقم: ۹۱

←

’’حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ ابو سعد بن منبہ نے اپنے مال سے سو غلاموں کو آزاد کیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: آدمی کا اپنے مال سے سو غلام آزاد کرنا بہت بڑی بات ہے لیکن کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ فضیلت والی بات نہ بتاؤں؟ وہ دن رات ایمان پر قائم رہنا اور تیری زبان کا ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنا ہے۔‘‘

.... ۴۔ ابن ابی عاصم، الزہد، ۱:۱۳۶

۵۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۱:۲۱۹

۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۳۵، رقم: ۶۲۷

۷۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۲۳۸

۸۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱:۴۴۵

۹۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲:۲۵۳، رقم: ۲۲۹۳

۱۰۔ سیوطی، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، ۱:۳۶۲

فصل: ۳۸

الذكر ينجي من عذاب النار

﴿اللہ کا ذکر عذابِ دوزخ سے نجات دیتا ہے﴾

۲۱۶۔ عن أنس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال: يقول الله عزوجل: أخرجوا من النار من ذكرني يوما، أو خافني في مقام۔(۱)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا یا کسی ایک مقام پر بھی مجھ سے ڈرا اسے آگ سے نکال دو۔''

۲۱۷۔ عن أنس بن مالك رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال: من ذكر الله ففاضت عيناه من خشية الله حتى يصيب الأرض من دموعه لم يعذبه الله تعالىٰ يوم القيامة۔(۲)

---

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۱۲۷، رقم: ۲۵۹۴
۲۔ ابن ابی عاصم، السنہ، ۲: ۴۰۰، رقم: ۸۳۳
۳۔ ابن ابی عاصم، کتاب الزہد، ۱: ۳۶۹
۴۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۱۴۱، رقم: ۲۳۴
۵۔ بیہقی، الاعتقاد، ۱: ۲۰۱
۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۷۰، رقم: ۷۴۰
۷۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵: ۲۴۴، رقم: ۸۰۸۴
۸۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۱۳۰، رقم: ۵۱۰۸
۹۔ ابن حیان، طبقات المحدثین باصبہان، ۳: ۱۶، رقم: ۲۴۲

(۲) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۲۸۹، رقم: ۷۶۶۸
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۱۹۶، رقم: ۶۱۷۱
۳۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۴: ۱۱۳، رقم: ۵۰۲۳

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کو یاد کیا اور اُس کی آنکھوں سے خشیت کی وجہ سے آنسو جاری ہوگئے یہاں تک کہ اس کا ایک آنسو زمین پر گر پڑا، اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کوئی عذاب نہیں دے گا۔‘‘

۲۱۸۔ عن أبی بن کعب رضی اللہ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: اذا ذھب ثلثا اللیل قام، فقال: یا أیھا الناس اذکروا اللہ اذکروا اللہ جاءت الراجفة تتبعھا الرادفة جاء الموت بما فیه جاء الموت بما فیه(۱)

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوگئے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، ہلا دینے والی (قیامت) آ گئی، اس کے بعد پیچھے آنے والی (آ گئی)۔ موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی، موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی۔‘‘

۲۱۹۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما، **قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یصاح برجل من أمتی یوم القیامة علی رؤس الخلائق فینشر له تسعة و تسعون سجلا، کل سجل مد البصر، ثم یقول اللہ عزوجل: ھل تنکر من**

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۶۳۶، رقم: ۲۴۵۷
۲۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۸۹، رقم: ۱۷۰
۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۴، رقم: ۵۱۷
۴۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵: ۲۷۲، رقم: ۸۱۶۰
۵۔ ابونعیم، حلیة الاولیاء، ۱: ۲۵۶
۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارة، ۳: ۳۸۹، رقم: ۱۱۸۴
۷۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۲: ۳۲۷، رقم: ۲۵۷۷

هذا شيئا؟ فيقول: لا، يا رب! فيقول: أظلمتك كتبتي الحافظون؟ ثم يقول ألك عن ذلك حسنة فيهاب الرجل، فيقول: لا فيقول بلى ان لك عندنا حسنات و إنه لا ظلم عليك اليوم فتخرج له بطاقة، فيها اشهد ان لا اله الا الله، و أن محمدا عبده و رسوله، قال فيقول: يا رب، ما هذه البطاقة مع هذه السجلات؟ فيقول انك لا تظلم فتوضع السجلات فی كفة، والبطاقة فی كفة، فطاشت السجلات، و ثقلت البطاقة۔(۱)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے ایک آدمی کو لوگوں کے سامنے بلایا جائے گا اور اس کے سامنے ننانوے رجسٹر پھیلا دیئے جائیں گے۔ ہر رجسٹر حد نظر تک پہنچ رہا ہو گا پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا تو اس میں سے کسی چیز کا انکار کر سکتا ہے؟ آدمی کہے گا: اے رب! نہیں۔ اللہ تعالیٰ (پھر) ارشاد فرمائے گا: کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے؟ کیا اس حوالے سے تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ آدمی خوفزدہ ہو جائے گا (اور) جواباً کہے گا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیوں نہیں! بیشک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں اور بیشک آج تم پر کوئی ظلم نہ ہو گا پھر اس کے لئے ایک کارڈ نکالا جائے گا جس میں (یہ لکھا ہوا) ہو گا: **أشهد أن لا**

---

(۱) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۴۳۷، رقم: ۴۳۰۰
۲۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۱۰، رقم: ۱۹۳۷
۳۔ کنانی، جزء البطاقہ، ۱: ۳۴
۴۔ ذہبی، معجم المحدثین، ۱: ۴۸
۵۔ ابن قیم، حاشیہ علی سنن ابی داؤد، ۱۳: ۷۰

إله إلا الله و أشهد أن محمدا عبده و رسوله حضور ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی کہے گا: اے پروردگار! یہ کارڈ ان رجسٹروں کے مقابلے میں کیا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: بیشک تجھ پر ظلم نہیں ہو گا پھر رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور کارڈ کو دوسرے پلڑے میں، رجسٹر اوپر اٹھ جائیں گے اور کارڈ بھاری ہو جائے گا۔‘‘

فصل : ۳۹

الذکر ینجی من الشیطان

﴿اللہ کا ذکر شیطان سے نجات دیتا ہے﴾

۲۲۰۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إن الشيطان واضع خطمه على قلب ابن آدم، فإن ذكر الله خنس و إن نسي التقم قلبه۔(۱)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شیطان نے اپنا منہ ابن آدم کے دل پر رکھا ہوا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر وہ بھول جائے تو وہ اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے۔‘‘

۲۲۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال: الشيطان جاثم على قلب ابن آدم فإذا سها و غفل وسوس و إذا ذكر الله خنس۔(۲)

(۱) ۱۔ ابویعلی، المسند، ۷: ۲۷۸، رقم: ۴۳۰۱
۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۰۳، رقم: ۵۴۰
۳۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲: ۳۷۹، رقم: ۳۶۹۱
۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۷، رقم: ۲۳۰۷
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۱۴۹
۶۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۵۸۶

(۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۱۳۵، رقم: ۳۴۷۷۴
۲۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۱۰: ۳۶۷، رقم: ۳۹۳
۳۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۵۷۶

←

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: شیطان ہر وقت بندے کے دل پر سوار رہتا ہے، اگر وہ بھول جائے یا غافل ہو جائے تو وہ وسوسہ ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔‘‘

۲۲۲۔ عن عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: ما من آدمی إلا لقلبه بیتان: فی أحدهما الملك و فی الآخر الشیطان، فإذا ذکر اللہ خنس و إذا لم یذکر اللہ وضع الشیطان منقاره فی قلبه و وسوس۔(۱)

’’حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی کے دل میں دو مکان ہیں: ایک میں فرشتے رہتے ہیں اور دوسرے میں شیطان، جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ (منہ) اس کے دل میں رکھ لیتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے۔‘‘

۲۲۳۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ: ما من مولود إلا علی قلبه الوسواس، فإن ذکر اللہ خنس و إن غفل وسوس۔(۲)

.........۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۵۷۶
۵۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۳۰: ۳۵۵
۶۔ مناوی، فیض القدیر، ۲: ۳۵۸
۷۔ عسقلانی، فتح الباری، ۸: ۹
(۱) حصن حصین: ۲۹
(۲) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۵۹۰، رقم: ۳۹۹۱
۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۵۹، رقم: ۶۸۶

←

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی مولود ایسا نہیں جس کے دل پر وسوسہ اندازی کرنے والا نہ ہو، پس اگر وہ بندہ اللہ کا ذکر کرے تو وسوسہ اندازی کرنے والا پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر وہ اس سے غافل ہو جائے تو وہ وسوسہ اندازی کرتا ہے۔‘‘

۲۲۴۔ عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: يعقد الشيطان على قافية رأس أحدكم إذا هو نام ثلاث عقد، يضرب كل عقدة، عليك ليل طويل فارقد، فإن استيقظ فذكر الله انحلت عقدة، فإن توضأ انحلت عقدة فإن صلى انحلت عقدة فأصبح نشيطا طيب النفس و إلا أصبح خبيث النفس كسلان.(۱)

..........۳۔ ابن عبدالبر، التمہید، ۱۸: ۳۰۷

۴۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۳۰: ۳۵۵

۵۔ عسقلانی، فتح الباری، ۸: ۷۴۱

۶۔ عسقلانی، تغلیق التعلیق، ۴: ۳۸۱

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۳۸۳، رقم: ۱۰۹۱

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۱۹۳، رقم: ۳۰۹۶

۳۔ مسلم، الصحیح، ۱: ۵۳۸، رقم: ۷۷۶

۴۔ نسائی، السنن، ۳: ۲۰۳، رقم: ۱۶۰۷

۵۔ ابوداؤد، السنن، ۲: ۳۲، رقم: ۱۳۰۶

۶۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۴۲۱، رقم: ۱۳۲۹

۷۔ مالک، الموطا، ۱: ۱۷۶، رقم: ۴۲۴

۸۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۴۳، رقم: ۷۳۰۶

۹۔ ابن حبان، الصحیح، ۶: ۲۹۳، رقم: ۲۵۵۳

۱۰۔ ابو یعلی، المسند، ۱۱: ۱۶۷، رقم: ۶۲۷۸

←

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی سوتا رہے تو شیطان اس کی گُدی پر تین گرہ لگا دیتا ہے اور ہر گرہ کے وقت تھپکی دیتا ہے: ابھی لمبی رات باقی ہے، سویا رہ۔ اب اگر وہ جاگ گیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وضو کرے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھ لے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔ تو وہ ہشاش بشاش خوش وخرم صبح کرتا ہے ورنہ وہ خبیث النفس سست رہتا ہے۔''

۲۲۵۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قال ابلیس: یا رب! کل خلقك قد سبت أرزاقهم، فما رزقی؟ قال: کل ما لم یذکر اسمی علیه۔(۱)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابلیس

.........۱۱۔ ابوعوانہ، المسند، ۲: ۲۹۵

۱۲۔ ابوعوانہ، المسند، ۲: ۲۹۶

۱۳۔ حمیدی، المسند، ۲: ۴۲۶، رقم: ۹۶۰

۱۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۵۰۱، رقم: ۴۴۱۸

۱۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳: ۱۵، رقم: ۴۵۰۳

۱۶۔ بیہقی، السنن الصغریٰ، ۱: ۴۷۲، رقم: ۸۲۷

۱۷۔ ابونعیم، المسند المستخرج علی صحیح مسلم، ۲: ۳۷۱، رقم: ۱۷۶۸

۱۸۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۵: ۵۱۵، رقم: ۸۹۳۴

۱۹۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۲۳۸، رقم: ۹۰۴

۲۰۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۱: ۲۵۱، رقم: ۹۵۵

(۱) ۱۔ ابن حیان، العظمہ، ۵: ۱۶۸۳

۲۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۱۰: ۳۶۱، رقم: ۳۸۵

۳۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۸: ۱۲۹

نے کہا: یا رب! تو نے جو چیز پیدا کی اس کا رزق بھی عطا کیا، پس میرا رزق بھی معین کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر وہ شے جس پر میرا نام نہ لیا جائے وہ تیرا رزق ہے۔‘‘

۲۲۶۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من عجز منکم عن اللیل أن یکابدہ و بخل بالمال أن ینفقہ و جبن عن العدو أن یجاھدہ فلیکثر من ذکر اللہ۔(۱)

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تم میں سے جو کوئی رات کو عبادت کرنے کی مشقت سے عاجز ہو اور مال خرچ کرنے میں بخیل ہو اور دشمن کا مقابلہ کرنے میں بزدل ہو اسے چاہیے کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرے (تاکہ اس میں یہ اوصاف پیدا ہو جائیں)۔‘‘

۲۲۷۔ عن جابر رضی اللہ عنہ، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال: غطوا الإناء، وأوکوا السقاء، واغلقوا الباب، وأطفئوا السراج، فإن الشیطان لا یحل سقاء، ولا یفتح بابا، ولا یکشف إناء، فإن لم یجد أحدکم إلا أن یعرض علی إنائہ عودا، و یذکر اسم اللہ، فلیفعل فإن الفویسقۃ تضرم علی أھل البیت بیتھم۔(۲)

(۱) ۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱:۳۹۱، رقم: ۵۰۸
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱:۸۴، رقم: ۱۱۱۲۱
۳۔ عبد بن حمید، لمسند، ۱:۲۱۵
۴۔ عبد بن حمید، المسند، ۱:۲۱۵
۵۔ منذری الترغیب والترھیب، ۲:۲۵۴، رقم: ۲۲۹۷
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰:۷۴

(۲) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳:۱۵۹۴، رقم: ۲۰۱۲
۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۲:۱۱۲۹، رقم: ۳۴۱۰

←

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ دو، مشکیزوں کا منہ بند کردو، دروازے بند کردو، چراغ بجھادو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا، دروازہ نہیں کھولتا اور نہ ہی برتن کھولتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو برتن ڈھانپنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو وہ برتن کے عرض پر ایک لکڑی رکھ دے اور بسم اللہ پڑھے کیونکہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے۔‘‘

.... ۳۔ ابویعلی، المسند، ۶: ۱۷۸، رقم: ۲۲۵۸

۴۔ ابوعوانہ، المسند، ۵: ۱۴۲، رقم: ۸۱۵۲

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱: ۲۵۶، رقم: ۱۱۴۳

۶۔ بیہقی، شعب الایمان، ۵: ۱۲۷، رقم: ۶۰۶۱

۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۹: ۳۵، رقم: ۹۰۶۵

فصل: ۴۰

الذكر يضع الأثقال عن المستهترين به يوم القيامة

﴿روزِ قیامت ذِکرِ اِلٰہی اپنے دیوانوں کے بوجھ اتار دے گا﴾

۲۲۸۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم سبق المفردون قالوا: و ما المفردون، يا رسول الله! قال: المستهترون فی ذكر الله يضع الذكر عنهم أثقالهم، فيأتون يوم القيامة خفافا(۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و آلک وسلم! مفردون کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (مفردون) وہ لوگ ہیں جنہیں ذکر الٰہی کے نشہ نے فریفتہ اور دیوانہ بنا دیا ہے، ذکر ان کے بوجھ اتار دے گا اور وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔''

۲۲۹۔ عن أبی الدرداء رضی الله عنه، قال: كنا مع رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم فی سفر،

---

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۷۷، رقم: ۳۵۹۶

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۹۰، رقم: ۵۰۶

۳۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۸: ۴۴۹، رقم: ۳۶۵۱

۴۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۲: ۳۰۹، رقم: ۳۳۹۷

۵۔ حکیم ترمذی، نوادر الأصول فی احادیث الرسول، ۴: ۱۰۶

۶۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۳

۷۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۶

۸۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۴۵۵

فقال: سبق المفردون۔ قالوا: یا رسول اللہ! و ما المفردون؟ قال: المفردون بذکر اللہ وضع الذکر عنہم أثقالھم، فیأتون یوم القیامۃ خفافا۔(۱)

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و آلك وسلم! مفردون کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مفردون وہ لوگ ہیں جنہیں ذکر الٰہی کے نشے نے فریفتہ و دیوانہ بنا دیا ہے، ذکر ان کے بوجھ اتار دے گا، پس وہ قیامت کے دن اللہ کے پاس ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔‘‘

(۱) ۱۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۸۵

۲۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۴۵۵

فصل: ۴۱

قال رسول اللہ ﷺ فیمن رفع صوتہ بالذکر: إنہ أوّاہ

﴿بلند آواز سے ذِکر کرنے والے کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا ''یہ مست ہے''﴾

۲۳۰۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان رجلا کان یرفع صوتہ بالذکر فقال رجل لو ان ھذا خفض من صوتہ فقال رسول اللہ ﷺ فانہ آواہ قال فمات فرای رجل نارا فی قبرہ فاتاہ فاذا رسول اللہ ﷺ فیہ وھو یقول ھلموا الی صاحبکم فاذا ھو الرجل الذی کان یرفع صوتہ بالذکر۔(۱)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا، ایک آدمی نے کہا: اگر یہ آدمی اپنی آواز پست رکھتا (تو بہتر ہوتا)۔ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ مست ہے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ شخص انتقال کر گیا۔ پس ایک شخص اس کی قبر میں روشنی دیکھ کر اس کے قریب آیا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں (پہلے سے) موجود تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اس ساتھی کی طرف آؤ جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔''

۲۳۱۔ عن جابر بن عبد اللہ قال رای ناس نارا فی المقبرۃ فاتوھا فاذا رسول اللہ ﷺ فی القبر و اذا ھو یقول ناولونی صاحبکم و اذا ھو

---

(۱) ا۔ حاکم، المستدرک، ۱:۵۲۲، رقم: ۱۳۶۱

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱:۴۱۸، رقم: ۵۸۵

۳۔ مناوی، فیض القدیر، ۱:۴۵۷

الرجل الأواه الذی یرفع صوته بالذکر۔(۱)

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ لوگوں نے قبر میں آگ دیکھی اور اس کے قریب آئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ قبر میں (پہلے سے) موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ساتھی مجھے پکڑا دو اور یہ وہ مست آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔‘‘

۲۳۲۔ عن جابر بن عبد اللہ قال رای ناس نارا فی المقبرة فاتوها فاذا رسول اللہ ﷺ فی القبر و اذا هو یقول ناولونی صاحبکم فإذا هو الرجل الذی یرفع صوته بالذکر۔(۲)

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ایک قبر میں کھڑے

---

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۳۷۵، رقم: ۳۳۱۸
۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۴: ۵۳، رقم: ۶۸۳۶
۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۸، رقم: ۵۸۴

(۲) ۱۔ ابو داؤد، السنن، ۳: ۲۰۱، رقم: ۳۱۶۴
۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۴: ۳۱، رقم: ۶۷۰۱
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲: ۱۸۲، رقم: ۱۷۴۳
۴۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ۳: ۳۵۱
۵۔ زیلعی، نصب الرایۃ، ۲: ۳۰۶
۶۔ اندلسی، تحفۃ المحتاج، ۲: ۲۸، رقم: ۸۸۱
۷۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۴: ۱۳۷
۸۔ مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، ۴: ۱۲۵
۹۔ مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، ۴: ۱۳۹

فرما رہے تھے: مجھے اپنا ساتھی پکڑاؤ۔ وہ ایسا شخص تھا جو بلند آواز سے ذکرِ الٰہی کیا کرتا تھا۔‘‘

۲۳۳۔ عن عقبة بن عامر رضی الله عنه، أن النبی صلی الله علیه وآله وسلم، قال لرجل، یقال له ذو البجادین: إنه أواه، و ذلک أنه کان رجلا کثیرا الذکر الله عزوجل فی القرآن، و یرفع صوته فی الدعاء۔(۱)

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں بتایا جسے ذو البجادین کہا جاتا تھا، کہ وہ مست ہے کیونکہ وہ تلاوتِ قرآن کی صورت میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا ہے اور دعا میں اپنی آواز بلند کرتا ہے۔‘‘

۲۳۴۔ عن أبی هریرة رضی الله عنه، قال: کان رسول الله یسیر فی طریق مکة فمر علی جبل یقال له: جمدان فقال: سیرو هذا جمدان سبق المفردون قالوا و ما المفردون یا رسول الله، قال: الذاکرون الله کثیرا و الذاکرات۔(۲)

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۹: ۱۵۹
۲۔ رویانی، المسند، ۱: ۱۷۰، رقم: ۲۱۰
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۷: ۲۹۵، رقم: ۸۱۳
۴۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۴۱۶، رقم: ۵۸۰
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۳۶۹
۶۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۱: ۵۲

(۲) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۶۲، رقم: ۲۶۷۶
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۴۰، رقم: ۸۵۸
۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۱: ۳۸۹، رقم: ۵۰۳

←

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے راستہ پر تشریف لے جارہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر جمدان نامی پہاڑ سے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چلے چلو! یہ جمدان ہے، مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و آلك وسلم! مفردون کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔‘‘

.........۴۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۴۴۳

۵۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۲: ۲۵۶، رقم: ۲۳۰۶

مآخذ و مراجع

۱۔ **القرآن الحکیم**

۲۔ **ابن ابی حاتم**، ابو محمد عبدالرحمٰن رازی (۲۴۰۔۳۶۷/۸۵۴۔۹۳۸)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفٰی الباز، ۱۴۱۹/۱۹۹۹۔

۳۔ **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **الأولیاء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۴۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۵۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الزہد**۔ مصر، قاہرہ: دار الریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۶۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **السنہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۷۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند**، بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۸۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **التحقیق فی احادیث الخلاف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۹۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **زاد المسیر فی علم التفسیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۱۰۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ **صفۃ الصفوہ**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۱۱۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

۱۲۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۳۔ **ابن حیان**، عبد اللہ بن جعفر بن حیان ابو محمد الانصاری (۲۷۴ھ۔۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثین باصبہان والواردین علیہا**۔ بیروت، لبنان: موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۴۔ **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن حیان الانصاری (۲۷۴ھ۔۳۶۹ھ)۔ **العظمۃ**۔ ریاض، السعودیہ: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۵۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**، بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۱۶۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ / ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۷۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم والحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۸۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۱۹۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمہید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۲۰۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر** (تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۲۱۔ **ابن قیسرانی**، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸۔۵۰۷ھ/۱۰۵۶۔۱۱۱۳ء)۔ **تذکرۃ الحفاظ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

۲۲۔ **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی (۶۹۱۔۷۵۱ھ)۔ **حاشیہ علی سنن أبی داؤد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء۔

۲۳۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایہ والنہایہ**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۲۴۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۲۵۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۲۶۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ **الزہد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۷۔ **ابن معین**، ابو زکریا یحیی بن معین (۱۵۸۔۲۳۳ھ)۔ **التاریخ**۔ دمشق، شام: دار المامون للتراث، ۱۴۰۰ھ۔

۲۸۔ **ابو بکر بغدادی**، احمد بن علی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ)۔ **الرحلۃ فی طلب الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۵۹ھ۔

۲۹۔ **ابوخیثمہ**، زہیر بن حرب النسائی (۱۶۰۔۲۳۴ھ)۔ **کتاب العلم**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۳۰۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۳۱۔ **ابو سعود**، محمد بن محمد العمادی (۹۵۱ھ)۔ **ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۲۔ **ابو علا مبارک پوری،** محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفۃ الاحوذی۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۳۔ **ابو عوانہ،** یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۳۴۔ **ابونعیم،** احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ / ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۳۵۔ **ابونعیم،** احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ / ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

۳۶۔ **ابو یعلی،** احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔ ۹۱۹ء)۔ **المسند۔** دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۳۷۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **الزہد۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۸۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۹۔ **اندلسی،** عمر بن علی بن احمد الوادیاشی (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **تحفۃ المحتاج إلی ادلۃ المنہاج۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۴۰۔ **بخاری،** ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الادب المفرد۔** بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۴۱۔ **بخاری،** ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۴۲۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **خلق افعال العباد**۔ ریاض، سعودی عرب: دار المعارف السعودیہ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۴۳۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحیح**، بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۴۴۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الکنی**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۴۵۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۴۶۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/ ۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **معالم التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۴۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۴۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغریٰ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۴۹۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الایمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۵۰۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**، بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۵۱۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **المدخل الی السنن الکبریٰ**، الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۵۲۔ **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسی بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔

۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۵۳۔ **ثعالبی**، عبد الرحمٰن بن محمد بن مخلوف۔ **الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الأعلمی للمطبوعات۔

۵۴۔ **حارث**، الحارث بن ابی اسامة (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، السعودیہ: مرکز خدمة السنة والسیرة النبویة، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۵۵۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/۱۹۹۰۔

۵۶۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۵۷۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر[1]۔ **نوادر الاصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۵۸۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السیرة الحلبیة**، بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۵۹۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (م۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبة المتنبی۔

۶۰۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

خطیب تبریزی، محمد بن عبد اللہ۔ **مشکوٰة المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الفکر، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۶۱۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**، بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

---

(۱) حکیم ترمذی ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

۶۲۔ **دیلمی**، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۶۳۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**، بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۶۴۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**، بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۶۵۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **المعجم المختص بالمحدثین**۔ طائف، سعودی عرب: مکتبہ الصدیق، ۱۴۰۸۔

۶۶۔ **ربیع**، ربیع بن حبیب بن عمر ازدی بصری۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۶۷۔ **رویانی**، ابوبکر فی بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۶۸۔ **زرقانی**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۶۹۔ **زیلعی**، عبداللہ بن یوسف، ابومحمد الحنفی (۷۶۲ھ)۔ **نصب الرایۃ لأحادیث الهدایۃ**، مصر، دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

۷۰۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **تنویر الحوالک شرح موطا مالک**۔ مصر: المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ، ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء۔

۷۱۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔ ۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۷۲۔ **شافعی**، ابوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/

۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **السنن المأثورة**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ۱۴۰۶ھ۔

۷۳۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ / ۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۷۴۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ **فتح القدیر**۔ مصر: مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی و اولادہ، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۴ء۔

۷۵۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ **نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۷۶۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۷۷۔ **صنعانی**، محمد بن اسماعیل الأمیر (۷۷۳-۸۵۲ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ البرام**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

۷۸۔ **ضبی**، ابو عبد الرحمٰن محمد بن فضیل بن غزوان (۱۹۵ھ)۔ **کتاب الدعاء**۔ الریاض، السعودیہ: مکتبہ الرشید، ۱۹۹۹ء۔

۷۹۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۸۰۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الاوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۸۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**، بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۸۲۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**، موصل، عراق: مکتبہ العلوم و الحکم۔

۸۳۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴-۳۱۰ھ/ ۸۳۹-۹۲۳ء)۔ **جامع البیان عن**

تاویل آی القرآن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۸۴۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الامم والملوک**، بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۸۵۔ **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔**شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۸۶۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۸۷۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۸۸۔ **عبدالرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۸۹۔ **عبداللہ بن احمد**، عبداللہ بن احمد بن حنبل الشیبانی (۲۱۳۔۲۹۰ھ)۔ السنۃ۔ الدمام: دار ابن القیم، ۱۴۰۶ھ۔

۹۰۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔ ۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفا و مزیل الالباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۹۱۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن حجر الشافعی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الدرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ**، بیروت، لبنان۔

۹۲۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن حجر الشافعی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری**۔ بیروت۔لبنان: المکتب الاسلامی + عمان + اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

۹۳۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن حجر الشافعی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الجبیر**۔

مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء

۹۴۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن حجر الشافعی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تہذیب التہذیب**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء

۹۵۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن حجر الشافعی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۷۹ھ۔

۹۶۔ **فاکہی**، محمد بن اسحاق بن العباس ابو عبد اللہ (۲۱۷ھ/ ۲۷۵)۔ **اخبار مکہ فی قدیم الدہر و حدیثہ**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ۱۹۹۳ء۔

۹۷۔ **قرشی**، عبد اللہ بن محمد ابو بکر۔ **مکارم الاخلاق**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ القرآن، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰۔

۹۸۔ **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیی بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔ ۹۹۰ء)۔ **الجامع لاحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۹۔ **قزوینی**، عبد الکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین فی اخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۱۰۰۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی (م ۴۵۴ھ/ ۱۰۶۲ء)۔ **مسند الشہاب**، بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۱۰۱۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ**، بیروت، لبنان، دار العربیة، ۱۴۰۳ھ۔

۱۰۲۔ **کنانی**، ابو قاسم حمزۃ بن محمد بن علی بن العباس (۳۵۷ھ)۔ **جزء البطاقة**۔ ریاض، السعودیہ: مکتبہ دار السلام، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۱۰۳۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔ ۷۹۵ء)۔ **الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۰۴۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی

(۶۵۴_۷۴۲ھ/۱۲۵۶_۱۳۴۱ء)۔ **تھذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۰۵۔ **مسلم**، ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/۸۲۱_۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۰۶۔ **معمر بن راشد**، ازدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان، المکتب الاسلامی، ۱۹۹۵ء۔

۱۰۷۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹_۶۴۳ھ)۔ **الاحادیث المختارہ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۰۸۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲_۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵_۱۶۲۱ء)۔ **الإتحافات السنیۃ بالاحادیث القدسیۃ**۔ لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ۔

۱۰۹۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲_۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵_۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۱۰۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱_۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵_ ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۱۱۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵_۳۰۳ھ/۸۳۰_۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔

۱۱۲۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵_۳۰۳ھ/۸۳۰_۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۱۳۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵_۳۰۳ھ/۸۳۰_۹۱۵ء)۔ **عمل الیوم واللیلہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۱۴۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف (۶۳۱_۶۷۷ھ/۱۲۳۳_۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۹۲ھ۔

۱۱۵۔ **ہناد**، ہناد بن السری الکوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزہد**۔ الکویت: دارالخلفاء للکتاب الإسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

۱۱۶۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دارالکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۱۷۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۱۸۔ **ہندی**، علاء الدین علی متقی حسام الدین (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/ ۱۹۷۹ء۔

۱۱۹۔ **یوسف بن موسیٰ**، أبو المحاسن الحنفی۔ **المعتصر من المختصر من مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب۔